مجدد دین و ملت

اعلیٰ حضرت امام **احمد رضا خاں قادری** محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کی حیات پر مختصر مگر جامع تالیف بنام

تاجدارِ بریلی رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف

عبد المصطفیٰ
محمد وسیم اکرم نقشبندی

شائع کردہ:
مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان

گونج گونج اٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستاں
کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وا منقار ہے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی (رحمۃ اللہ علیہ) کی حیات پر مختصر مگر
جامع تالیف بنام

تاجدارِ بریلی

مؤلف: عبدالمصطفیٰ محمد وسیم اکرم نقشبندی کیلانی
رابطہ: گاؤں لودھے ڈاکخانہ دولتالہ تحصیل گوجر خان ضلع
راولپنڈی۔ 0301-5738038

شائع کردہ: مرکزی جماعتِ اہلسنت پاکستان
دارالتبلیغ آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف (گوجرانوالہ)

حسن ترتیب

انتساب

احقر اپنے ان اوراق کو پیر طریقت رہبرِ شریعت فخر السادات

پیر سید محمد باقر علی شاہ صاحب بخاری

نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف (گجرانوالہ) کی ذاتِ گرامی کی طرف منسوب کرتا ہے جنہوں نے ہر مشکل وقت میں تصرف فرما کر احقر کی رہنمائی فرمائی

احقر العباد

محمد وسیم اکرم نقشبندی کیلانی

الاهداء

شمشیر اعلیٰ حضرت، پاسبان مسلک رضا،

حجۃ الاسلام

پیر سید محمد عرفان شاہ

مشہدی موسوی

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالا شریف

ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان

الاھداء

استاذ العلماء مفتی اعظم آزاد کشمیر

مفتی محمود حسین شائق ہاشمی

بندیالوی

امیر جماعت اہلسنت انٹرنیشنل

تقریظ

استاذ العلماء مفتی اعظم آزاد کشمیر

حضرت علامہ الحافظ القاری مفتی محمود حسین شائق ہاشمی نقشبندی بندیالوی

امیر جماعت اہلسنت انٹرنیشنل, چیئرمین تحریک امامت کبریٰ انٹرنیشنل

سراپا عشق رسول ﷺ، جامع المعقول والمنقول، آیۃ من آیات اللہ، حجۃ من حجج اللہ، سند الطالبین، امام احمد رضاخان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ان عظیم شخصیات میں سے ایک ہیں جنہوں نے دنیا میں بالعموم اور ہندوستان میں بالخصوص ذہنی، فکری انقلاب پیدا کیا۔امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرھندی رحمۃ اللہ علیہ نے بدعت کے خلاف جہاد کیا اس بدعت سے مراد ہندوؤں، سکھوں، یہودیوں، عیسائیوں کی رسومات کو اپنانا تھا۔

امام احمد رضا خان نے اپنے دور میں بدعت اور سنت کے درمیاں فرق واضح کرنے میں خصوصی کردار ادا کیا۔کیونکہ بعض فریب دہندہ لوگوں نے مزارات اولیاء پر حاضری، تقاریب عرس کے انعقاد، محافل میلاد النبی ﷺ، محفل ایصال ثواب کو بدعت میں شامل کرنے کی ناپاک کوشش شروع کر دی تھیں۔امام احمد رضا نے ایسے فتنہ پرور لوگوں کو

لگام دے کر واضح کیا کہ ذکر انبیاء، تذکرۂ امام الانبیاء اور محفل اولیاء بدعت نہیں سنت ہیں۔ سنت ہی کا دوسرا نام بدعت حسنہ ہے۔ جس کا ثبوت سنت رسول ﷺ سے ہے۔

عزیز گرامی حافظ محمد وسیم اکرم نقشبندی ساکن لودے، دوتالہ، تحصیل گوجر خان کو اللہ تعالیٰ نے حفظ قرآن، خوش الحانی، فہم رسا، بلند فکر، ادب آداب کی دولت سے مالا مال فرمانے کے ساتھ ساتھ تحریر کے ملکہ سے بھی وافر مقدار حصہ عطا فرمایا ہوا ہے۔ امام احمد رضا خان محدث بریلوی کی سوانح پر مشتمل ان کی یہ کاوش اس کا منہ بولتا ثبوت ہے اس تالیف میں حافظ محمد وسیم اکرم نقشبندی نے امام احمد رضا کے عشق رسول ﷺ، ان کی شاعری میں مختلف علمی صنعات کا استعمال کیا۔ آل رسول ﷺ کا ادب، فرقہ باطلہ کا رَد، ردّ بدعت، اپنوں اور بیگانوں کی نگاہ میں مقام اعلیٰ حضرت کو واضح کیا ہے۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

آمین ثم آمین

دعا گو!

مفتی محمود حسین شائق ہاشمی

تقریظ

مناظر اہلسنت، پاسبان فکر رضا، علامہ محمد کاشف اقبال مدنی صاحب

خادم دارالافتاء جامعہ غوثیہ رضویہ مظہر الاسلام، سمندری، ضلع فیصل آباد

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم

حق و باطل ہمیشہ سے برسر پیکار ہیں۔ جس دور میں بھی باطل نے اپنا سر اٹھایا تو اہل حق نے اپنی ایمانی اور روحانی قوت سے اس سے پنجہ آزمائی کی اور اسے دم دبا کر بھاگ نکلنے پر مجبور کردیا۔ برصغیر پاک و ہند میں جب باطل وہابیت، دیوبندیت کی مکروہ شکل میں انگریز منحوس کی سرپرستی میں نمودار ہوا تو اس کی سرکوبی کے لیے دیگر اکابر اہلسنت کے علاوہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد برحق امام المحدثین قافلہ سالار عشق امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے احقاق حق اور ابطال باطل کا حق ادا کردیا آپ کی قوت علمی اور زور قلم نے باطل کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کردیا اور مخالفین اہلسنت کو آپکے مقابلے کی جرات نہ ہوسکی۔

امام احمد رضا خان وہ جامع علوم وفنون عبقری شخصیت کے مالک تھے اور علم ودانش کے سمندر تھے۔ ان کے علم کی ایک جھلک دیکھ کر علمائے عرب وعجم انگشت بدندان رہ گئے آپ نے پوری قوت وشدت سے اصلاح عقائد کے ساتھ بدعات کا بھی رد کیا۔ اور احیائے سنت کا اہم فریضہ ادا کیا۔ علمائے عرب وعجم نے آپ کو چودھویں صدی کا مجدد برحق قرار دیا۔

محبت وعشق رسول ﷺ فاضل بریلوی کا طرۂ امتیاز تھا۔ یہی انکی زندگی' یہی انکی پہچان۔ امام احمد خان رضا برصغیر پاک وہند کے نابغہ روزگار فقیہہ 'محدث' مفکر' جامع جدید وقدیم علوم وفنون تھے۔ مگر بدقسمتی سے آپ کی شخصیت لوگوں کے سامنے اجاگر نہ کی جاسکی۔ اس لیے مخالفین اہلسنت نے ان کی بے داغ شخصیت کو مسخ کرنے کی سعی مذموم کی۔ مگر قانون قدرت ہے حق کا ہمیشہ بول بالا اور باطل کا منہ کالا ہوتا ہے۔ علمائے اہلسنت نے ان کی شخصیت پر متعدد کتب ومقالہ جات تحریر فرمائے ہیں۔ یہاں تک کہ اب تک دنیا کی کئی یونیورسٹیوں میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کی شخصیت پر کئی سکالرز پی ایچ ڈی (PHD) کر چکے ہیں۔

ہمارے عزیز القدر فاضل نوجوان حافظ محمد وسیم نقشبندی زید مجدہ نے بھی امام احمد رضا خان بریلوی کی سیرت کے عنوان پر قلم اٹھایا ہے اور اعلیٰ حضرت کی جامع علوم وفنون شخصیت کا تعارف عام فہم لفظوں میں پیش کر کے عامۃ الناس کے لیے استفادہ کرنا آسان کر دیا ہے۔ مولا تعالیٰ عزیز موصوف کی اس سعی محمود کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور مئولف عزیز کو مزید خدمت دین متین کی توفیق انیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلاۃ و التسلیم

مناظر اہلسنت' پاسبان فکر رضا' علامہ محمد کاشف اقبال مدنی صاحب
خادم دارالافتاء جامعہ غوثیہ رضویہ مظہر الاسلام' سمندری' ضلع فیصل آباد

اظہار تشکر

سب سے پہلے میں شکریہ ادا کرتا ہوں قائد اہلسنت حجۃ الاسلام، گنج عرفان، پیر سید محمد عرفان شاہ مشہدی موسوی مدظلہ العالی ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان کا جنہوں نے احقر کو اس کام میں محنت کرنے پر بہت ساری دعاؤں سے نوازا اور اس کی اشاعت کی اجازت فرمائی ان کے بعد ان علمائے عظام کا بہ صد ادب شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھ عاجز کی درخواست پر بہ غرض اصلاح اپنا قیمتی وقت نکال کر مسودہ کا مطالعہ کیا اور قیمتی مشوروں سے نوازا۔

☆ شیخ الحدیث والتفسیر استاذ المکرم مفتی محمود حسین شائق ہاشمی مدظلہ العالی (منگلا)

☆ دافع رفض وخروج، استاذ العلماء مفتی طارق محمود نقشبندی مدظلہ العالی (گوجر خان)

☆ مناظر اہلسنت مفتی کاشف اقبال مدنی صاحب مدظلہ العالی (شاہ کوٹ)

☆ مفتی فدا حسین رضوی مدظلہ العالی امیر مرکزی جماعت اہلسنت ضلع راولپنڈی

☆ فاضل نوجوان علامہ مفتی محمد داؤد رضوی مدظلہ العالی

☆ استاذ علماء حضرت علامہ مفتی محمد عرفان ہاشمی مدظلہ العالی

☆ حضرت علامہ حفیظ الرحمٰن رضوی صاحب

اللہ پاک ان تمام علمائے عظام کو سایہ عاطفت نصیب فرمائے

آمین ثم آمین۔

علاوہ ازیں محبِ مکرم صاحبزادہ ضیا الحق رضوی صاحب بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔

جنہوں نے اس مسودہ کی پروف ریڈنگ کی اور کارکنان انجمن محبان رضا پیر صوفی محمد ضمیر زاہدی قاسمی، ڈاکٹر خالد محمود صاحب، حافظ محمد سجاد UAE، حافظ نوید شہزادUAE، حافظ محمد کلیم UK، حافظ صاحبزادہ سلطان احمد سلطانی UK، علامہ سہیل احمد صاحب، علامہ عبدالقادر سکندر آبادی، علامہ مظہر رضا ہزاروی، چوہدری شفقت حیات، انوار الحق قریشی صاحب، محمد فرقان قریشی، چوہدری مدثر علی صاحب، حافظ محمد طارق سلطانی صاحب، صاحبزادہ گل ضمیر صاحب، حافظ محمد کامران، حافظ محمد عثمان، حافظ محمد توقیر، حافظ ضمیر ظہور خان۔

طالب دعا

عبد المصطفیٰ محمد وسیم اکرم نقشبندی

3-1-2013

مجدد مائۃ حاضرہ وسابقہ اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اس جہانِ رنگ وبو میں بڑے بڑے انا و لا غیری اور انا ربکم الا علی کی سطوت ودھاگ بٹھانے والے آئے اور اپنے وقت مقررہ پر اس دنیا فانی سے کوچ کیا ان کے نام اور کام بھی ان کے جانے کے ساتھ ساتھ رخصت ہو گئے مگر پیکران حق اہل اللہ اور وارثان نبی ﷺ کی حیثیت وشان یکسر مختلف ہیں وہ اپنا سب کچھ یہاں تک کہ اپنی خواہشات اور رضائے الٰہی پر قربان کردیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں رہتی دنیا کے لیے مینار نور بنادیتا ہے۔ان مزار و کردار قیامت کے لیے آیات کریمہ فاذکرونی اذکرکم کی ناقابل تردید تفسیر بن جاتے ہیں ایسے الوالعزم حضرات یگانہ میں سے ۱۴ ویں صدی کے اندر ایک نام شہنشاہ اقلیم علم ومعرفت، فقیہہ ومحدث، شاعروادیب، حافظ وقاری قاضی ومفتی پابند شریعت وواقف رموز حقیقت وطریقت، قاطع نجدیت وخارجیت، رافضیت وتفضیلیت، امامِ اہلسنت فخر اہلِ جنت، مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی ہے۔

جب اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ پیدا ہوئے تو یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوستان سے مسلمانوں کا اقتدار ختم ہوچکا

تھا۔۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی میں تاریخی کردار ادا کرنے کے جرم میں کئی علمائے اہلسنت پھانسی کے تختے پر لٹکائے جاچکے تھے کئی علمائے کرام کو عبور دریائے شور کی سزائیں مل چکی

تھیں ۔اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اپنے والد ماجد سے انگریزوں کے ظلم و ستم کے روح فرسا واقعات سنتے توان کے دل میں انگریزوں سے نفرت کی آگ بھڑ کنے لگتی۔آپ کے جی میں آتا کہ اگر آپ کے پاس قوت ہو تو انگریزوں کو تہس نہس کر دیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے انہیں غیر معمولی ذہانت و بصیرت عطا فرمائی تھی۔بچپن ہی میں انہوں نے محسوس کر لیا تھا کہ مکار انگریز علمائے سوء کے ذریعے امت مسلمہ کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر تلا ہوا ہے کہیں وہ جھوٹی نبوت کا اجراء کر کے جہاد وقتال کو منسوخ کرار ہا ہے اور کہیں مسلمانوں کے دلوں سے عشق رسول ﷺ کا جذبہ کم کرنے کے لیے خوفناک سازشیں کر رہا ہے اعلیٰ حضرت کے عظیم والد نے انہیں یہی سبق سکھایا تھا کہ محبت رسول ﷺ اور شوق جہاد۔۔۔۔۔یہی دو چیزیں مسلمانوں کو من حیث القوم استحکام اور رفعت عطا کرتی ہیں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے تعلیم مکمل کرتے ہی جان لیا کہ فرنگی رہزنوں اور عیاروں کے اشارے پر کچھ لوگ ارشاد و ہدایت کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں میں انتشار وافتراق کا بازار گرم کر کے ان کی اجتماعی قوت ختم کر رہے ہیں ان حالات کا اندازہ کرتے ہی انہوں نے تہیہ کر لیا کہ وہ عمر بھر ان دین دشمنوں سے لڑیں گے اور مسلمانوں کے سینوں میں عشق رسول ﷺ کا جذبہ تازہ کریں گے اور اس کے بغیر بے دینوں کا مقابلہ ممکن نہیں ہے۔

ولادت:

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی ولادت ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ بمطابق ۱۴ جون

۱۸۵۶ء ظہر کے وقت بریلی شریف یوپی انڈیا میں ہوئی۔(حیات اعلیٰ حضرت صفحہ 71 از مولانا ظفر الدین رضوی مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور)

اسم گرامی:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کا پیدائشی نام "محمد" رکھا گیا جبکہ جد امجد مولانا رضا علی خان نے "احمد رضا" تجویز کیا، آپ کا تاریخی نام "المختار" ہے۔آپ نے بعد میں خود اپنے نام کے ساتھ "عبدالمصطفیٰ" کا اضافہ کرلیا تھا۔(یادِ اعلیٰ حضرت صفحہ 8 از مفتی کامران مسعود رضوی جامعہ نظامیہ لاہور)

خوف نہ رکھ رضا ذرا تو تو ہے عبد مصطفیٰ

تیرے لیے امان ہے تیرے لیے امان ہے

حسب ونسب وخاندانی حالات:

مولانا احمد رضا بن مولانا نقی علی خان بن مولانا رضا علی خان بن مولانا حافظ کاظم علی خان بن اعظم خان بن سعادت یار خان بن

سعید اللہ خان۔اعلیٰ حضرت کا خاندان دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے معزز تھا آپ کے والد ماجد کا نام مولانا نقی علی خان ہے جو ظاہری اور باطنی دونوں علوم سے متصف عالم دین تھے۔ آپ کے والد ماجد اور دادا مولانا رضا علی خان اپنے دور کے اکابر علماء اور اولیاء کرام میں سے تھے۔آپ کا تعلق افغانستان کے ایک خوشحال گھرانے

سے ہے جو سرزمین ''بریلی'' میں رہائش پذیر ہیں۔

شجرہ نسب:۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی بن رئیس الاتقیا مولانا نقی علی خان بن امام العلماء رضا علی خان بن مولانا حافظ کاظم علی خان بن مولانا شاہ محمد اعظم خان بن مولانا محمد سعادت یار خان بن شجاعت جنگ محمد سعید اللہ خان بہادر قندھاری بن عبدالرحمان بن یوسف خان قندھاری بن دولت خان بن بادل خان بن داد خان بن بڑیچ خان بن شرف الدین بن ابراہیم بن قیس (ملک عبدالرشید صحابی) بن سلول بن عتبہ بن نعیم بن مرہ بن ملک جالندر بن ملک اسکندر بن زمان بن انیس بن بہلول بن سالم بن صالح بن قارون بن نصر بن قالاج بن شیر بن اتھام بن فیلول بن کرم بن امال حذیفہ بن متحال بن کابل بن علیم بن اشمول بن ہارون بن قمر بن ابی بن سوہب بن علال بن لوئی بن امیل بن عراج بن ارزند بن صندول بن سلیم یا سالم بن افغان بن سرد المقلب بن ملک طالوت بن قیس بن عتبہ بن علاس بن اعیل بن یہودہ بن سیدنا یعقوب علیہ السلام بن سیدنا اسحاق علیہ السلام بن براہیم علیہ السلام بن طارخ بن ناخور بن ساروغ بن اغوا بن فالغ بن عابر بن شالخ بن قینان بن ارفحشد بن سام بن نوح علیہ السلام بن لالک بن ملک متوشلخ بن ادریس علیہ السلام بن بیارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث علیہ السلام بن آدم علیہ السلام (www.youtube.com/familytreeofahalahazratimamahmedraza)۔

تعلیم و تربیت:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ نے 4 سال کی عمر میں قرآن پاک

ناظرہ ختم کرلیا۔ اور 6 سال کی عمر میں ماہ ربیع الاول میں بہت بڑے اجتماع کے سامنے آقا کونین، نور مجسم، شفیع معظم، حضرت محمد ﷺ کا میلاد شریف پڑھا۔ آپ علیہ الرحمہ کی عمر مبارک ابھی آٹھ برس تھی کہ آپ نے نحو کی مشہور کتاب "ہدایت النحو" پر عربی میں شرح تحریر فرمائی۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے تمام مروجہ علوم اپنے والد ماجد سے پڑھ کر تقریباً ۱۴ سال کی عمر میں (۱۸۶۹ء) سندِ فضیلت حاصل کی اور مسندِ تدریس وافتاء کو زینت بخشی۔ (یاد اعلیٰ حضرت صفحہ 22 از علامہ عبدالحکیم شرف قادری مکتبہ قادریہ لاہور)

بیعت وارادت:

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت وارادت کا شرف حضرت سید شاہ آل رسول

مارہروی سے جمادی الاولیٰ ۱۲۹۴ھ میں اپنے والد ماجد مولانا مفتی نقی علی خان اور تاج الفحول حضرت مولانا عبدالقادر بدایونی کی معیت میں مقدس خانقاہ آستانہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ شریف پہنچ کر حاصل کیا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی بیعت وارادت کے بارے میں مشہور ہے کہ ماہ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۴ھ کو آپ دوپہر کے وقت روتے روتے سو گئے خواب میں حضرت جد امجد علیہ الرحمہ کی زیارت ہوئی انہوں نے اعلیٰ حضرت کو ایک صندوقچی عطا کی اور کہا کہ وہ شخص عنقریب آنے والا ہے جو تمہارے درد دل کی دوا کرے گا۔ اس کے دوسرے دن حضرت علامہ عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ بدایوں سے تشریف لائے اور

آپ کو اپنے ہمراہ مارہرہ شریف لے گئے اور حضرت سید شاہ آل رسول احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت گرامی میں پیش کیا۔ جنہوں نے ان حضرات کو دیکھتے ہی فرمایا "آیئے ہم تو کئی روز سے انتظار کر رہے ہیں" اعلیٰ حضرت کو مرید کیا اسی وقت تمام سلسلوں کی اجازت بھی عطا کی یعنی خلافت بھی عطا کی اور جو عطیات و تبرکات سلف سے چلے آ رہے تھے وہ بھی عنایت فرمائے، اور ایک صندوقچی جو وظیفہ کی صندوقچی کہی جاتی ہے اور ساتھ ہی ان وظائف کی اجازت بھی مرحمت فرمائی دوسرے حاضرین و مریدین کو رشک ہوا عرض کی حضور! اس بچے پر یہ کرم کیوں ہوا؟ ارشاد فرمایا اے لوگو! تم احمد رضا کو کیا جانو، یہ فرما کر رونے لگے اور ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ عزوجل اگر ارشاد فرمائے گا کہ آلِ رسول تو دنیا سے کیا لایا" تو میں احمد رضا کو پیش کر دوں گا" (امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری صفحہ 32 از ڈاکٹر محمد سراج احمد بستوی، فرید بک سٹال لاہور) کسی شاعر نے اس بات کو اس انداز میں بیان کیا

روزِ محشر اگر مجھ سے پوچھے خدا
بول آل رسول !تو لایا ہے کیا ؟
پیش کر دوں گا لایا ہوں احمد رضا
یا خدا ! یہ امانت سلامت رہے

اور فرمایا یہ چشم و چراغ خاندان ہیں اوروں کو تیار کرنا پڑتا ہے یہ بالکل تیار آئے ہیں انہیں صرف نسبت کی ضرورت تھی۔

ذہانت:

اعلیٰ حضرت کی ذہانت کا تو یہ عالم ہے کہ طویل عبارت ایک نظر دیکھنے سے ازبر ہو جاتی تذکرہ نوری میں خود آپ کی یہ روایت درج ہے ''بعض ناواقف حضرات میرے نام کے ساتھ حافظ لگا دیتے ہیں حالانکہ میں حافظ نہیں ہوں ہاں یہ ضرور ہے کہ کوئی حافظ صاحب کلام پاک کا رکوع مجھے سنا دیں اور پھر دوبارہ مجھ سے سن لیں ایک روز خیال آیا کہ لوگ مجھے حافظ قرآن سمجھتے اور لکھتے ہیں کیوں نہ قرآن مجید حفظ کر لوں چنانچہ ایک ماہ کی قلیل مدت میں قرآن حکیم حفظ کر لیا'' لطف یہ کہ روزانہ ایک پارہ حفظ کرنیکے باوجود معمولات میں فرق نہیں آنے دیا سب امور حسب معمول انجام دیتے رہے بس تھوڑا سا وقت نمازِ مغرب کے بعد حفظ قرآن مجید کے لیے نکال لیتے۔(ماہنامہ سید خاراستہ لاہور صفحہ 31 جنوری 2010 از منیر احمد یوسفی)

قوت حافظہ:۔

ایک مرتبہ پہلی بھیت میں مولانا وصی احمد محدث صورتی کے ہاں ٹھہرے دوران گفتگو'' **عقود الدریہ فی تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ** ''کا ذکر ہوا محدث صورتی صاحب نے فرمایا وہ کتاب میرے پاس ہے اعلیٰ حضرت نے اس وقت تک اسے دیکھا نہیں تھا فرمایا جاتے وقت یہ کتاب دینا محدث صورتی صاحب نے لا کر پیش کر دی آپ نے ایک دن اور ایک رات میں اس کی دونوں جلدیں دیکھ کر واپس کر دیں تو محدث صورتی صاحب نے فرمایا کہ ملاحظہ فرما کر بھیج دیجیے گا۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا صبح تک ساری کتاب ملاحظہ کر لی ہے اب ساتھ سے جانے کی ضرورت نہیں

۔محدث صاحب نے فرمایا ایک مرتبہ دیکھنا کافی ہوگیا؟ آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ دو تین مہینے تک تو جہاں کی عبارت کی ضرورت ہوگی فتویٰ لکھ دوں گا اور مضمون تو ان شاء اللہ عمر بھر کے لیے محفوظ ہوگیا" (حیات اعلیٰ حضرت صفحہ 4 از مولانا ظفر الدین رضوی مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور)

۱۳۱۳ھ میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ دوبارہ حج وزیارت کے لیے گئے تو مکہ معظمہ میں مسئلہ علم غیب میں عظیم کتاب "الدولۃ المکیہ" ۸ گھنٹوں میں لکھ دی آپ کے پاس اس وقت کتابیں موجود نہ تھیں اور مدینہ طیبہ حاضری کی بھی جلدی تھی اور پھر بخار کی حالت بھی تھی آیات قرآنیہ، احادیث شریف اور اقوال ائمہ سے اپنے مؤقف کو بڑی عمدگی سے ثابت کیا آپ کی تصانیف کے مطالعہ سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو حیرت انگیز قوت حافظہ سے نوازا تھا۔

اساتذہ کرام:۔

اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ نے اپنے والد گرامی یا جن اساتذہ سے پڑھا یا اسناد حدیث، فقہ و دیگر علوم حاصل کیے ان کے نام یہ ہیں:۔

(۱) سید شاہ آل رسول مارہروی (م ۱۲۹۷ھ/۱۸۷۹ء

(۲) مولانا نقی علی خان (م ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء)

(۳) شیخ احمد بن زینی دحلان مکی (م ۱۲۹۹ھ/۱۸۸۱ء)

(۴) شیخ عبدالرحمٰن سراج مکی (م ۱۳۰۱ھ/۱۸۸۳ء)

(۵) شیخ حسین بن صالح (م ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۴ء)

(۶) مولانا عبدالعلی رامپوری (م ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۵ء)

(۷) شاہ ابوالحسین احمد النوری (م ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء)

(۸) مرزا غلام قادر بیگ بریلوی (م ۱۳۰۱ھ/ ۱۸۸۳ء

(حیات امام اہل سنت، صفحہ ۱۹۴ از پروفیسر محمد مسعود احمد کراچی)۔

برصغیر میں انگریزوں نے اپنا سکہ جمانے کے لیے سب سے پہلے علماء و مشائخ اور مدارس دینیہ کو اپنے ظلم وستم کا نشانہ بنایا ہزاروں کو تہہ تیغ کیا گیا۔ سینکڑوں کو کالے پانی میں قید کی سزا دی گئی تمام دینی تعلیمی ادارے لائبریریاں تباہ کردی گئیں ڈاکٹر لائٹز کی رپورٹ کے مطابق ۱۰ لاکھ ۸ ہزار ۹ سو ۷۸ تعلیمی ادارے بند کیے گے۔

(اعلیٰ حضرت ایک ہمہ جہت شخصیت، صفحہ ۷)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے مسلمانوں کی تعلیمی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے 1864ء کو بریلی شریف میں دارلعلوم ''منظر الاسلام'' کی بنیاد رکھی۔ انگریز کی تباہ کاریوں کے بعد جو سب سے پہلا تعلیمی ادارہ قائم ہوا وہ آپ کا دارالعلوم بریلی شریف تھا۔ اس کے بعد 1867ء میں دارالعلوم دیوبند، 1870ء میں علی گڑھ، 1898ء میں ندوۃ العلماء قائم ہوئے جو انگریز کے ہی نمک خوار اور مرثیہ خواں تھے اپنے مدارس میں نہرو گاندھی سے منبر رسول ﷺ کا تقدس پامال کراتے رہے۔

1920ء تک بریلوی طلبہ کی تعداد چودہ ہزار تک پہنچ چکی تھی جنہوں نے پورے برصغیر میں تعلیمی اداروں کا جال بچھایا۔ لاہور میں حزب الاحناف کے بانی سید دیدار علی

شاہ، کچھوچھہ میں سید محمد محدث کچھوچھوی، پٹنہ میں شمس الھدیٰ کالج کے بانی مولانا ظفر الدین بہاری اور مراد آباد میں سید نعیم الدین مراد آبادی علیھم الرحمہ جیسے عظیم المرتبت فاضل بریلوی کے تلامذہ وخلفاء نے مسلمانوں کی تعلیمی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے عظیم تعلیمی مراکز قائم کیے۔

زیارت حرمین شریفین:۔

۱۸۷۸ء میں فاضل بریلوی اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خان کے ہمراہ زیارت حرمین شریفین اور حج بیت اللہ شریف کے لیے تشریف لے گئے اس سفر مبارک
میں مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ روانگی کے وقت ایک نظم تحریر فرمائی جو واردات وکیفیات قلبیہ کی آئینہ دار ہے اور جس کے حرف حرف سے خوشبوئے محبت پھوٹ رہی ہے

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو　　　کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

اس سفر میں حرمین شریفین کے اکابر علماء مثلاً مفتی شافعیہ سید احمد دحلان (م ۱۸۸۶) اور مفتی حنفیہ شیخ عبدالرحمان سراج (م ۱۸۸۳) وغیرہم سے حدیث، تفسیر، فقہ اور اصول فقہ میں سندیں حاصل کیں۔ اور اسی سفر مبارک میں حرم شریف میں نماز مغرب کے بعد ایک روز امام شافعیہ شیخ حسین بن صالح (م ۱۸۸۴) بغیر کسی سابقہ تعارف کے آگے بڑھ کر فاضل بریلوی کا ہاتھ پکڑتے ہیں اور اپنے ساتھ گھر لے جاتے ہیں، فرط محبت سے دیر تک آپکی نورانی پیشانی دیکھتے رہتے ہیں اور جوش عقیدت میں فرماتے ہیں:۔"انی لاجد نوراللہ من ھذا الجبین" بیشک میں اس پیشانی میں اللہ کا نور محسوس کر رہا ہوں شیخ حسین بن صالح موصوف نے فاضل بریلوی کو صحاح ستہ کی سند اور سلسلہ قادریہ کی

اجازت اپنے دستخط خاص سے عنایت فرمائی۔اس سند میں حضرت امام بخاری تک گیارہ واسطے ہیں۔(اعلیٰ حضرت بریلوی از مقبول جہانگیر صفحہ ۳۱، جوڑیا بازار کراچی)

۱۹۰۵ء میں اعلیٰ حضرت کے چھوٹے بھائی مولانا محمد رضا خان اور بڑے صاحبزادے حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان جب حج کے سفر پر روانہ ہوئے تو آپ کی طبیعت سخت بے چین ہوئی اور مدینہ طیبہ کی حاضری کے لیے بے قرار ہوگئی اس وقت یہ کلام لکھا:۔

جان ودل ہوش وخرد سب تو مدینے پہنچے　　　تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

اور پھر قدرت نے ایسا کرم فرمایا کہ آپ کا بلاوا بھی آگیا اور آپ دوسری بار حج بیت اللہ اور زیارت حرمین شریفین کے لیے تشریف لے گئے اس موقعہ پر یہ کلام لکھا:۔

شکر خدا آج گھڑی اس سفر کی ہے　　　جس پر نثار جان فلاح وظفر کی ہے

اس سفر میں علماء حجاز نے آپ کی بڑی قدر ومنزلت کی جس کا بخوبی اندازہ حسام الحرمین، الدولۃ المکیہ اور کفل الفقیہ وغیرہ کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔اس وقت علماء مکہ نے علم غیب کے بارے میں چند سوال لکھ کر آپ کے پاس بھیجے اور صرف دو دن میں جواب لکھ دینے کا مطالبہ کیا آپکی طبیعت ناساز تھی اور حوالے کے لیے کوئی کتاب پاس نہ تھی مگر آپنے محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان تمام سوالوں کے جواب فصیح وبلیغ عربی میں صرف آٹھ گھنٹوں میں قلم بند کیے اور اس طرح ایک بہت عمدہ کتاب تیار ہوگئی۔جس کے اندر بے شمار قرآنی آیات، احادیث پاک کے علاوہ علماء امت کے بکثرت اقوال محض خداداد حافظے کی بنا پر بیان کیے۔یہ آپ کی زندہ جاوید کرامت ہے علماء مکہ نے اس کتاب کا مطالعہ کیا پھر رات کے وقت شریف علی پاشا شریف مکہ کے شاہی دربار میں پیش کی اور علی الاعلان فرمایا۔

شریف مکہ کا اعلان۔

''اس شخص (مولانا احمد رضا خان) نے وہ علم ظاہر کیا ہے جس کے انوار چمک اٹھے اور جو ہمارے خواب میں بھی نہ تھا''۔ شریف مکہ نے آدھی رات تک نصف کتاب پوری توجہ سے سنی اور اس قدر متاثر ہوئے کہ بلند آواز سے فرمایا۔ '' **اللہ یعطی و ھؤلاء یمنعون** '' اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کو علم غیب دیتا ہے اور یہ وہابی لوگ انکار کرتے ہیں۔ مجلس برخاست ہوئی۔ مکہ مکرمہ میں اس عظیم اور لاجواب کتاب کا چرچا ہو گیا۔ (یاد اعلیٰ حضرت، صفحہ ۵۲ از عبد الحکیم شرف قادری، مکتبہ قادریہ لاہور)

مقتدر علماء نے اس کی نقلیں لیں اور بڑے دھوم دھام سے تقریظیں لکھیں جو قابل دید ہیں۔ اس کتاب کا نام ''الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ'' ہے۔ اعلیٰ حضرت کی جلالت علمی دیکھ کر شیخ اسماعیل بن خلیل فرماتے ہیں ''اہل مکہ جوق در جوق جمع ہو گئے یکتائے زمانہ اپنے وقت کا یگانہ مولانا احمد رضا خان کہ احسان والا پروردگار اسے سلامت رکھے تاکہ وہ مخالفین کی بے ثبات حجتوں کا آیات قرآنیہ اور قطعی حدیث سے رد فرماتا رہے میں کہتا ہوں کہ اگر اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے تو بیشک حق و صحیح ہے (حسام الحرمین)

اعلیٰ حضرت مدینہ شریف میں۔

مدینہ شریف میں بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے علم و فضل کا شہرہ تھا جب آپ وہاں تشریف لے گئے تو وہاں کے بزرگ فرماتے ہیں۔ شاہ شیخ محمد عبد الحق مہاجر مکی کے شاگرد مولانا کریم اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:۔ ''میں کئی سال سے مدینہ منورہ میں مقیم ہوں برصغیر کے ہزاروں صاحب علم آتے ہیں اور ان میں علماء، صلحا، اتقیاء سب

ہوتے ہیں میں نے دیکھا کہ وہ اس مبارک شہر میں مارے مارے پھرتے ہیں اور کوئی بھی ان کی طرف مڑ کر نہیں دیکھتا۔ لیکن احمد رضا خان بریلوی کی شان عجیب دیکھتا ہوں یہاں کے علماء اور بزرگ سبھی انکی طرف جوق در جوق چلے آ رہے ہیں اور ان کی تعظیم میں بصد تعجیل کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ (فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں صفحہ ۱۳۶ از ڈاکٹر محمد مسعود، ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور)

علوم وفنون:۔

سیدی اعلیٰ حضرت کی تصانیف کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکو درج ذیل علوم پر کامل عبور حاصل تھا۔

(۱) علم القرآن (۲) قراۃ (۳) تجوید (۴) تفسیر (۵) علم حدیث (۶) تخریج (۷) فقہ (۸) علم الکلام (۹) علم العقائد (۱۰) علم البیان (۱۱) علم المعانی (۱۲) علم المناظرہ (۱۳) فتویٰ نویسی (۱۴) سیرت نگاری (۱۵) فلسفہ (۱۶) منطق (۱۷) تنقیدات (۱۸) فضائل ومناقب (۱۹) ادب وانشاء پردازی (۲۰) شاعری (۲۱) نثر نگاری (۲۲) مرثیہ نگاری (۲۳) اسماء الرجال (۲۴) علم الاخلاق (۲۵) روحانیت (۲۶) تصوف (۲۷) سلوک (۲۸) تاریخ وسیر (۲۹) جدول (۳۰) صرف ونحو (۳۱) بدیع (۳۲) علم الانساب (۳۳) علم الفرائض (۳۴) ردّات (۳۵) پند ونصائح (۳۶) مکتوبات (۳۷) ملفوظات (۳۸) خطبات (۳۹) جغرافیہ (۴۰) تجارت (۴۱) شماریات (۴۲) صوتیات (۴۳) مالیات (۴۴) اقتصادیات (۴۵) معاشرت (۴۶) طبیعات (۴۷) معاشیات (۴۸) ہیئت (۴۹) کیمیا (۵۰) معدنیات (۵۱) فلکیات (۵۲) نجوم (۵۳) جفر

(۵۴)ارضیات (۵۵) تعلیم وتعلم (۵۶)علم الحساب (۵۷)زیجات (۵۸)زائچہ وزائرچہ (۵۹) نقوش وتعویذات(۶۰)طب (۶۱) آدمیات(۶۲)لسانیات (۶۳) رسم الخط(۶۴) جرح وتعدیل (۶۵)ورودواذکار (۶۶)ایمانیات(۶۷)تکسیر (۶۸)توقیت(۶۹)اوفاق (۷۰)علم ریاضی(۷۱) بینکاری(۷۲)زراعت(۷۳) تاریخ گوئی (۷۴)سیاسیات(۷۵) علم الاوقات (۷۶)رد موسیقی(۷۷) قانون(۷۸)تشریحات(۷۹)تحقیقات(۸۰)علم الادیان(۸۱)ماحولیات(۸۲)علم الایام(۸۳)تعبیر(۸۴)عروض وقوافی (۸۵)علم البروالبحر(۸۶)علم الاوزان(۸۷) حکمت (۸۸)نقدو نظر(۸۹) تعلیقات(۹۰) موسمیات (۹۱)شہیات(۹۲) عملیات(۹۳)نفسیات(۹۴)صحافت(۹۵)علم الاموال(۹۶)علم المناظر(۹۷)مابعد الطبیعات(۹۸)علم النور(۹۹) علم الاحکام(۱۰۰)عمرانیات (۱۰۱)عمل رمل(۱۰۲) نعت(۱۰۳)استعارات(۱۰۴)حیاتیات(۱۰۵)نباتات وغیرہ (قرآن سائنس اور امام احمد رضا ازڈاکٹر لیاقت علی خاں ڈپٹی کمشنر چکوال صفحہ ۲۲ ناشر جامعہ غوثیہ رضویہ چکوال)

اعلیٰ حضرت نے ان علوم کے علاوہ بھی سینکڑوں فقہ کی کتابوں پر حواشی لکھے ۔ جو ہزاروں صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں ۔ کثرت تصانیف اور متنوع علوم پر جو فوقیت اعلیٰ حضرت کو حاصل تھی اس کی نظیر نہیں ملتی ۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان سائنس کو مذہب سے علیحدہ چیز نہیں سمجھتے تھے ان کا مؤقف یہ تھا کہ اسلامی مسائل کو آیات ونصوص میں تاویلات دوراز کار کر کے سائنس کے مطابق نہ کیا جائے بلکہ جتنے مسائل سے سائنس کو اختلاف ہے سب میں مسئلہ اسلامی کو روشن کیا جائے ۔

علوم جدیدہ اور سائنس پر امام احمد رضا نے تقریباً ۹۰ کتابیں تحریر کیں۔ اعلیٰ حضرت نے قرآن وحدیث نیز علمائے اسلام اور خود فلاسفہ کے اپنے وضع کردہ اصول وقواعد سے ان کے مزعومات توہمات وتعصبات کا ایسا رد فرمایا کہ آج تک اہل علم ودانش اور بتان فلسفہ وسائنس انگشت بدندان ہیں۔

منصب تجدید:۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، فِيمَا أَعْلَمُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا(ابو داؤد حدیث رقم : ۴۲۹۱،مستدرک حدیث رقم ۸۵۹۲،۸۵۹۳)صحیح

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ :اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے سر پر ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے گا جو ان کے لیے اس دین کی تجدید کردیں گے۔

مجدد کا لفظی معنیٰ:۔

یہ باب تفعیل سے اسم فاعل ہے اس کا معنیٰ ہے تجدید کرنے والا یعنی اصلاح اور درستی کرنے والا۔

شرعی معنیٰ:۔

مجدد وہ ہوتا ہے جو دینی تعلیمات میں خرابیاں پیدا کرنے والوں کو بے نقاب اور ذلیل وعاجز کردے، بدعات کو ختم کردے اور سنت کو رائج وجاری کرے۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "أي :يُبَيِّنُ السُّنَّةَ مِنَ الْبِدْعَةِ وَيُكْثِرُ الْعِلْمَ وَيُعِزُّ أَهْلَهُ وَيَقْمَعُ

الْبِدْعَةَ وَيَكْسِرُ أَهْلَهَا " یعنی مجدد کا کام یہ ہے کہ سنت کو بدعت سے ممتاز کرے، علم پھیلائے اور اہل علم کو عزت دے، بدعت کو ختم کرے اور اہل بدعت کا زور توڑ دے ۔(مرقاۃ جلد ا صفحہ ۳۰۲) حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "ہر صدی کے اول یا آخر میں خصوصی مصلحین پیدا ہوتے رہیں گے جو سنتوں کو پھیلائیں گے بدعتوں کو مٹائیں گے غلط تاویلوں کو دور کریں گے صحیح تبلیغ کریں گے (مراۃ جلد ا صفحہ ۲۴۱)" امام علامہ جلال الدین سیوطی مرقاۃ الصعود شرح سنن ابی داؤد میں فرماتے ہیں ۔"والذی ینبغی ان یکون اللمبعوث علیٰ رأس المایۃ مشھورامعروفامشارا الیہ وقد کان قبل کل مائۃ من یقوم بامرالدین والمراد بالذکر من انقضت المائۃ وھوحی عالم مشھور مشار الیہ " یعنی صدی کا مجدد وہ ہونا چاہیے جو مشہور و معروف ہو امور دینیہ میں مشار الیہ ہو۔اس سے پہلے ہر صدی میں مجدد ہوتے ہیں اور مطلب یہ ہے۔مجدد گزشتہ صدی کے خاتمے پر اپنی زندگی میں شہرت رکھتا ہو۔حدیث شریف ہمیں ہر صدی میں ایک مجدد کی تشریف آوری کی بشارت سناتی ہے ائمہ کرام پتہ دیتے ہیں کہ گزشتہ صدی کے آخری حصہ میں جسکی شہرت ہو،اور موجودہ صدی میں بھی مرکز علوم سمجھا جاتا ہے اس کے قدم مجدد کے قدم ہیں۔

علاماتِ مجدد

☆ مجدد پر لازم ہے کہ قرآن وحدیث اور اجماع کی پابندی کرے اور قیاس کے معاملے میں بھی قول مختار اور جمہور کی پاسداری کرے ☆ مجدد کا کام ہے کہ دین میں غلو و تحریف کی نفی کرے۔

☆ علمی چوریاں پکڑیں گے۔

☆ جاہلانہ تاویلات کی نفی کریں گے یعنی قرآن وسنت کی غلط تشریح کرنے والوں کا رد کریں گے۔

☆ بدعات سے بچیں اور لوگوں کو بچائیں گے۔(مجدد کی علامات صفحہ ۱۵، ۱۶ از پیر غلام رسول قاسمی)

اعلیٰ حضرت کی حیات مبارکہ کا مطالعہ کرنے کے بعد آدمی بلا شک وشبہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ آپ ہی چودھویں صدی کے مجدد تھے نیز تیرہویں صدی کے آخر اور چودھویں صدی کے ابتداء میں عرب وعجم کے علماء نے آپ کے علمی سکے کو تسلیم کیا اور آپ کے شرعی فیصلوں کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔

عبقری فقیہ:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مروجہ علوم دینیہ مثلاً تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، عقائد، تصوف، تاریخ، سیرت، معانی، بیان، بدیع، عروض، ریاضی، توقیت، منطق، فلسفہ، فرائض، تجوید، علم الفضائل وغیرہ کے یکتائے زمانہ فاضل تھے صرف یہی نہیں بلکہ طب، علم جفر، تکسیر، زیجات، جبر ومقالہ، لوگارتھم، جیومیٹری، مثلث وغیرہ علوم میں بھی کامل مہارت رکھتے تھے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کو درج ذیل علوم پر عبور حاصل تھا۔

علوم قرآن مجید:

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے قرآن کریم کا بہت گہری نظر سے مطالعہ کیا تھا۔قرآن فہمی

کے لیے جن علوم کی ضرورت ہوتی ہے ان پر انہیں گہرا عبور حاصل تھا۔ شانِ نزول ، ناسخ ومنسوخ، تفسیر بالحدیث، تفسیر صحابہ اور استنباطِ احکام کے اصول سے پوری طرح باخبر تھے۔ یہی سبب ہے کہ قرآن پاک کے مختلف تراجم کو سامنے رکھ کر مطالعہ کیا جائے تو ہر انصاف پسند کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کا ترجمہ " کنزالایمان" سب سے بہتر ترجمہ ہے۔ جو ۱۹۱۱ میں مکمل ہو گیا تھا اس کے اندر شان الوہیت کا احترام بھی ملحوظ ہے اور عظمت نبوت و رسالت کا تقدس بھی پیش نظر ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہونے کے باوجود عموماً مسائل پر مجتہدانہ انداز میں گفتگو کرتے ہیں پہلے قرآن کریم سے پھر حدیث مبارکہ سے پھر سلف صالحین سے اور اس کے بعد فقہائے متأخرین کے ارشادات سے استدلال کرتے ہیں تحریک پاکستان کے قافلہ سالار محدث اعظم ہند مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی فرماتے ہیں کہ " علم قرآن کا اندازہ صرف اعلیٰ حضرت کے اس اردو ترجمہ سے کیجئے جو اکثر گھروں میں موجود ہے اور جس کی کوئی مثال سابق نہ عربی زبان میں ہے نہ فارسی میں اور نہ اردو میں اور جس کا ایک ایک لفظ اپنے مقام پر ایسا ہے کہ دوسرا لفظ اس جگہ لایا نہیں جاسکتا جو بظاہر محض ترجمہ ہے مگر در حقیقت وہ قرآن کی صحیح تفسیر اور اردو زبان میں (روح) قرآن ہے"۔ (امام احمد رضا خاں ماہنامہ سید حاراستہ لاہور صفحہ 32 جنوری 2010)

جناب ملک شیر محمد اعوان آف کالا باغ (میانوالی) کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن

پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں'' مقام حیرت واستعجاب ہے کہ یہ ترجمہ لفظی ہے اور
بامحاورہ بھی اس طرح گویا لفظ اور محاورہ کا حسین امتزاج یہ آپ کے ترجمہ کی بہت بڑی
خوبی ہے پھر آپ نے ترجمہ کے سلسلے میں بالخصوص یہ التزام بھی کیا ہے کہ ترجمہ لغت
کے مطابق ہو اور الفاظ کے متعدد معانی میں ایسے معانی کا انتخاب کیا جائے جو آیات
کے سیاق وسباق کے اعتبار سے موزوں ترین ہو اس ترجمہ سے قرآنی حقائق ومعارف
کے وہ اسرار و معارف منکشف ہوتے ہیں جو عام طور پر دیگر تراجم سے واضح نہیں
ہوتے یہ ترجمہ سلیس شگفتہ رواں ہونے کے ساتھ ساتھ روح قرآن اور عربیت کے
بہت قریب ہے ان کے ترجمہ کی ایک نمایاں ترین خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ نے ہر
مقام پر انبیاء علیہم السلام کے ادب واحترام اور عزت وعصمت کو بطور خاص ملحوظ
رکھا ہے۔(ذکر رضا - از محمد نور المصطفیٰ نوری)

فتاوئ رضویہ:

اعلیٰ حضرت کا ہزارہا صفحات پر مشتمل فقہی مسائل کا خزانہ فتاوئ رضویہ شریف ہے ایک
متحرک Research Institute کا جو کام تھا امام اہلسنت نے تن تنہا انجام
دے کر اپنی جامع وہمہ جہت شخصیت کے زندہ نقوش چھوڑے۔حیرت کی بات یہ ہے
کہ فتاوئ عالمگیری کو مرتب کرنے کے لیے ۵۰۰ علماء کی ایک جماعت تھی جنہوں نے
ایک بہت بڑا تحقیقی کام کیا جو فقہ حنفی کا بہت بڑا کام تھا ان علماء کی خدمت کے لیے نوکر

چاکر مقرر تھے جو دروازے پر ہر وقت حکم کے منتظر رہتے اور جب وہ علماء کام میں
معروف رہتے تو یہ نوکر بھی وہاں ان کی خدمت میں لگے رہتے اس طرح بڑی بے فکری
سے یہ سارا کام ہوا جس سے فقہ حنفی کی ایک معرکتہ الآرا کتاب ''فتاویٰ عالم گیری''
معرض وجود میں آئی ان علماء کو حکومت وقت کی جانب سے تمام سہولتیں اور مراعات دی
گئی تھیں ان حضرات کے وظائف مقرر تھے اسی طرح بڑے بڑے کام ہوئے۔

اللہ تعالیٰ جس سے تجدیدی کام لینا چاہتا ہے تو ایک فرد واحد سے وہ کام لے لیتا ہے جو
۵۰۰ علماء کرام بھی نہیں کر پاتے چنانچہ آپ دیکھیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ
الرحمہ کو کوئی شاہی سہولت میسر نہیں تھی آپ تن تنہا تھے کوئی انتظامی سربراہ بھی نہیں ہے
کہ لائبریری میں فلاں کتاب فلاں جگہ پڑی ہے نکال کر لے آؤ۔ ۵۰۰ علماء نے مل کر
ایک فتاویٰ عالمگیری مرتب کیا اس سے بڑا کام بریلی کے ایک عالم مولانا الشاہ امام احمد
رضا خان محدث بریلی نے فتاویٰ رضویہ کی شکل میں کر دکھایا یہ بڑا عظیم تجدیدی
کارنامہ ہے اس میں تحقیق کا وہ اعلیٰ ترین معیار پیش کیا گیا ہے جس کی نظیر صدیوں
میں نہیں ملے گی کہ فرد واحد امام احمد رضا خان محدث بریلی نے بلا معاونین اتنا عظیم
تحریری کام سرانجام دیا یہ فتاویٰ ۳۳ جلدوں پر مشتمل ہے۔

۲۰ ویں صدی کی آخری دہائیوں میں دنیا نے ایک بار پھر اعلیٰ حضرت بریلوی کی آفاقی
عبقریت اور نوک قلم کے طمطراق کو محسوس کیا ہے۔ حکومت کی سطح پر بھی سنجیدہ اور پسندیدہ

نظروں سے آپ کے نام اور کام کو دیکھا جا رہا ہے۔ مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی (مانچسٹر) کی کوششوں سے جنوبی افریقہ کے صدر "نیلسن میڈیلا" نے فتاوئی رضویہ اور فتاوئی عالمگیری کو مسلم لاء کے معاملات میں بنیادی ماخذ کے طور پر منظور کرلیا ہے اب وہاں عدالتی فیصلوں میں فتاوئی رضویہ کے فیصلے بھی مستند ہوں گے۔ (مقدمہ امام احمد رضا اور ردِ منکرات وبدعات مولانا یاسین اختر)

علم ریاضی:۔

پروفیسر سید سلیمان اشرف فاضل بریلوی کے بہت قریبی اور مخلص احباء میں تھے اعلیٰ حضرت نے آپ کو بیعت وخلافت سے بھی نوازا اور آپ کے علمی مقام سے آگاہ بھی تھے ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء کی دہائی میں جب سر ضیاء الدین احمد وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کو علم ریاضی کے ایک مسئلہ میں دقت محسوس ہوئی تو انہوں نے اس کے حل کے لیے جرمنی کے سفر کا ارادہ پروفیسر سید سلیمان اشرف صاحب سے ظاہر کیا تو انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ جرمنی جانے سے پہلے مولانا احمد رضا خان بریلوی سے ملاقات کر لیں وہ علم ریاضی میں اچھی دسترس رکھتے ہیں ممکن ہے آپ کی دقت یہیں دور ہو جائے اور انشاء اللہ ہو جائے گی اس پر ڈاکٹر سر ضیاء الدین نے فرمایا آپ کیا کہہ رہے ہیں میں کہاں کہاں تعلیم حاصل کر کے آیا ہوں مجھ سے جو مسئلہ حل نہیں ہو سکا وہ ایک مولانا حل کریں گے کیسی بات کرتے ہیں بات آئی اور گزر گئی چند دنوں بعد دوبارہ سید سلیمان اشرف کی ملاقات سر ضیاء الدین صاحب سے ہوئی تو چہرہ پر پریشانی کے آثار دیکھ کر دوبارہ عرض کیا کہ آخر بریلی جا کر مولانا احمد رضا خان سے مل لینے میں حرج ہی کیا ہے اگر مسئلہ حل ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ جرمنی تشریف لے جایئے گا۔

ڈاکٹر سر ضیاء الدین سید سلیمان اشرف کے ہمراہ بریلی شریف اعلیٰ حضرت سے ملاقات کے لیے تیار ہو گئے۔ پھر ایک دن ڈاکٹر سر ضیاء الدین کو ہمراہ لیے سید سلیمان اشرف صاحب اعلیٰ حضرت کے پاس حاضر ہو گئے۔ اعلیٰ حضرت نے دونوں حضرات کو خوش آمدید کہا۔ سید سلیمان اشرف صاحب نے ڈاکٹر صاحب کا تعارف کروایا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنا غیر حل شدہ ریاضی کا مسئلہ بیان کیا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے آناً فاناً اس مسئلہ کو حل کر دیا ڈاکٹر صاحب حیرت و تعجب کے عمیق سمندر میں ڈوب گئے اس کے بعد علم ریاضی ہی کے چند مسائل پر تبادلہ خیال کیا اس کے بعد باہر آ کر مولانا سید سلیمان اشرف سے کہا "یار! اتنا زبردست محقق عالم اس وقت ان کے سوا شاید ہی ہو۔ اللہ نے ایسا علم دیا کہ عقل حیران ہے دینی مذہبی اسلامی علوم کے ساتھ ساتھ ریاضی، جبر مقابلہ وغیرہ میں اتنی زبردست مہارت کہ میری عقل ریاضی کے جس مسئلہ کو ہفتوں غور و فکر کے بعد حل نہ کر سکی حضرت نے چند منٹوں میں حل کر دیا۔ درست معنوں میں یہ ہستی نوبل پرائز کی مستحق ہے۔" (امام احمد رضا خان۔ صفحہ 133,134 از ڈاکٹر محمد سراج احمد بستوی، فرید بک سٹال لاہور)

علم طب:۔

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ وہ بالغ نظر مفتی ہیں جو احکام شرعیہ معلوم کرنے کے لیے تمام امکانی مآخذ کی طرف رجوع کرتے ہیں ایک ماہر طبیب جب فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کرتا ہے تو بیش بہا طبی معلومات دیکھ کر اسے حیرت ہوتی ہے اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ کسی مفتی کی تصنیف پڑھ رہا ہے یا ماہر طبیب کی چنانچہ ایشیا کے عظیم ماہر طب و سابق گورنر سندھ جناب حکیم محمد سعید لکھتے ہیں:۔

"فاضل بریلوی کے فتاوی کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ احکام کی گہرائیوں تک پہنچنے کے لیے سائنس اور طب کے تمام وسائل سے کام لیتے ہیں اور اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہیں کہ کسی لفظ کی معنویت کی تحقیق کے لیے کن علمی مصادر کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔اس لیے ان کے فتاوی میں بہت سے علوم کے نکات ملتے ہیں مگر طب اور اس علم کے دیگر شعبے مثلاً کیمیا اور علم الاحجار کو تقدم حاصل ہے اور جس وسعت کے ساتھ اس علم کے حوالے ان کے ہاں ملتے ہیں اس سے ان کی وسعت نظر اور طبی بصیرت کا اندازہ ہوتا ہے وہ اپنی تحریروں میں صرف ایک مفتی نہیں بلکہ محقق طبیب بھی معلوم ہوتے ہیں ان کے تحقیقی اسلوب و معیار سے دین وطب کے باہمی تعلق کی بھی بخوبی وضاحت ہو جاتی ہے" (امام احمد رضا اور طب و حکمت از ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی انڈیا، ماہنامہ جہانِ رضا لاہور صفحہ 40 جنوری، فروری 2010)۔

فتویٰ نویسی :۔

اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں جس زبان میں استفتاء کیا جاتا اسی زبان میں فتاوی صادر فرماتے تھے۔اردو میں سوال تو اردو میں جواب، فارسی میں سوال تو فارسی میں جواب ،انگریزی میں سوال تو انگریزی میں جواب،عربی میں سوال تو عربی میں جواب، یہاں تک کہ اگر کسی نے منظوم (یعنی شاعری میں) سوال کیا تو اسکا منظوم جواب دیا۔اور سب سے بڑی بات کہ منظوم کے اندر جس بحر میں سوال ہوا اسی بحر میں جواب کا اہتمام کیا گیا۔جس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان پر قدرت اور قادر الکلامی کا اندازہ ہوتا ہے ذیل میں چند فتاوی قارئین کے ذوقِ مطالعہ کی نظر ہیں۔

مسئلہ:

محمد افضل صاحب کابلی

سزا یم بر گناه هم لازم آمد — پس آنگه رحمتش نه باهم آمد
بگو مفتی خطائے یا صوابم — بسا اسرار اینجا باهم آمد

الجواب:

مسلماں را سزا لازم که کر دست — که قول اعتزالی ظالم آمد
وگریا بد سزا کامل نیابد — که عفو ش هر مومن لازم آمد
وگر بالفرض از وچیزے نه بخشد — ز نقصان رحتمش خود سالم آمد
که یرحم من یشاء لاکل فرد — یعذب من یشاء هم قائم آمد
بدنیا رحمتش بر جمله عام است — بعقبیٰ خاص حظِ مسلم آمد
ثوابش بهر مومن منتهیٰ است — عذابش بهر کافر دائم آمد
برائے هر صفت مظهر بکار ست — که او ذو انتقام و ارحم آمد

ترجمہ:

سوال: میرے گناہ پر مجھے سزا ملنا لازم ہے تو اس وقت (اللہ تعالیٰ کی) رحمت مہیا نہ ہوئی اے مفتی بتا میں نے غلط کہا یا درست کہا؟

جواب: مسلمان کے لیے سزا کس نے لازم کی ہے کہ یہ تو ظالم معتزلی کا قول ہے۔ اگر اس نے سزا پائی تو بھی کامل سزا نہ پائے گا۔ کیونکہ مومن کے لیے عفو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے۔ اگر بالفرض اللہ تعالیٰ مومن کی خطا معاف نہ فرمائے (تو بھی) اس کی رحمت سے نقصان مبرا

ہے۔ کیونکہ وہ جس پر چاہے رحم فرماتا ہے نہ کہ ہر فرد پر۔ جس کو چاہے عذاب دیتا ہے یہ (حکم
) قائم ہے۔ دنیا میں اس کی رحمت سب کو عام ہے آخرت میں خاص مسلمان کا حصہ ہے۔
مومن کے لیے اس کے ثواب کی انتہا نہیں ہے۔ کافر کے لیے اس کا عذاب دائمی ہے۔ اس کی
ہر صفت کا کوئی مظہر ہے، کیونکہ وہ انتقام لینے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (فقیہہ اسلام بحیثیت
شاعر و ادیب از پروفیسر مجید اللہ قادری صفحہ ۱۳۴ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی)

مولانا احمد رضا خان بریلوی صاحب کے مجموعہ فتاویٰ میں انگریزی کے ایک فتوے کا بھی ذکر
ملتا ہے جس کو محمد قادر صاحب نے رنگون سے استفتاء کیا تھا۔ سوال و جواب مندرجہ ذیل ہے:۔

Rangoon

The 19th May 1908

To,

Maulvi Haji Ahmed Raza Khan Esq, Mohallah
Saudagran, Barelli, United Provinces.

Honoured Sir!

We desire to place before you a certain religious matter on which we solicit your valuable opinion. The facts are briefly these. There is a Chulia Mosque in Moung Taulay Street at this place.There are five duly elected trustees or motawallis who manage the affairs of the said mosque according to a scheme framed by the Chief Court of lower of Burma. The trustees are given the power of discharging the Imam,Muazzin and

Clerks of the mosque. In virtue of the said power,the trustees at a meeting discharged their Imam Syed Maqbool for irregularity, misconduct and disobedience. After thedischarging, the trustees filed a suit in the chief court of lower Burma for a declaration that the discharge of the Imam may be comfirmed.The Imam now questions the authority of the trustees and maintains power badly, he may misconduct himself, they have no power to discharge him. Having placed the facts briefly, we request you most humbly to give your fatwa as to whether the trustees have the power to discharge the Imam when they find it necessary to do so. This is a vital point which is at present engaging the attention of the leading member of the Chulian Sunni Mohammadan Community and we shall thank you very much if you can send your Fatwa before the 1st week of June. Thanking you in anticipation. We beg to remain, Honoured Sir, your most obedients & humble followers,

M. Quadir Ghani,

President The Madras Muslim Association,

NO 37 ,Tocckey Mq Taulay Street.

الجواب

From: Braily The 28th of May ,1908

To, M.Quadir Ghani, President,

The madras Muslim Association.

Sir,

With reference to your letter dated 19th of May 1908, I send my Fatwa for your perusal. The trustees can discharge an Imam by their authority when such indifference is found in him which may be the sufficient reason of "Shara" for him to be dismissed. Vide Lisanul Hukkam Printed at Misr, page no. 123

فی فتاوی قاضی خان اذا عرض للامام او للمؤذن علر منعه عن المباشرة مدة ستة اشهر فللمتولی ان یعزله ویولی غیره وا ن کان للمعذول نائب.

Translation: There is in Fatawa Qazi khan, when an Imam or Muazzin may have some certain business which may be the cause of six months absence from the Mosque, notwithstanding he may have given some person for him to act. At such opportunity the trustees can discharge him and may establish or appoint another Imam in his place. (Tahtawi pritend Misr and Shami printed Constantinople volume 3 page 639).

وتقدم مایدل علیٰ جواز عزله اذا مضی شهربیری

Translation: Allama Biri zada has said that the books aforesaid style shows that a trustee can discharge an Imam on account of a month absence from the Mosque. The Trustees had no need of taking sanction of discharging the Imam from the Court or from any higher officer or Governor because the authority of trustees in these matters is over the powers of a Muhammadan Governor although the same Motawallis or trustees may have been fixed by the same Muhammadan Governor. See Al Ashbah Wan-Nazair printed Lucknow page 179 copies from the Fatwa of Imam Rashiduddin.

لایملک القاضی التصرف فی الوقف مع وجود ناظره ولومن قبله

Translation: A Qazi can not interfere a waqf in the presence of a trustee although the trustee may have been fixed by the same Qazi. Hamawi Sharah Ashbah printed Lucknow page 179 copies from Fatawa Imam Zahiruddin.

قاضی البلد اذا نصب رجلاً متولیاً للوقف بعد ماقلده الحاکم الحکومة فلیس للحاکم علی الوقف سبیل حتّی لا یملک الاجازة ولاغیرها

Translation: A king appointed a Qazi and after it the Qazi fixed a Trustee on a waqf. Now the king has no connection with the waqf nor has he any power of it contract etc. Another style from Lisanul Hukkam copies from Fatwa Imam Sowri.

لاتدخل ولاية السلطان علیٰ ولاية المتولی فی الوقف

Translation: A king can not interfere a waqf against a trustee.

Authorities in this case the higher officers or governors are not Muhammadan ones and therefore they do not know the schemes of shara as a Muhammdan trustee knows. The trustees can discharge an Imam when the Imam leaves the Sunnia Doctrine or commits an open sin against Shara or there may be found in him something which may be the cause of abhorrence which decreases the number of peoples at prayers or he may be disobedient against the managing rules of affairs of the mosque or assembly of persons at prayers or there may be something such in him. Otherwise he will not be discharged without fault. See Raddul Muhtar

printed Constantinople volume 3 page 597.

قال فی البحر واستفید من عدم و صحة عزل الناظر بلا جنحة عدمها لصا
حب وظیفة فی وقف بغیر جنحة عدم اهلیة

Translation: It is said in Bahrur Raiq that as a Motawalli can not be dismissed without fault, from this it is manifest that any receiver of a salary of a waqf cannot be discharged until his fault be proved or he may be proved to be unfit for his duties.

امر برقمه عبده المذنب احمد رضا خان البریلوی عفی عنه بمحمد ن
المصطفیٰ النبی الامی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۴۹ تا ۵۵۴)

ترجمہ: مسئلہ از رنگون مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۰۸

بخدمت جناب مولوی حاجی احمد رضا خان صاحب محلّہ سوداگران بریلی، یوپی

مولانائے محترم! ہم سب آپ کی خدمت میں چند مذہبی امور کے بارے میں رائے عالی جاننے کے لیے یہ پیش کر رہے ہیں اور مختصراً واقعہ کی طرف توجہ مبذول کراتے ہیں۔ یہاں ایک مسجد چولیان مونگ تلا سٹریٹ میں واقع ہے جس کے چنے ہوئے پانچ متولیان ہیں اور جو مسجد کا انتظام اس قانون کے تحت انجام دے رہے ہیں جس کو عدالت العالیہ برمانے مرتب کیا ہے جس کے مطابق متولیوں کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ امام، مؤذن اور عملہ کو برخاست کر سکیں۔ اس قانون کے مطابق متولیان نے ایک مجلس شوریٰ کے

اندر سید مقبول امام مسجد کو ان کی بیضابطگی ، برے چال چلن اور حکم عدولی کے باعث برخاست کردیا، اس برخاستگی کے بعد متولیوں نے ایک مقدمہ استقرار یہ اس امر کا عدالت عالیہ برما میں دائر کیا کہ امام کی برخاستگی مستقل کردی جائے ، اب امام نے یہ بازپرس متولیوں کی مجلس قانون سے کی ہے کہ قانون کا ناجائز فائدہ اٹھایا گیا ہے ان لوگوں کو برخاست کرنے کا حق نہیں ہے۔ اس مختصر واقع کو پیش کرتے ہوئے نہایت ادب سے التجا کرتے ہیں کہ آپ اس کے متعلق اپنا فتویٰ مرحمت فرمائیں، کیا متولیان کو امام کی برخاستگی کا حق حاصل ہے کہ جب وہ چاہیں برخاست کردیں ۔ یہ آج کل بہت بڑا مسئلہ ممبران چولیان سنی محمڈن کمیونٹی کا بنا ہوا ہے ہم لوگ بیحد شکر گزار ہوں گے اگر آپ اپنا فتویٰ ماہ جون کے اوائل ہفتہ میں روانہ فرمادیں فقط۔

آپ کا فرمانبردار خاکسار معتقد قادر غنی صدر مدراس مسلم ایسوسی ایشن مونگ تلا اسٹریٹ۔

الجواب: بریلی مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء

بخدمت جناب ایم قادر غنی صدر مدراس مسلم ایسوسی ایشن،

محترم! آپ کے مراسلہ مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۰۸ء کے مطابق میں اپنا فتویٰ برائے ملاحظہ ارسال کررہا ہوں، متولیان ایک امام کو برخاست کرسکتے ہیں جبکہ کوئی ایسا اختلاف اور وجہ معقول شرعی طور پر پائی جائے۔ (لسان الحکام مطبوعہ مصر صفحہ ۱۲۳)

فی فتاوی قاضی خان اذا عرض للامام او للمؤذن عذر منعه عن المباشرة مدة ستة اشهر فللمتولی ان یعزله ویولی غیره وا ن کان للمعذول نائب.

ترجمہ: فتاویٰ قاضی خان میں ہے کہ جب امام اور مؤذن کے درمیان کوئی ایسی چیز

عارض ہو جس کی وجہ سے وہ چھ ماہ تک مسجد سے غیر حاضر ہے اور اس نے کوئی بدل نہ دیا ہو تو اس وقت متولی اس کو برطرف کرسکتا ہے اور دوسرا امام اس کی جگہ مقرر کرسکتا ہے۔ (طحطاوی مطبوعہ مصر اور شامی مطبوعہ قسطنطنیہ جلد ۳ صفحہ ۶۳۹)

وتقدم مایدل علیٰ جواز عزله اذا مضی شهر بیری

ترجمہ: علامہ بیری زادہ کتاب مذکور میں فرماتے ہیں کہ متولی ایک امام کو مسجد سے ایک ماہ غیر حاضری پر برطرف کرسکتا ہے۔

متولی کو کوئی ضرورت امام کی برطرفی کے لیے عدالت یا کسی افسر بالا یا گورنر سے اجازت لینے کی نہیں ہے کیونکہ متولی اپنے اختیار خصوصی سے ان معاملات میں خود اسلامی گورنر جیسا اختیار رکھتا ہے جبکہ یہ متولیان خود ایک اسلامی گورنر کے مقرر کردہ ہیں (الاشباہ والنظائر مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۷۹ منقول از فتاویٰ امام رشید الدین)

لایملک القاضی التصرف فی الوقف مع وجود ناظره ولو من قبله

ترجمہ: ایک قاضی وقف کے کسی معاملہ میں متولی کی موجودگی میں دخل نہیں دے سکتا جبکہ اسی قاضی نے اس کو متولی بنایا ہو۔ (حموی شرح اشباہ مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۷۹ منقولہ از فتاویٰ امام ظہیر الدین)

قاضی البلد اذا نصب رجلاً متولیاً للوقف بعد ماقلده الحاکم الحکومة فلیس للحاکم علی الوقف سبیل حتی لا یملک الاجازة ولا غیرها

ترجمہ: ایک بادشاہ نے ایک قاضی مقرر کیا اور اس کے بعد قاضی نے وقف کا ایک متولی مقرر کیا اب بادشاہ کو کوئی تعلق اس وقف سے نہ رہا اور نہ کوئی اختیار اس کو ردوبدل کا باقی رہا

۔ (لسان الحکام، منقولہ از فتاویٰ امام ثوری)

لاتدخل ولایۃ السلطان علیٰ ولایۃ المتولی فی الوقف

ترجمہ: ایک بادشاہ ایک متولی کے معاملے میں دخیل نہیں ہوسکتا جبکہ حکام بالا یا گورنر جو کہ مسلمان نہیں اور جو اس قانون تولیت سے واقفیت بمقابلہ متولی نہیں رکھتے اس وقت متولی امام کو برخاست کرسکتا ہے جب امام عقائد سنیہ کو ترک کردیتا ہے یا برملا شرع کی خلاف ورزی کرتا ہو یا کوئی ایسی چیز پائی جاتی ہو جس سے نماز جماعت میں کمی واقع ہو یا کمیٹی کے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہو جو مسجد کے متعلق ہو برخاست ہوسکتا ہے، اس کے علاوہ بغیر کسی قصور کے برخاست نہیں کیا جاسکتا۔ (ردالمحتار مطبوعہ قسطنطنیہ جلد ۳ صفحہ ۵۹۷)۔

قال فی البحر واستفید من عدم و صحۃ عزل الناظر بلا جنحۃ عدمھا لصاحب وظیفۃ فی وقف بغیر جنحۃ عدم اھلیۃ

ترجمہ: بحرالرائق میں ہے کہ ایک متولی بغیر کسی قصور کے برخاست نہیں کیا جاسکتا، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک وقف سے تنخواہ پانے والا شخص بغیر کسی قصور کے برخاست نہیں کیا جاسکتا، یا جب تک یہ نہ ثابت ہو کہ وہ اپنی ڈیوٹی دینے میں قاصر ہے الگ نہیں کیا جاسکتا۔

امر برقمہ عبدہ المذنب احمدرضا خان بریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی ﷺ۔

دو قومی نظریہ:

سب سے پہلے اعلیٰ حضرت نے 1897ء میں دو قومی نظریہ پیش کیا۔ جو بات مسلم لیگ کی سمجھ میں 1930ء میں آئی اعلیٰ حضرت نے 1897ء میں پیش کردی تھی۔ امام اہلسنت

نے ۱۳۱۸ھ بمطابق 1897ء میں پٹنہ کے عظیم الشان اجتماع میں انگریزوں کے بہی خواہوں کی زبردست مذمت کرتے ہوئے فرمایا "ہندو الگ قوم ہے اور مسلمان الگ قوم مسلمانو! سرکار اعظم ﷺ کا فرمان ہے کہ " کفر ایک ملت ہے " یعنی کفر برطانیہ کا ہو تو وہ بھی کفر ہے اگر امریکہ کا ہو تو وہ بھی کفر ہے، چاہے کفر ہندوستان کا ہو تو وہ بھی کفر ہے، کفر ایک ملت ہے مسلمانو! تم یہ سمجھے ہو کہ ہم نے ہندوستان کے کافروں سے صلح کر کے لندن کے کفر کو بھگا دیا ہے اور ہندو تمہیں حکومت دیں گے؟ نہیں نہیں گاندھی اور اس کی لابی بھی یہی چاہتی ہے کہ مسلمانوں کو ساتھ ملا کر انگریزوں کو بھگا دیا جائے، اور اکثریت میں ہندو ہیں یہ تمام ہندو سیاست پر چھا جائیں گے اور اس طرح ہندوستان پر ہماری حکومت ہو جائے گی اور مسلمانوں کو دوبارہ کچل دیا جائے گا۔ (تحقیق پاکستان میں علماء اہلسنت کا کردار تقدیم مفتی عطاء اللہ نعیمی کراچی صفحہ ۱۵ ناشر جمعیت اشاعت اہلسنت کراچی)

اعلیٰ حضرت نے 1920ء میں ایک تصنیف المحجة الموتمنه فی آیة الممتحنه لکھ کر دو قومی نظریے کی مزید وضاحت فرما دی اور امام اہلسنت نے ایسے وقت میں مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی جس وقت مسلمانوں کے نامی گرامی لیڈر ہندو مسلم اتحاد کے داعی تھے اور ان کی تمام کوششیں بھی اس قسم کے اتحاد کے لیے وقف تھیں ایسے حالات میں بغیر کسی لیت و لعل کے انتہائی بالغ نظری اور ایمان افروز دور بینی سے آپ نے مسلمانوں کو صحیح سمت دو قومی نظریہ کی طرف راہنمائی کی چنانچہ علامہ اقبالؒ اور قائد اعظمؒ کے لیے اسے تسلیم کیے

بغیر کوئی چارہ کار نہ رہا غرض علامہ محمد اقبالؒ نے 1930ء کو مسلم لیگ کے منعقدہ اجلاس کے خطبہ الہ آباد میں دوقومی نظریہ کی بنیاد پر تحریک آزادی کا نئے انداز سے آغاز کیا جو علماء و مشائخ اہلسنت کی بھرپور تائید سے کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ اور پاکستان معرض وجود میں آیا۔

نامور صحافی اور تحریک پاکستان کے سرگرم رکن جناب محمد شفیع اس تاریخی حقیقت کا برملا اظہار کرتے ہوئے امام اہلسنت کو یوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں "اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے جس یکسوئی اور استقلال سے دور غلامی میں دینِ مبین کی مدافعت کا مقدس فریضہ سر انجام دیا جوں جوں وقت گزرتا جائے گا اس کا اعتراف امت کے تمام طبقوں کو ہوتا جائے گا ---------جس وقت ہمارے امراء کی بداعمالیوں سے سلطنت ہمارے ہاتھ سے چھن گئی تھی اور جس دور میں سب سے اہم کام اس کے سوا اور کیا ہوسکتا تھا کہ ملت کے اجماع کو پارہ پارہ ہونے سے بچایا جائے ان کے عقائد کو مسخ ہونے سے محفوظ رکھا جائے اور ہر اس سازش کو کچل کر رکھ دیا جائے جس کا مقصد مسلمانوں کے دلوں میں محمد ﷺ کی غیر فانی محبت کا رشتہ مٹا کر غیر اسلامی عقائد کی تخم ریزی تھی یہ کارنامہ اعلیٰ حضرت نے نہایت نامساعد حالات میں انجام دیا، اس لحاظ سے اعلیٰ حضرت ملت اسلامیہ کے عظیم محسن تھے"۔ (پاکستان بنانے والے علماء و مشائخ، صفحہ ۲۳ تا ۲۴ از مولانا جلال الدین قادری، ناشر عالمی دعوت اسلامیہ لاہور)۔

اب ایک غیر جانبدار مشہور مؤرخ اور کالم نگار جناب میاں عبدالرشید صاحب کا بیان دیکھیے جو خصوصی توجہ کا مستحق ہے چنانچہ لکھتے ہیں "1940ء میں جب قرارداد پاکستان منظور ہوئی

تو حضرت بریلوی (امام احمد رضا خان) کی کوششیں بارآور ہوئیں اور علماء کرام اور پیران عظام سمیت آپکے پیروکار اور متوسلین جسد واحد بن کر تحریک پاکستان کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوئے اسی طرح قیام پاکستان کے سلسلہ میں حضرت (امام احمد رضا خان) بریلوی کا حصہ علامہ اقبال اور قائداعظم سے کسی طرح کم نہیں۔ (پاکستان بنانے والے علماء ومشائخ از مولانا محمد جلال الدین قادری صفحہ ۲۲ ناشر عالمی دعوت اسلامیہ لاہور)۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کے افکار ونظریات کی مسلم لیڈران پر اثر اندازی کو ڈاکٹر مسعود نے اس طرح بیان فرمایا "پاک وہند کے عظیم مفکر اور شاعر اسلام علامہ اقبال جو پہلے ایک قومی نظریہ کے مؤید تھے اور بعد میں اس کے سخت مخالف ہو گئے تھے "مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی" اور فاضل بریلوی کے "فتاویٰ رضویہ" کا عمیق مطالعہ فرمایا تھا اس لیے ظن غالب ہے کہ علامہ کے افکار وخیالات میں ان دونوں ماٴخذ نے ایک انقلاب پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ (فاضل بریلوی اور ترک موالات صفحہ ۲۹ از ڈاکٹر محمد مسعود کراچی، ناشر مرکزی مجلس رضا لاہور)

تعظیم سادات:۔

عشق کے اندر کاملیت اور پختگی اس وقت ہوتی ہے کہ جس چیز کو بھی محبوب سے نسبت ہو اس سے محبت رکھی جائے اور اس کا احترام کیا جائے یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے نہ صرف آقا کریم ﷺ کے قرابت داروں سے محبت کی بلکہ آثار ور تبرکات کی تعظیم کا عملی ثبوت فراہم کیا۔ سادات کرام کے جسم میں تو حضور ﷺ کا خون رواں دواں ہوتا ہے اس لیے ان کی تعظیم ومحبت کو ہر شخص اپنے لیے سعادت تصور کرتا ہے

۔آل نبی ﷺ کے بارے میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا　　　　تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

جب میلاد شریف وغیرہ کا تبرک تقسیم ہوتا تو سادات کرام کو دوہرا حصہ دیا جاتا۔ایک دفعہ ایک صاجزادے امور خانہ داری کے لیے ملازم رکھے گئے بعد میں پتہ چلا کہ سید ہیں اعلیٰ حضرت نے گھر والوں کو تاکید فرمائی کہ خبردار صاجزادے سے کوئی کام نہ لیا جائے اس لیے کہ وہ مخدوم زادے ہیں جس چیز کی انہیں ضرورت ہو حاضر کی جائے اور جو کچھ دینے کا وعدہ ہو چکا ہے بطور نذرانہ پیش کیا جائے نہ کہ بطور اجرت کچھ دنوں بعد وہ سید زادے خود ہی چلے گئے کیونکہ بے محنت رقم لینا انہیں پسند نہ آیا۔(اعلیٰ حضرت بریلوی صفحہ ۳۹ از مقبول جہانگیر، ناشر بزم رضا میمن مسجد جوڑیا بازار کراچی)

مولانا سید شاہ ابو سلمان محمد عبد المنان قادری ایک دفعہ ملاقات کرنے اور کچھ مسائل حل کروانے کے لیے آئے تھے ان کا بیان ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کو جب معلوم ہوا کہ یہ فقیر سادات سے ہے تو بہت عزت بخشی اور جملہ شکوک چند منٹوں میں رفع کر دیئے پھر اخلاق کا یہ عالم کہ دو دن مجھے آپ کے اخلاق کریمانہ نے روکے رکھا ان دنوں اس فقیر نے بہت سے فیوض و برکات حاصل کیے رخصت ہوتے وقت کچھ روپے جو آلہ آباد کی آمد و رفت میں صرف ہو سکتے تھے بلکہ کچھ زائد مرحمت فرمائے میں نے انکار کیا تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا یہ تو آپ کے گھر کے عنایت کردہ ہیں انہیں لے لیجیے تو فقیر نے

وہ رقم لے لی۔ بعد وصال عرس میں چند دفعہ حاضری ہوئی اس وقت بھی اعلیٰ حضرت کی روحانیت نے اپنے فیوض و برکات سے محروم نہ رکھا۔ (امام احمد رضا اور تصوف از مولانا محمد احمد مصباحی صفحہ ۵۳، کرمانوالا بک شاپ لاہور)

تعظیم سادات سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی زندگی صبح و شام معطر ہے بات دراصل یہ ہے کہ جب عشق مصطفیٰ ﷺ ہو تو تعظیم آل رسول خود بخود پیدا ہو جاتی ہے اعلیٰ حضرت سادات کرام کی تعظیم آقا ﷺ کے تعلق خاص ہونے کی وجہ سے کرتے تھے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے آثار مبارکہ کی تعظیم میں بدر الانوار فی آداب الآثار اور شفاء لوالہٖ فی صوَر الحبیب و مزارہ و نعالہ یہ کتب لکھی ہیں ان کے اندر صرف عشق و محبت ہی نہیں بلکہ علم و شریعت کی زبان میں بھی آثار کی تعظیم کو مدلل بیان فرمایا۔

آل رسول ﷺ کے ادب کا نادر نمونہ:۔

اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ عنہ شہر بریلی کی طرف جا رہے تھے اور سواری کے طور پر پالکی پیش کی گئی۔ آپ پالکی پر سوار ہوئے۔ چہار اطراف نیازمندوں کی بھیڑ ہمراہ چل رہی تھی کہار پالکی لے کر تھوڑی دور ہی چل رہے تھے کہ امام اہل سنت نے آواز دی پالکی روک دو حکم کے مطابق پالکی رکھ دی گئی۔ ہمراہ چلنے والا مجمع بھی وہیں رک گیا۔ اضطراب کی حالت میں باہر تشریف لائے۔ کہاروں کو اپنے قریب بلایا اور بھرائی ہوئی آواز میں دریافت کیا آپ لوگوں میں کوئی آل رسول ﷺ تو نہیں ہے؟ اپنے

جد اعلیٰ کا واسطہ سچ بتایئے میرے ایمان کا ذوق لطیف تن جاناں کی خوشبو محسوس کر رہا ہے
۔اس سوال پر اچانک ان میں سے ایک شخص کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔ پیشانی پر غیرت
و پشیمانی کی لکیریں ابھر آئیں ۔ بے نوائی ، آشفتہ حالی اور گردش ایام کے ہاتھوں ایک پامال
زندگی کے آثار اس کے انگ انگ سے آشکار تھے۔

کافی دیر تک خاموش رہنے کے بعد نظر جھکائے ہوئے دبی زبان سے کہا۔ مزدور سے کام لیا
جاتا ہے۔ ذات پات نہیں پوچھی جاتی ۔ آہ آپ نے میرے جد امجد کا واسطہ دے کر میری
زندگی کا ایک سربستہ راز فاش کر دیا ہے۔ سمجھ لیجئے کہ میں اس چمن کا مرجھایا ہوا اک پھول
ہوں ۔جس کی خوشبو سے آپ کی مشام جان معطر ہے۔ رگوں کا خون نہیں بدل سکتا اس لیے
آل رسول ﷺ ہونے سے انکار نہیں اپنی خانماں برباد زندگی کو دیکھ کر یہ کہتے ہوئے شرم
آتی ہے۔ چند مہینے سے آپ کے اس شہر میں آیا ہوں ۔کوئی ہنر نہیں جانتا اسے ذریعہ معاش
بنایا۔ پالکی اٹھانے والوں سے رابطہ قائم کر لیا ہے ہر روز سویرے ان کے جھنڈ میں بیٹھ جاتا
ہوں اور شام کو اپنے حصے کی مزدوری لے کر اپنے بال بچوں میں لوٹ جاتا ہوں ابھی اس کی
بات تمام بھی نہ ہونے پائی تھی کہ لوگوں نے پہلی بار تاریخ کا یہ حیرت انگیز واقعہ دیکھا کہ عالم
اسلام کے ایک مقتدر امام کی دستار اس کے قدموں پر رکھی ہوئی تھی اور وہ برستے ہوئے آنسوؤ
ں کے ساتھ پھوٹ پھوٹ کر التجا کر رہا تھا ”معزز شہزادے میری گستاخی معاف کر دو۔ لاعلمی
میں یہ خطا سرزد ہو گئی ہے۔ ہائے غضب ہو گیا جن کے نقش پا کا تاج میرے سر کا سب سے
بڑا اعزاز ہے ان کے کاندھے پر میں نے سواری کی ۔ قیامت کے دن اگر سرکار نے کہیں
پوچھ لیا کہ احمد رضا! میرے فرزندوں کا دوش نازنین اسی لیے تھا کہ تیرا بوجھ اٹھائے؟ تو میں کیا
جواب دوں گا ۔اس وقت بھرے میدان محشر میں میرے ناموس عشق کی کتنی بڑی رسوائی ہو گی

دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ جس طرح ایک عاشق دلگیر روٹھے ہوئے محبوب کو مناتا ہے ؟ بالکل اسی انداز میں وقت کا عظیم المرتبت امام اسکی منت سماجت کرتا رہا اور لوگ پھٹی آنکھوں سے عشق کی ناز برداریوں کا یہ رقت انگیز تماشا دیکھتے رہے یہاں تک کہ کئی بار زبان سے معاف کردینے کا اقرار کرالینے کے بعد امام اہل سنت نے پھر اپنی آخری التجائے شوق پیش کی ۔ چونکہ راہ عشق میں خون جگر سے زیادہ وجاہت و ناموس کی قربانی عزیز ہے ۔ اس لیے لاشعوری کی اس تقصیر کا کفارہ جب ہی ادا ہوگا کہ اب تم پالکی میں بیٹھو اور اسے اپنے کندھوں پہ اٹھاؤں ۔ اس التجا پر جذبات کے تلاطم سے لوگوں کے دل ہل گئے ۔ فوراً ثر سے فضا میں چیخیں بلند ہوگئیں ۔ ہزار انکار کے باوجود آخر سید زادہ کو عشق وجنوں کی ضد پوری کرنی پڑی ۔ وہ منظر کتنا رقت انگیز اور دل گداز تھا جب اہل سنت کا جلیل القدر امام کہاروں کی قطار میں لگ کر اپنے علم وفضل ، جبہ ودستار اپنی عالمگیر شہرت کا سارا اعزاز خوشنودی حبیب کے لیے گمنام مزدور پر نثار کررہا تھا۔ (علامہ ارشد القادری ، زلف وزنجیر صفحہ ۷۷ ، ناشر شبیر برادر لاہور)

سادات کی نظر میں اعلیٰ حضرت کا مقام :۔

جس طرح اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے سادات کرام کی تعظیم کی اسطرح سے ساداتِ کرام نے بھی اعلیٰ حضرت کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا :۔

موجودہ دور کے اندر مسلک حقہ اہل سنت وجماعت کی پہچان مجدد دین وملت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کی ذات بابرکات سے ہوتی ہے مکہ معظمہ کے اپنے دور کے سب سے بڑے عالم حضرت علامہ سید محمد مغربی علیہ الرحمہ نے جو

مکہ میں شیخ الحدیث تھے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے بارے میں ارشاد فرمایا" **اذا جاء رجل من الھند نسئلہ عن الشیخ احمد رضا خان فان مدحہ علمنا انہ اھل السنہ وان ذمہ علمنا انہ من اھل البدع ھذا ھوالمعیار عندنا** " جب ہندوستان سے کوئی آتا ہے تو ہم اس سے مولانا شیخ احمد رضا خان صاحب کے بارے میں پوچھتے ہیں اگر وہ ان کی تعریف کرتا ہے تو ہم جان لیتے ہیں کہ یہ سنی ہے اور اگر ان کہ برائی کرتا ہے تو ہم جان لیتے ہی کہ یہ بد مذہب ہے یہی ہماری کسوٹی ہے۔ (تحقیقات از شارح بخاری فقیہ الہند مفتی ہند حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۴۷)۔

مفتی غلام سرور قادری رقم طراز ہیں کہ جامع مسجد ہارون آباد کے امام اور غلہ منڈی ہارون آباد کی مسجد کے خطیب مولوی احمد دین صاحب فاضل مدرسہ انوار العلوم نے راقم الحروف کو بتایا کہ میں نے حضرت علامہ مولوی نور احمد صاحب فریدی رحمۃ اللہ علیہ کو بار بار یہ فرماتے سنا کہ

عارف باللہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب تاجدار گولڑہ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ اعلیٰ حضرت کی زیارت کے لیے بریلی شریف حاضر ہوئے تو اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ حدیث پڑھا رہے تھے پیر مہر علی شاہ صاحب فرماتے تھے مجھے یوں محسوس ہوتا کہ اعلیٰ

حضرت بریلوی حضور پرنور ﷺ کو دیکھ دیکھ کر آپ کی زیارت شریفہ کے انوار کی روشنی میں حدیث پڑھا رہے ہیں (امام احمد رضا اور رد بدعات ومنکرات از مولانا لیٔین اختر مصباحی صفحہ ۱۳۴ ناشر مدنی کتب خانہ بوہڑ گیٹ ملتان)۔

اعلیٰ حضرت کی فکر عوام اہلسنت کو یہ بات بتاتی ہے کہ سادات کرام کی تعظیم اس وقت تک رہتی ہے جب تک وہ گمراہ و بددین نہ ہوں جب ان کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ جائے اس کے بعد وہ سید ہی نہیں رہتے نسب منقطع ہو جاتا ہے۔ جیسے نیچری، قادیانی، وہابی، غیر مقلد، دیو بندی اگرچہ سید مشہور ہوں نہ سید ہیں نہ ان کی تعظیم حلال بلکہ توہین وتکفیر فرض۔ اور روافض کے یہاں تو سیادت بہت آسان ہے کسی قوم کا (فرد) رافضی (شیعہ) ہو جائے دو دن بعد میر صاحب ہو جائے گا ان کا بھی وہی حال ہے کہ ان فرقوں کی طرح تبرائیان زمانہ عموماً مرتدین ہیں۔ والعیاذ باللہ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۲۱)۔

امام احمد رضا اور عشق مصطفیٰ ﷺ:۔

دنیا عاشقوں سے کبھی خالی نہ تھی اور نہ اب ہے ہر دور اور ہر زمانے میں ان آشفتہ حالوں نے اپنے آہ سرد اور نفس گرم سے خزاں رسیدہ چمن کو بہار نو سے آشنا کیا۔ قال اللہ وقال رسول کی صدائے دلنواز سے اجڑی بستیاں آباد ہوتی رہیں۔ بگڑے نصیب سنورتے رہے کیوں نہ ہو کہ عشق رسول ان کی حیات کا عرفان اور محبت نبی ان کی شخصیت کی پہچان تھی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان ان دیوانگان کوچہ مصطفیٰ کی بھیڑ میں بھی اپنی شخصیت کی امتیازی خصوصیت کے اعتبار سے ممتاز نظر آتے ہیں۔ عشق ومحبت مصطفیٰ ﷺ جو آپ کا طرہ امتیاز

تھا اسکا سارا زمانہ قائل ہے اس ضمن میں یہ نکتہ ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ مخالفین اور گستاخان رسول کی ایمان سوز عبارتوں پر جو آپ نے شرعی گرفتیں کی ہیں وہ بھی جذبہ غیرت عشق رسول ہی کے تحت تھیں، آقا کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایسا کوئی جملہ برداشت نہ کر سکے جس سے جناب رسالت مآب ﷺ کی شان مبارک میں گستاخی کا وہم بھی۔ وہ سینہ ہی کیا جو عشق رسول ﷺ کی تپش سے محروم ہو۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کا یہ حال تھا کہ رسول پاک ﷺ کے نام نامی اسم گرامی پر ایک دو نہیں بلکہ کروڑوں جان قربان کرنے کی تمنا رکھتے تھے۔ عرض کرتے ہیں:۔

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جان دو جہاں فدا

دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

(حدائق بخشش حصہ اول صفحہ ۶۳، اکبر بک سیلر لاہور)

ان کے نزدیک زندگی عشق مصطفیٰ ﷺ سے عبارت ہے۔ پروفیسر محمد مسعود احمد مظہری لکھتے ہیں "امام احمد رضا کی نظر میں جمال مصطفیٰ ﷺ ایسا سمایا ہوا ہے کہ نظروں میں کوئی جچتا نہیں ان کے نزدیک ہماری ساری توانائیاں اور ہمارا جینا مرنا مصطفیٰ ﷺ کے لیے ہے۔ کیا خوب فرمایا ہے:۔

دہن میں زباں تمہارے لیے بدن میں ہے جان تمہارے لیے

ہم آئے یہاں تمہارے لیے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے

امام احمد رضا نے دلوں کو عشق مصطفیٰ ﷺ کی گرمی سے گرمایا اور اس سلسلے میں امام احمد رضا نے ایک بھرپور تحریک چلائی آج کے دور میں اسی جذبہ عشق کی ضرورت ہے جو کمزوروں کو توانا، مغلوبوں کو غالب، محکوموں کو حاکم اور غلاموں کو بادشاہ بنا دیا کرتا ہے۔ امام احمد رضا

خان بریلوی کے عشق کی گہرائی کا اندازہ آپ کے فرمان سے بھی لگایا جا سکتا ہے "اگر میرے جگر کے دو ٹکڑے کئے جائیں تو خدا کی قسم ایک پہ لا الہ الا اللہ اور دوسرے پر محمد رسول اللہ لکھا ہوگا" اعلیٰ حضرت کو تو عشق مصطفیٰ ورثہ میں ملا تھا جسکا اثر آپ کی زندگی پر نمایاں نظر آتا ہے۔ آپ کا اٹھنا، بیٹھنا، کھانا پینا، چلنا پھرنا سب کچھ سنت مصطفیٰ کے مطابق ہوتا تھا۔ ممتاز ادیب جناب راجہ رشید محمود "اقبال اور احمد رضا" (ناشر رضا پبلیکیشنز لاہور) میں لکھتے ہیں:۔ "مجدد اسلام اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ کی زندگی کا تو تخصص ہی عشق رسول تھا۔ ان کے مخالف بھی اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کیوں نہ ہو جنہوں نے عمر بھر محبوب خدا ﷺ کی تعریف کی حضور کے معترضین کا جواب دیا۔ قرآن پاک کا ترجمہ کیا اور تفسیر کی تو حضور کی محبت انکے شامل حال رہی فقہ و حدیث کے موضوع پر قلم اٹھایا تو عشق مصطفیٰ ﷺ سے قلم اٹھانے کی ہمت طلب کی آپ جب استراحت فرماتے تھے تو اس انداز سے لیٹتے تھے کہ محبوب پاک کا اسم گرامی "محمد ﷺ" بن جائے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کے عشق رسول کے تذکرے تو زبان زد عام ہیں (ذکر رضا، نور المصطفےٰ رضوی)

اعلیٰ حضرت نے آقا کریم ﷺ کے محبوبوں سے محبت اور آقا کریم ﷺ کے دشمنوں سے نفرت کی۔ اور یہ محبت کا تقاضا بھی ہے۔ محبت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خارجیوں کی محبت کبھی اکٹھی نہیں ہوسکتی۔ محبت سید الشہدا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ یزید کی محبت اکٹھی نہیں ہوسکتی۔ محبت اہل بیت اطہار کے ساتھ ناصبیوں کی محبت اکٹھی نہیں ہوسکتی۔ یہ وہ مقام ہے جہاں محبت کا تقاضا کرتی ہے کہ:۔

دورنگی چھوڑ یک رنگ ہوجا
سراسر موم یا سراسر سنگ ہوجا

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اس معیار محبت پر کامل طور پر اترتے نظر آتے ہیں۔ آپ کی

حیات، آپ کی تحریریں نظم ونثر میں رسول اللہ ﷺ کی محبت، ادب اور تعظیم پر دلالت کر رہی ہیں آپ علیہ الرحمہ سرور دو عالم ﷺ کی بارگاہ کے گستاخوں اور دشنام طرازوں سے صلح ودوستی تو بہت دور کی بات ہے ان سے بات کرنا بھی عشق رسالت اور محبت کی توہین سمجھتے تھے۔آپ دشنام طرازوں کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

''تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو جیسے تمہارے باپ، تمہارے استاد، تمہارے پیر، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے حافظ، تمہارے مفتی، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد، جب وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کریں۔ اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت ان کی محبت کا نام ونشان نہ رہے فوراً ان سے الگ ہو جاؤ۔ ان کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ ان کی صورت، ان کے نام سے نفرت کھاؤ ، پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے دوستی الفت کا پاس کرو نہ ان کی مولویت، مشیخت، بزرگی، فضیلت کو خاطر میں لاؤ یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ ﷺ ہی کی غلامی کی بنا تھا جب یہ شخص ان ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ (تعلق) رہا؟'' (تمہید الایمان مع حسام الحرمین صفحہ، ناشر اکبر بک سیلر لاہور) آپ علیہ الرحمہ نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں گستاخی کرنے والوں کا سخت محاسبہ فرمایا۔ اور گستاخان رسول کے لیے کبھی اپنے دل میں کوئی نرم گوشہ نہ رکھا دیگر تصانیف کے ساتھ ساتھ اپنے نعتیہ دیوان حدائق بخشش میں بھی اعلیٰ انداز میں منکرین کی خبر لی فرماتے ہیں:۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب ﷺ
اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی
تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ردِ مرزائیت

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جب بھی کسی شخص نے احکامِ الٰہی اور تعلیماتِ نبوی ﷺ سے انحراف کیا اور اپنی بات کو ان کے مقابلے میں پیش کیا تو علماء حق اہل سنت و جماعت نے اس کا ردِ بلیغ کیا آقا کریم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے اور یہ عقیدہ ختم نبوت ضروریاتِ دین میں سے ہے اسی لیئے حضور ﷺ کے بعد سے اب تک جس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تو علماء حق نے ان کا ہر طرح سے رد کیا بلا اتفاق اس کو دائرہ سے اسلام خارج و کافر قرار دیا۔

ان ہی علماء حق میں سے ایک نام امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کا ہے۔ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت آسمانِ علم کی بلندیوں پر آفتاب بن کر چمکتے رہے آپ علیہ الرحمہ نے اپنے دور میں عقائد باطلہ رکھنے والے جتنے فتنے تھے سب کا رد کیا۔ وہ احیائے دین کے لیے بے دین انگریزوں کے حاشیہ برداروں، بدعقیدہ اور برٹش سامراج کے فضلہ خوروں سے خائف نہ ہوئے اور بڑے بڑے سورماؤں کو حق

کے آگے جھکنے پر مجبور کر دیا بلاشبہ آپ چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی ذات گرامی ایسی ہے کہ اپنے تو اپنے مخالفین بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت بریلوی ردمرزائیت اور اسلام کے نام پر بدمذہبی پھیلانے والے دیگر فرقوں کے لیے شمشیر بے نیام تھے

آپ نے سب سے پہلے فتنہ مرزائیت کے دندان شکن فتاوی و کتب بھی تحریر کیں جن کے نام درج ذیل ہیں:۔

☆ المبین ختم النبین ☆ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب ☆ قہر الدیان علی مرتد بقادیان

☆ جز اللہ عدوہ باباءہ ختم النبوۃ

☆ المبین ختم النبین:

۱۳۲۶ھ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے یہ تصنیف ایک فتویٰ کے جواب میں لکھی جس میں دریافت کیا گیا تھا کہ خاتم النبین مین الف لام عہد خارجی کا ہے یا استغراقی کا تو آپ نے اس کے جواب میں یہ لکھا۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں جو شخص خاتم النبین میں النبین کو اپنے عموم و استغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی اور اجماع امت کو جھٹلایا۔

☆ قہر الدیان علی مرتد بقادیان:

اعلیٰ حضرت نے اس تصنیف میں حضرت عیسی علیہ السلام کے دشمن ختم نبوت کے منکر

جھوٹے مسیح مرزا احمد قادیانی کے شیطانی الہامات کارد کر کے عظمت اسلام کو اجاگر کیا۔

☆ جزاللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ:

اس تصنیف لطیف کا تعارف خود اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ فقیر غفرلہ نے اپنی کتاب جزاللہ عدوہ ۱۳۱۷ھ میں اس مطلب ایمانی (ختم نبوت) پر صحاح وسنن ومسانید جو امع سے ۱۲۰ حدیثیں اور تکفیر منکر پر ارشادات ائمہ وعلماء قدیم وکتب عقائد واصول فقہ و حدیث سے ۳۰ نصوص ذکر کیے وللہ الحمد۔

☆ السوٗ والعقاب علی المسیح الکذاب:

اعلیٰ حضرت نے ۱۳۲۰ھ میں یہ کتاب تصنیف کی اس کے اندر دس وجہ سے مرزا قادیانی کا کفر بیان کر کے مختلف کتب فقہ کے حوالے نقل کر کے لکھتے ہیں کہ یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔

اعلیٰ حضرت کی اس تصنیف کے بارے میں دیوبندی مولویوں نے بھی اعتراف کیا ہے۔ ''اس تصنیف میں احمد رضا

خان نے مرزا قادیانی کے کفر کو بدلائل عقلیہ ونقلیہ ثابت کیا ہے اس فتویٰ سے مرزا قادیانی کے کفر کے بارے میں ایسے دلائل سامنے آتے ہیں جس کے بعد کوئی ذی شعور مرزا کے اسلام اور اس کے مسلمان ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا''۔ (فتنہ قادیانیت اور اعلیٰ حضرت صفحہ۴، از علامہ محمد حسن حقانی ناشر حلقہ قادریہ کراچی)

ان کتب کے علاوہ احکام شریعت، المعتمد المستند اور فتاویٰ رضویہ میں ردمرزائیت میں اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ جات دیکھے جاسکتے ہیں اور ردمرزائیت پہ اعلیٰ حضرت کا کام دیکھ کرداغ دہلوی کی زبان میں بے ساختہ یہ بات نوک زبان پر آجاتی ہے۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ردشیعہ:

اعلیٰ حضرت نے دیگر باطل فرقوں کے رد کے ساتھ ساتھ شیعہ فرقہ کا بھی پر زور رد کیا۔ شیعہ عام طور پر دو گروہ ہیں ایک گروہ وہ جو خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنھم کو خلیفہ برحق مانتا ہے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان سب سے افضل جانتا ہے یہ تفضیلیہ ہیں۔ دوسرا گروہ معاذ اللہ خلفاء ثلاثہ کو خلیفہ برحق نہیں مانتا انہیں غاصب قرار دیتا ہے اور خلیفہ بلافصل حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجھہ الکریم کو مانتا ہے اور دیگر صحابہ خصوصاً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو طعن وتشنیع کا نشانہ بناتا ہے اعلیٰ حضرت نے شیعہ کے ان دونوں فرقوں کے رد میں بہت سی کتب تحریر کیں کچھ کے نام درج ذیل ہیں:۔

۱۔ ردالرفضہ (۱۳۲۰ھ) ۲۔ الادلہ الطاعنہ فی اذان الملاعنہ (۱۳۰۶ھ) (روافض کی اذان میں کلمہ، خلیفہ بلافصل کا شدید رد) ۳۔ اعالی الافادہ فی تعزیۃ الھند وبیان الشھادہ (۱۳۲۱ھ) (تعزیہ داری اوشہادت نامہ کا حکم) ۴۔ مناقب خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنھم ۵۔ غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق (پہلے خلیفہ

برحق کی تحقیق)٦۔ الکلام البھی فی تشبیہ الصدیق بالنبی (١٢٩٧ھ) (حضرت صدیق اکبر کی نبی اکرم ﷺ سے مشابہتیں)٧۔ الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی (١٣٠٠ ھ) آیہ کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم کی تفسیر اور مناقب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ٨۔ مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین (١٢٩٧ھ) (شیخین کریمین کی افضلیت پر مبسوط کتاب)٩۔ وجہ المشوق بجلوۃ اسماء الصدیق والفاروق (١٢٩٧ھ) (شیخین کریمین کے وہ اسماء مبارکہ جو احادیث میں وارد ہیں)١٠۔ جمع القرآن وبم عزوہ لعثمان (١٣٢٢ھ) (قرآن کریم کیسے جمع ہوا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خاص طور پر جامع القرآن کیوں کہتے ہیں)۔

مناقب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ:

١١۔ البشری العاجلہ من تحف آجلہ (١٣٠٠ھ) (تفضیلیہ اور مفسقان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا رد)١٢۔ عرش الاعزاز ولاکرام لاول ملوک الاسلام (١٣١٢) مناقب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) ١٣۔ ذب الاھواء الواھیہ فی باب الامیر المعاویہ (١٣١٢ھ) (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر مطاعن کا جواب)١٤۔ اعلام الصحابۃ الموافقین للامیر معاویۃ وام المؤمنین (١٣١٢ھ) (حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ اور امیر معاویہ کے ساتھ کون سے صحابہ تھے)١٥۔ الاحادیث الروایہ لمدح الامیر معاویہ (١٣١٣ھ) (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کی احادیث)۔

رد تفضیلیہ:

۱۶۔ الجرح الوالج فی بطن الخوارج (۱۳۰۵ ھ)(تفضیلیہ اور مفسقہ کا رد)۱۷۔الصمصام الحیدری علی حمق العیار المفتری (۱۳۰۴ھ) ۱۸۔لمعۃ الشمعۃ لھدیٰ شیعۃ الشنعۃ (۱۳۱۲ھ)(تفضیل وتفسیق سے متعلق سات سوالوں کے جواب)۔ان کے علاوہ حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں قصائد اور تصانیف تحریر کی ہیں وہ بھی شیعہ وروافض کی تردید میں ہیں کیونکہ شیعہ حضرات حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوش عقیدگی نہیں رکھتے اس لیے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ فضائل صحابہ و حضرت امیر معاویہ کے قائل ہیں۔

فیصلہ کن فتویٰ

بالجملہ ان رافضیوں (شیعہ) تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی اجماعی یہ کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے (معاذ اللہ) مرد رافضی (شیعہ) اور عورت مسلمان ہو تو سخت قہر الٰہی ہے اگر مرد سنی اور عورت خبیثوں میں سے ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا محض زنا ہوگا اولاد ولدالزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد سنی ہی ہو کہ شرعا ولدالزنا کا باپ کوئی نہیں عورت نہ ترکہ کی مستحق ہو گی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لیے مہر نہیں، رافضی (شیعہ) اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی (شیعہ) کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حصہ نہیں، ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے

عبدالحکیم شرف، مکتبہ قادریہ لاہور)۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ان رافضیوں (شیعوں) کو پھر کئی دفعہ دعوت مناظرہ دی مگر ادھر سے کوئی صدا نہ اٹھی۔ اعلیٰ حضرت اسے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے فیض کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

فلک وار اس پہ تیرا ظل ہے یا غوث   رضا کے سامنے کی تاب کس میں

ردِّ وہابیہ/دیوبندیہ:

امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ نے ہر محاذ پر دشمنانِ اسلام اور دشمنانِ بانیء اسلام کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ان کو ناکوں چنے چبوائے جس کا اندازہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تصانیف اور مناظروں سے لگایا جا سکتا ہے جس انداز میں دشمن نے وار کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اسی انداز میں جواب دیا اور دانت کھٹے کر دئے ذیل میں چند ایک نمونے حاضر خدمت ہیں۔

مناظرہ مراد آباد:۔

صفر المظفر ۱۳۲۹ھ میں مراد آباد میں مولانا ظفر الدین بہاری سے یہ طے پایا کہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی جو جماعت اہل سنت کے راہنما ہیں اور مولوی اشرف علی تھانوی جو جماعت وہابیہ (دیوبند) کے سرغنہ ہیں ان دونوں میں اگر باہم مناظرہ ہو جائے تو مفید ہوگا علامہ ظفر الدین نے اس کو قبول کر لیا۔ تمام معاملات طے پا گئے۔ اعلیٰ حضرت کی آمادگی مناظرہ کی تحریر بمعہ دستخط و مہر اور مولوی اشرف علی تھانوی کی آمادگی مناظرہ کی تحریر بمعہ مہر و دستخط ایک دوسرے کو روانہ کر دی گئیں۔

حضرت شاہ بلاقی علیہ الرحمہ کے عرس کا دن ۲۹ صفر المظفر مناظرے کا دن اور ان کا آستانہ

مقرر کیا۔بات طے ہوگئی۔اب جماعت اہل سنت بریلی کے اکابر علماء اور مشائخ کو دعوت دے دی گئی ادھر تیاریاں پورے زور وشور سے جاری تھیں اور دوسری جانب وہابیوں میں ہلچل مچ گئی اور قصر وہابیہ میں زلزلہ آ گیا۔

مراد آباد میں وہابیوں (دیوبندیوں) نے اخبارات میں مناظرہ روکنے کی کوششیں شروع کردی۔گورنمنٹ کی اس میں شمولیت کرواکر پولیس کی مدد لی گئی کہ قتل وغارت اور فساد کا اندیشہ ہے وہابیہ نے حسب عادت مناظرہ رکوانے کرنیکی کوشش کی۔کوتوال کو بلایا گیا۔ اس نے اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ مناظرہ میں نہ تشریف لائیں فساد کا اندیشہ ہے۔اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ مجمع عام میں مناظرے سے اندیشہ ہے یہ بھی ممکن ہے کہ ایک مکان میں چند آدمی جمع ہوکر مکان کا دروازہ بند کر کے مناظرہ کر لیتے ہیں کوئی فساد کا اندیشہ نہیں ہوگا۔اس کی نگرانی بھی آپ کریں۔غرض یہ کہ تھانوی آیا ہی نہیں اور اسے آنا بھی نہیں تھا۔شاہ بلاقی علیہ الرحمہ کے عرس کے موقع پر تمام علمائے کرام تشریف لائے ہزاروں کا اجتماع تھا۔اعلیٰ حضرت نے بہت اعلیٰ درجے کا خطاب فرمایا۔مسئلہ علم غیب پر بھی اس موقع پر وہ دلائل پیش کیے جو علماء نے بھی پہلے نہ سنے تھے۔بحمدہ تعالیٰ جلسہ ختم ہوا اور واضح ظفر وکامیابی کے ساتھ گروہ اہل حق مراد آباد سے واپس ہوا۔(تذکرہ اعلیٰ حضرت حافظ محمد عطاء الرحمان قادری صفحہ ۵۴،مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور)

اعلیٰ حضرت اور رد بدعات ومنکرات:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ،تصانیف

اور تقاریر کے ذریعے رد بدعات و منکرات اور اسلام کی سربلندی کے لیے جدو جہد کی آپ علیہ الرحمہ کے نزدیک اسلام کا مفہوم سیدھا سادہ ہے اس لیے آپ ہر اس شخص کا تعاقب کرتے ہیں جو دین میں نئی اختراعات ایجاد کر کے حقیقت کو خرافات کی نذر کرتا ہے اور سواد اعظم کو چھوڑ کر ایک نئی راہ نکالتا ہے مسلمان ہو کر بھی آقا کریم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے سے گریز کرتا ہے آپ علیہ الرحمہ ایسے شخص کے بارے میں بہت سخت مؤقف رکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

"فی الواقع جو بدعتی ضروریات دین میں سے کسی شئے کا منکر ہو بالاجماع مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے اگرچہ کروڑ بار کلمہ طیبہ پڑھے پیشانی اس کے سجدے میں ایک ورق ہو جائے بدن اس کا روزوں میں ایک خاکہ رہ جائے عمر میں ہزار حج کرے لاکھ پہاڑ سونے کے راہ خدا پر دے ۔۔۔۔ لا واللہ ہرگز ہرگز کچھ قبول نہیں جب تک حضور ﷺ کی ان تمام ضروری باتوں میں جو وہ اپنے رب کے پاس لائے تصدیق نہ کرے" (اعلام الاعلام بان ہندوستان دار السلام فتویٰ رضویہ جلد ۱۴ رضا فاؤنڈیشن لاہور از اعلیٰ حضرت)۔

سجدہ تعظیمی:

یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس کی آڑ میں آج خانقاہوں کو بری طرح بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جہاں تک مزارات پر جانے کا تعلق ہے تو مستند روایات سے یہ حضور اکرم ﷺ کے عمل سے ثابت ہے آپ ﷺ کے مبارک دور کے بعد بھی ہر زمانے کے بزرگوں اور صلحاء کا یہی معمول رہا ہے۔ ملت اسلامیہ کے دینی و سیاسی زعماء کی مجموعی سوچ ہمیشہ سے

مشائخ و بزرگان دین کے آستانوں کو قبلہ اور شوق ایمان سمجھتی ہے اور یہ بات بھی مخفی نہیں ہے کہ خانقاہیں اگر ایک زمانے میں تعلیم وتربیت کی عظیم درسگاہیں تھیں تو آج بھی مسلم معاشرے کی اجتماعیت کی مظہر ہیں لیکن آج کے دور میں خانقاہوں پر فیوض و برکات حاصل کرنے کے لیے جانے والے مسلمانوں کو بھی بدعتی قبر پرست اور مشرک وغیرہ کہا جاتا ہے۔ حالانکہ اگر کہیں کوئی غیر شرعی فعل ہورہا ہے تو اس کا ذمہ دار وہ شخص ہے جو اس فعل بد کا مرتکب ہوا۔اعلیٰ حضرت محدث بریلی علیہ الرحمہ اور تمام علماء اہل سنت کا مسلک بوسہ وطواف قبور سے لے کر سجدہ تعظیمی تک کے ہر مسئلے میں کتاب وسنت اور سلف صالحین کے طرز عمل کے مطابق ہے۔اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سجدہ تعظیمی کی حرمت کے بارے میں فرماتے ہیں " مسلمان !اے مسلمان !شریعت مصطفوی کے تابع فرمان جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت عزجلالہ کے سوا کسی کے لیے نہیں ۔اس کے غیر کو سجدہ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک مہین وکفر مبین اور سجدہ تحیت حرام وگناہ کبیرہ بالیقین ۔(اعلیٰ حضرت کے ۱۰۰ فتاویٰ صفحہ ۷ از علامہ شہزاد قادری کراچی، جمعیت اشاعت اہلسنت کراچی)

اعلیٰ حضرت نے اپنے دعوے کے اثبات میں پہلے آیات قرآنی سے حرمت سجدہ تعظیمی کو ثابت کیا ہے پھر ۱۴۰ احادیث مبارکہ سے اور پھر ۱۵۰ نصوص فقہ سے سجدہ تحیت حرام ہونے کا ثبوت پیش کیا ہے۔اعلیٰ حضرت نے (الزبدۃ الزکیہ فی تحریم سجود التحیۃ) اس مسئلہ پر تحریر کیا۔

ترک پردہ:

بے پردگی آج کل ایک وباء کی شکل اختیار کر گئی ہے دور جدید کے پڑھے لکھے لوگ تو
پردہ کو ایک عیب سمجھنے لگے ہیں حالانکہ یہ بدعت احادیث وسنت رسول ﷺ کے
بالکل خلاف ہے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا مؤقف اس وباء کے بارے
میں بڑا سخت ہے جب آپ سے سوال کیا گیا کہ آج کل کے رواج کے مطابق عورتوں
کے نامحرم مردوں جیسے چچا زاد، خالہ زاد، ماموں زاد، بھائی یا دیور وغیرہ یا دوسرے
قریبی رشتہ دار کے سامنے بے حجابانہ و بے باکانہ اور باریک کپڑوں میں آنے، شوہر
اور گھر والوں کے اس عورت کو منع نہ کرنے یا کسی دور کے ادنیٰ قرابت دار سے پردہ
کرنے پر عورتوں پر شوہروں کے عتاب کرنے اور ایسے مردوں کو امام بنانے کے
بارے میں شرعی حکم کیا ہے تو فرمایا۔

"عورت اگر کسی نامحرم کے سامنے اس طرح آئے کہ اس کے بال اور گلے اور گردن یا
پیٹھ یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی یا کوئی حصہ ظاہر ہو یا لباس ایسا باریک ہو کہ ان چیزوں سے
کوئی حصہ اس میں سے چمکے تو بالا جماع حرام اور ایسی وضع ولباس کی عادی عورتیں
فاسقات ہیں اور ان کے شوہر اگر اس پر راضی ہوں یا حسب مقدرت بندوبست نہ
کریں تو دیوث ہیں اور ایسوں کو امام بنانا گناہ اور اگر تمام بدن پاؤں تک موٹے
کپڑے میں خوب چھپا ہوا ہے۔

صرف منہ کی ٹکلی کھلی ہوئی ہے جس میں کوئی حصہ کان یا ٹھوڑی کے نیچے یا پیشانی کے بال

کا ظاہر نہیں تو اب فتویٰ اس سے بھی ممانعت پر ہے۔ اور یہ امر شوہروں کی رضا سے ہو تو ان کی امامت سے بھی احتراز نسب کہ صد فتنہ اہم واجبات شرعیہ سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (عرفان شریعت صفحہ ۷۱ ناشر مکتبۃ المدینہ مرکز فیضان مدینہ سبزی منڈی کراچی)۔

قبر پر چادر چڑھانے کے بارے میں:۔

یہ بیان کرنے کے بعد کہ اہل قبر اولیاء کی لوگوں کے دلوں میں تعظیم پیدا کرنے اور ان کی قبروں کو بے حرمتی کے اندیشہ سے بچانے کے لیے چادر قبر پر چڑھانا جائز ہے۔

مزید فرماتے ہیں:۔

"جب چادر موجود ہو اور وہ ہنوز پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی حاجت ہو تو بیکار چادر چڑھانا فضول ہے۔ بلکہ جو دام اس میں صرف کریں ولی اللہ کی روح مبارک کو ایصال ثواب کے لیے محتاج کو دیں ہاں جہاں معمول ہو کہ چڑھائی چادر جب حاجت سے زائد ہو خدام، مساکین اور حاجت مند لے لیتے ہیں اور اس نیت سے ڈالے تو مضائقہ نہیں کہ یہ بھی تصدق ہوگا۔ (احکام شریعت صفحہ ۶۲ حصہ اول، مکتبہ المدینہ کراچی)

آپ علیہ الرحمہ پتنگ اڑانے، ڈور لوٹنے اور اسے استعمال کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں (احکام شریعت)

آج کل رواج کے مطابق کبوتر پالنا اور اس کے علاوہ بٹیر بازی مرغ بازی اور کتے و مینڈھے وغیرہ کو لڑانا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے نزدیک مطلقاً حرام ہے (احکام شریعت)۔

بعض جاہل عورتوں میں یہ دستور ہے کہ بچے کے سر پر بعض اولیاء کرام کے نام کی چوٹی رکھتی ہیں اور اس کی کچھ میعاد مقرر کرتی ہیں اس میعاد تک کتنے ہی بار بچے کا سر منڈھے وہ چوٹی برقرار رہتی ہے پھر میعاد گزار کر مزار پر جا کر وہ بال اتارتی ہیں تو یہ ضرور محض بے اصل و بدعت ہے (فتاویٰ افریقہ، صفحہ ۸۳) ناجائز اور ------- رسوم ملعونہ کفار سے تشبیہ ہے (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰)

تاش وشطرنج:

اس کے بارے میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں یہ دونوں ناجائز ہیں اور تاش زیادہ گناہ و حرام کہ ان میں تصاویر بھی ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۱۳، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

داڑھی کی مقدار:

سوال: داڑھی منڈانے والا خشخشی کرانے والا اور حد شرعی سے کم رکھنے والا فاسق ہے یا نہیں ؟ اور اس کے پیچھے نماز فرض خواہ تراویح پڑھنا چاہیے یا نہیں اور حدیث پاک میں نبی اکرم ﷺ نے اس کے حق میں کیا ارشاد فرمایا ہے اور وہ حشر کے دن کس گروہ میں اٹھے گا؟

الجواب: داڑھی منڈانے اور کتروانے والا فاسق معلن ہے اسے امام بنانا گناہ ہے فرض ہو یا تراویح کسی نماز میں اسے امام بنانا جائز نہیں حدیث مبارکہ میں اس پر غضب اور ارادہ قتل وغیرہ کی وعیدیں وارد ہیں اور قرآنِ عظیم میں اس پر لعنت ہے نبی کریم ﷺ

کے مخالفوں کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (احکام شریعت حصہ دوم)۔

سوال: داڑھی شرعاً کتنی ہونی چاہیے؟

جواب: ٹھوڑی سے نیچے چار انگل ہونی چاہیے واللہ تعالیٰ اعلم (احکام شریعت حصہ دوم)

مجالس روافض:

"رافضیوں (اہل تشیع) کی مجالس میں جانا اور مرثیہ سننا حرام ہے ان کی نیاز کی چیز نہ لی جائے ان کی نیاز، نیاز نہیں اور وہ غالباً نجاست سے خالی نہیں ہوتی کم از کم ان کے ناپاک قلتین کا پانی ضرور ہوتا ہے اور وہ حاضری سخت ملعون ہے اور اس میں شرکت موجب لعنت ہے محرم میں سیاہ اور سبز کپڑے علامت سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے خصوصاً سیاہ کا شعار رافضیان (شیعہ) کا ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۳ صفحہ ۷۵۶، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)۔

انگریز سے نفرت:۔

اعلیٰ حضرت انگریز کے مذہب اسکی تعلیم اور اسکی کچہری سے شدید نفرت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ کارڈ اور لفافہ الٹا کر کے پتہ لکھتے تا کہ ملکہ وکٹوریہ کا سر نیچے ہو جائے۔ انگریز کی کچہری سے اس قدر نفرت تھی وہابیوں نے اعلیٰ حضرت کی کچہری میں حاضری کے لیے سخت کوشش کی اور آپ کے خلاف ایک دعویٰ دائر کرا دیا۔ اس وقت اکبر علی برادر حقیقی اشرف علی تھانوی بریلی کی چنگی میں سیکرٹری تھا اس نے بھی خوب ہوا دی۔ اعلیٰ حضرت کے صرف محمد فاروق صاحب کوتوال شہر ہمدرد تھے انکی ایک بات پر

خدا نے مقدمہ بغیر کچہری کی حاضری کے خارج کرادیا۔ پھر بدایوں میں آپ کے خلاف مقدمہ اٹھایا گیا کہ کسی طریقے سے آپ کو کچہری جانا پڑے لیکن غیبی امداد نے ہر معاملہ میں اعلیٰ حضرت کا ساتھ دیا اور دشمنوں کو انجام پر ندامت ہی نصیب ہوئی۔ اعلیٰ حضرت کی انگریز سے نفرت کے بارے میں تفصیلی مطالعہ کے خواہش مند حضرات (محمد اسماعیل احمد بدایونی کی کتاب "امام احمد رضا عقل و دانش کی عدالت میں" شائع کردہ اسلامک ریسرچ سوسائٹی کراچی) ملاحظہ فرمائیں۔

تحریک خلافت اور تحریکِ ترکِ موالات:۔

پہلی جنگ عظیم (۱۹۱۹-۱۹۱۴) کے خاتمے پر انگریزوں نے مسلمانوں کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کرنے کی غرض سے خلافت ترکی کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے تو اس سانحہ کا اثر دنیا بھر کے مسلمانوں پر ہوا بعض مسلمان لیڈروں نے جذبات میں آکر تحریک خلافت کا آغاز کردیا۔ تو گاندھی نے اس تحریک میں شامل ہوکر "ہندو مسلم اتحاد" کا نعرہ لگادیا۔ ۱۹۲۰ میں اچانک تحریک ترک موالات کی ابتداء کرکے کانگریس کو مضبوط کیا گیا۔ یہ تحریکیں ہندو مسلم اتحاد کا مظہر تو ثابت نہ ہوسکیں لیکن انہوں نے مسلمانوں کو مذہبی، اقتصادی، معاشرتی، تمدنی اور تہذیبی طور پر ناقابل تلافی نقصانات سے ہمکنار کردیا اس دل خراش موقع پر بھی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانانِ ہند کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپ نے ایک کتاب "دوام العیش فی الائمۃ من قریش" اسی سلسلے میں تصنیف فرمائی۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے یہ بات شدت سے محسوس کی کہ مسلمانوں کو اس اتحاد سے باز رہنا چاہیے جو ان کی سیاست، معیشت اور مذہب کو نقصان

پہنچائے۔آپ نے "المحجۃ الموتمنہ فی آیۃ الممتحنہ" میں مسلمانوں کواس اتحاد کے انجام سے متنبہ کیااور مخالفین کے عزائم سے خبردار کیا۔دوقومی نظریہ پر مسلمانانِ برصغیر کے پاس قرآن وسنت کی تصریحات سے مزین ایک ہی کتاب ہےاور وہ ہی المحجۃ الموتمنہ ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کی عظیم شخصیت تھے چونکہ آپ امام اہلسنت تھے اس لیے علی برادران (مولانا شوکت علی جوہر، مولانا محمد علی جوہر) تحریک موالات پر آپ سے دستخط کرانے کیلیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ آپ کی حمایت حاصل کریں تو آپ نے فرمایا "ہماری سیاست مختلف ہے وہ یہ ہے کہ آپ ہندو مسلم اتحاد کے حامی ہیں اور موید ہیں جبکہ میں اس کے خلاف ہوں مگر آزادی کے خلاف نہیں ہوں"۔(تخلیق پاکستان میں علماءِ اہلسنت کا قردار صفحہ ۶۷،از سید شاہ تراب الحق قادری، جمیعت اشعات اہلسنت کراچی)

اعلیٰ حضرت نے ہمیشہ مسلمانوں کو جداگانہ تشخص کے ساتھ زندہ رہنے کی ہدایت فرمائی ۔آپ فرماتے ہیں "قرآن عظیم نے باکثرت آیتوں میں تمام کفار سے موالات مطلقاً حرام فرمائیں ، مجوس ہو خواہ یہود و نصاریٰ ہوں ، خواہ ہندو سب سے بدتر مرتدان، ہنود"۔(فتاویٰ رضویہ شریف جلد اول صفحہ ۲۵،۲۶)

امریکی منجم کارد:۔

اعلیٰ حضرت کی معرکۃ الآرا کتاب "معین مبین بہر دور شمس وسکون زمین" ایک امریکی منجم البرٹ ایف پورٹا کے رد میں آئی۔اس نے عالمی دعویٰ کیا تھا کہ ۱۷ دسمبر 1919کو سیارات کا اجتماع ہوگا جسکے سبب تعجب خیز انقلاب پیدا ہوگا۔زلزلوں کے جھٹکے پے در پے پیدا ہونگے اور طوفان کا تا نتا بندھ جائے گا بہت سے ملک نیست ونابود ہوکر رہ جائیں گے دنیا ایک عجیب قسم

کی افراتفری کا شکار ہو جائے گی۔اس امریکی سائنسدان ماہر مہندس ومنجم کی یہ پیش گوئی جو حقیقتاً غلط و باطل تھی۔۱۸اکتوبر ۱۹۱۹ء پٹنہ کے انگریزی اخبار "Express" میں شائع ہوئی۔پیش گوئی کا اخباری تراشہ ملک العلماء علامہ ظفرالدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۸صفر المظفر ۱۳۳۸ھ بمطابق ۱۲نومبر ۱۹۱۹ء کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلی کے پاس بھیجا۔اعلیٰ حضرت نے مولانا ظفرالدین کے ارسال کردہ (تراشہ) کو دیکھنے کے بعد ۲۴ صفر المظفر ۱۳۳۸ھ کو ایک خط لکھا اور حضرت مولانا ظفر الدین بہاری صاحب کی طرف ارسال فرمایا۔آپ نے خط میں یہ لکھا ہر پیش گوئی کسی بے عقل و بے ادراک شخص کی ہے جو علم ہیئت سے قطعاً جاہل ہے اسے اس علم کا ایک حرف نہیں آتا اس کی یہ اس کی پیش گوئی سراسر غلط اور باطل ہے۔

پھر اعلیٰ حضرت نے ازروئے ہیئت و ہندسہ ۱۲نکات پر مشتمل اس پیش گوئی کی تردید کی۔لہذا اللہ کے فضل وکرم سے اعلیٰ حضرت کی تحریر کے مطابق ۱۷دسمبر ۱۹۱۹ء کو نہ کوئی زلزلہ آیا اور نہ ہی کوئی طوفان برپا ہوا۔اور اس طرح اس امریکی منجم پروفیسر البرٹ ایف پورٹا کی پیش گوئی سراسر باطل وگمراہ کن ثابت ہوئی۔(البرٹ ایف پورٹا کا رد از امام احمد رضا، مکتبہ توشہ گنج بخش لاہور)

مقام اعلیٰ حضرت | مشائخ اہلسنت کی نظر میں

امیر ملت سید جماعت علی شاہ کی نظر میں:۔

حضرت الحاج پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "اگر مولانا احمد رضا خان نہ ہوتے، تو دیوبندی سارے ہندوستان کو وہابی بنادیتے"

(کتاب بیج گنج علی پوری)۔ بمصداق ء ولی راولی می شناسد امیر ملت کا اعلیٰ حضرت کو کتنا بڑا خراج تحسین ہے کہ اعلیٰ حضرت نے پورے ہندوستان کے اہل اسلام کے ایمان کا تحفظ کیا اور انہیں دیوبندیت کی پراسرار سازش اور گستاخ رسول ہونے سے بچایا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و رحمۃ اللہ علیہما)۔

حضرت الحاج پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا ہی واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ کعبہ شریف میں حاضری کے موقع پر مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی کو جب آپ کے متعلق معلوم ہوا، تو از خود آ کر آپ سے مصافحہ و معانقہ کیا۔ بعد میں آپ کو بتایا گیا کہ یہ مولوی خلیل احمد تھا۔ اس کے بعد وہیں پر امیر ملت کی اعلیٰ حضرت سے ملاقات اور مصافحہ و معانقہ کا اتفاق بھی ہو گیا تو امیر ملت نے فرمایا: شکر ہے کہ عاشقِ رسول کی ملاقات سے ایک بدعقیدہ کی ملاقات کا کفارہ ہو گیا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ (معارف رضا کراچی ستمبر 2010 صفحہ ۳۶)

حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں:۔

حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت ہوئی تو دریافت کیا: حضور اس وقت دنیا میں آپ کا نائب کون ہے؟ ارشاد فرمایا: "بریلی میں احمد رضا" ۔ بیداری کے بعد حضرت میاں صاحب جلوہ آرائے بریلی ہوئے ۔ اور اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اور پھر واپس آ کر اعلیٰ حضرت کے متعلق اپنے تأثرات یوں بیان فرمائے: "میں نے دیکھا کہ گویا ایک پردے کے پیچھے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بتاتے ہیں اور مولانا احمد رضا (اس کے مطابق) بولتے ہیں۔ (معارف رضا کراچی ستمبر 2010 صفحہ ۳۶)

خواجہ قمرالدین سیالوی کی نظر میں:۔

حضرت خواجہ قمرالدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی خاک پا کے برابر بھی نہیں: کیونکہ فقیر کے عقیدے میں مذہب کی بنیاد عشق رسول پر ہے اور عشق کی بنیاد ادب پر ہے اور مولانا بریلوی کو ذات رسول پاک ﷺ سے بے پناہ عشق تھا۔" (معارف رضا کراچی ستمبر 2010 صفحہ ۳۶)

مولانا سید مراتب علی شاہ صاحب خادم آستانہ عالیہ سیال شریف کا بیان ہے:

"حضرت پیر سیال نے فرمایا کہ "اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے "فتاویٰ رضویہ" کو دیکھنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ "اگر علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ اس زمانے میں ہوتے تو مولانا موصوف کی شاگردی کرتے"۔ (معارف رضا کراچی ستمبر 2010 صفحہ ۳۶)

خواجہ اللہ بخش تونسوی کی نظر میں:۔

شیخ المشائخ حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی علیہ الرحمہ بھی اعلیٰ حضرت کی تعریف فرمایا کرتے تھے کہ مولانا بریلوی نے وہابیہ کا خوب رد کیا ہے۔

خواجہ معین الدین تونسوی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ "میں بعد از مغرب روزانہ ایک دوگانہ (نفل نماز) کا ثواب اعلیٰ حضرت کی نذر کرتا ہوں کیونکہ وہ ہمارے محسن اور وہابیت کے کینسر سے بچانے والے طبیب ہیں۔" (معارف رضا کراچی ستمبر 2010 صفحہ ۳۶)

صدرالافاضل مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ نے فرمایا "اگر آج علامہ شامی حیات ہوتے تو وہ اعلیٰ حضرت سے شرف تلمذ حاصل کرتے۔" (معارف رضا کراچی ستمبر 2010 صفحہ ۳۶)

علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ کی نظر میں:۔

آپ نے فرمایا، اعلیٰ حضرت کے فتوے پر تنقید ہم سے برداشت نہ ہوگی۔ یہ ہمارا مدرسہ اعلیٰ حضرت کے نظریات حقہ کا علم بردار ہے۔ ہم کیا ہیں؟ جو کچھ ہیں اعلیٰ حضرت ہیں۔ سب کچھ انہی کا صدقہ ہے ہم انہیں کے ریزہ خوار ہیں۔ ہم ان کے ہی نام لیوا ہیں۔ جو شخص اعلیٰ حضرت کے نظریات وتحقیقات شریفہ سے متفق نہیں ہم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ ہمارے مدرسے میں ایسے شخص کی کوئی گنجائش نہیں میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تعلیمات وتحقیقات کی روشنی کے حامل حضرات کے علاوہ کسی اور کو برداشت نہیں کروں گا کیونکہ ہم سب اہل سنت اعلیٰ حضرت ہی کی عظمت فکر کے مدح خواں ہیں اور یہ جو علماء اہل سنت میدان تحقیقات میں جولانیاں دکھاتے ہیں یا فضائے تدقیق میں پرواز کرتے ہیں سب اعلیٰ حضرت ہی کے فیوضات ہیں۔ جن سے کوئی سنی عالم بے نیاز نہیں رہ سکتا"۔ (معارف رضا کراچی ستمبر 2010 صفحہ ۴۶)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ پر مخالفین کے تاثرات:

چودہویں صدی کے مجدد، امام عشق ومحبت، اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کی ذات بے شمار خوبیوں کی مالک ہے آپ نے ہر میدان میں فتوحات کے جھنڈے گاڑے یہی وجہ ہے کہ آپ کی ذات سے اغیار بھی متاثر تھے جس کی بنا پر وہ آپ کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکے۔

علماء دیوبند کے عقائد ووجہ تکفیر

درج ذیل میں دیوبندی اکابرین کے کفریات کے چند نمونے دیے جارہے ہیں

بانی دیوبند قاسم نانوتوی لکھتے ہیں:

☆ سوعوام کے خیال میں رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنٰی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبین فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے (تحذیر الناس صفحہ ۳ طبع دیوبند)۔

☆ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس صفحہ ۲۸)۔

☆ امتی بظاہر عمل میں نبی سے بڑھ جاتا ہے (صفحہ ۵)۔

اشرف علی تھانوی کا عقیدہ:

آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایس علم غیب تو زید، عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان صفحہ ۷)۔

رشید احمد گنگوہی دیوبندی:

اللہ تعالٰی جھوٹ بول سکتا ہے (فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱ صفحہ ۱۹)

لفظ رحمۃ للعالمین رسول اللہ ﷺ کی صفت خاصہ نہیں ہے حضور ﷺ کے علاوہ بھی دیگر

بزرگوں کو رحمۃ اللعالمین کہہ سکتے ہیں (جلد۲ صفحہ۱۲)۔

خلیل احمد انبیٹھوی دیو بندی:

شیطان اور ملک الموت کا علم حضور اکرم ﷺ سے زیادہ ہے (براہین قاطعہ صفحہ۵۱)

اللہ تعالیٰ کے نبی کو اپنے انجام اور دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں (صفحہ۵۱)

حضور اکرم ﷺ کو دیو بند کے علماء سے اردو زبان آئی (صفحہ۲۶)

شاہ اسماعیل دہلوی:

حضور اکرم ﷺ مر کر مٹی میں مل گئے (تقویۃ الایمان صفحہ۵۹)

جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ نبی اور ولی کچھ نہیں کر سکتے (صفحہ۴۱)

نماز میں حضور اکرم ﷺ کی طرف خیال کا جانا بیل گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بھی برا ہے (صراط مستقیم صفحہ۹۷)۔

دیو بندی مولوی اشرف علی تھانوی کے تاثرات امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ پر:

دیو بندی مولوی اشرف علی تھانوی کے خلیفہ محمد حسن بیان کرتے ہیں کہ حضرت تھانوی نے فرمایا اگر مجھے مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقعہ ملتا تو میں پڑھ لیتا۔ (حیاتِ امداد صفحہ۳۸)۔

رشید احمد گنگوہی دیو بندی، محمود الحسن دیو بندی کی چور بازاریاں وسرقہ کاریاں۔

دیو بندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں کئی مسائل میں اعلیٰ حضرت محدث

بریلی کے فتاویٰ جات بعینہ درج کیے ہیں اور ملاحظہ ہو فتاویٰ رشیدیہ میں (صفحہ ۷۳ تا ۷۶
مطبوعہ سعید ایچ ایم کمپنی کراچی)
کتاب القول البدیع واشتراط الامصر للتجمیع کے صفحہ ۲۴ پر اعلیٰ حضرت محدث بریلی کا فتویٰ
درج ہے (ماخوذ اتحاد امت صفحہ ۴)۔

دیوبندی انور شاہ کشمیری:

جب بندہ (احقر انور شاہ کشمیری) ترمذی شریف اور دیگر کتب احادیث کی شروح لکھ رہا
تھا تو حسب ضرورت احادیث کی جزئیات دیکھنے کی ضرورت پیش آئی تو میں نے شیعہ
حضرات واہل حدیث حضرات ودیوبندی حضرات کی کتابیں دیکھیں مگر ذہن مطمئن نہ
ہوا۔ بالآخر ایک دوست کے مشورے سے مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کی
کتابیں دیکھیں تو میرا دل مطمئن ہو گیا کہ اب بخوبی احادیث کی شروح بلا جھجک لکھ سکتا
ہوں تو واقعی بریلوی حضرات کے سرکردہ عالم مولانا احمد رضا خان صاحب کی تحریریں
شستہ اور مضبوط ہیں جسے دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مولوی احمد رضا خان صاحب ایک
زبردست عالم دین اور فقیہ ہیں (رسالہ دیوبند صفحہ ۲۱، سفید وسیاہ صفحہ ۱۱۴)۔

مختار قادیانی نے اعتراض کیا کہ علماء بریلوی علماء دیوبند پر کفر کا فتویٰ دیتے ہیں اور علماء دیو
بند علمائے بریلوی پر۔ اس پر (انور شاہ) صاحب (کشمیری) نے فرمایا کہ میں بطور وکیل تمام
جماعتِ دیوبند کی جانب سے گزارش کرتا ہوں کہ حضرات دیوبندان (بریلویوں) کی تکفیر

نہیں کرتے (ملفوظات محدث کشمیری صفحہ ۶۹، حیات امداد صفحہ ۳۹)

دیوبندی مولوی شبیر احمد عثمانی کا اعتراف:

لکھتے ہیں مولانا احمد رضا خان کو تکفیر کے جرم میں برا کہنا بہت ہی برا ہے کیونکہ وہ بہت بڑے عالم اور بلند پایہ محقق تھے مولانا امام احمد رضا خان کی رحلت عالم اسلام کا ایک بہت بڑا سانحہ ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا (رسالہ ہادی دیوبند ص ۲۰ بحوالہ سفید و سیاہ ۱۱۶)۔

مزید اعتراف :۔ ہم بریلویوں کو بھی کافر نہیں کہتے جو ہم کو کافر بتلاتے ہیں (حیات امداد صفحہ ۳۹، الشہاب ۲۰)

دیوبندی مفتی محمد شفیع (کراچی) کا اعتراف مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے متعلقین کو کافر کہنا صحیح نہیں ہے۔ (فتاوٰی دار العلوم دیوبند جلد ۲ صفحہ ۱۴۲)۔

دیوبندی مولوی محمد ادریس کاندھلوی:

کوثر نیازی لکھتے ہیں میں نے صحیح بخاری کا درس مشہور دیوبندی عالم شیخ الحدیث حضرات مولانا محمد ادریس کاندھلوی سے لیا ہے کبھی کبھی اعلیٰ حضرت (احمد رضا خان بریلوی) کا ذکر آجاتا تو مولانا ادریس کاندھلوی فرمایا کرتے مولوی صاحب احمد رضا خان بریلوی کی بخشش تو انہی فتووں کے سبب ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا احمد رضا خان تمہیں ہمارے رسول سے اتنی محبت تھی کہ اتنے بڑے بڑے عالموں کو بھی تم نے

معاف نہیں اس عمل پر ہم نے تمہاری بخشش کر دی (امام بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت از کوثر نیازی صفحہ ۵، دارالسلام دکان نمبر ۵ شاہدریاں لاہور)۔

مودودی کے تاثرات:

جماعت اسلامی کے بانی مودودی کا اعتراف مولانا احمد رضا خان کے علم وفضل کا میرے دل میں بڑا احترام ہے۔فی الواقع وہ علوم دینی پر بڑی وسیع نظر رکھتے تھے۔اوران کی فضیلت کا اعتراف ان لوگوں کو بھی ہے جوان سے اختلاف کرتے ہیں (احمد رضا خان صفحہ ۱۸)۔

مودودی کے نائب ملک غلام علی کا اعتراف:۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خان صاحب کے بارے میں آج تک ہم لوگ سخت غلط فہمی میں مبتلا رہے ہیں ان کی بعض تصانیف اور فتاویٰ کے مطالعہ کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ جو علمی گہرائی میں نے ان کے یہاں پائی وہ بہت کم علماء میں پائی جاتی ہے۔اور عشق خدا و مصطفیٰ تو ان کی سطر سطر سے پھوٹا پڑتا ہے (امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مخالفین کی نظر میں از کاشف اقبال)

ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے تاثرات:۔

پاکستان کے قابل فخر سپوت اور نامور مسلمان سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ۲۴ مئی ۱۹۹۸ کو درج ذیل بیان جاری کیا:۔

"آج سے سوسال قبل جب انگریز ہندوؤں کے ساتھ ساز باز کر کے ہند کی معیشت پر قابض ہوئے تو مسلمانوں کے تشخص اور تعلیمی نظام کو زبردست دھچکا لگا۔استعماری

طاقتوں کے مذموم عزائم کی بدولت مذہبی قدریں زوال پذیر ہونے لگی تھیں ۔اس پُر آشوب دور میں اللہ رب العزت نے برصغیر کے مسلمانوں کو امام احمد رضا جیسی با صلاحیت اور مدبرانہ قیادت سے نوازا ۔جس کی تصانیف ،تالیفات اور تبلیغی کاوشوں نے شکست خوردہ قوم میں ایک فکری انقلاب برپا کردیا۔امام صاحب کی شخصیت جذبہ عشق رسول ﷺ سے لبریز تھی آپ کی ساری زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ آپ کی ذات نبی کریم سے وفا شعاری کا نشان مجسم تھی (ہینڈ بل شائع کردہ ادارہ تحقیقات رضا کراچی بحوالہ مجلہ البرھان صفحہ ۵۸ جنوری تا مارچ ۲۰۱۲واہ کینٹ) ۔

اختیارات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختار ہونے کے حوالے سے عرفائے کاملین کے مسلکِ راست پر سختی سے گامزن ہیں۔ فرماتے ہیں۔

"رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم ہیں کہ حق جل وعلا نے اپنے کرم کے خزانے ،اپنی نعمتوں کے خوان سب ان کے ہاتھوں کے مطیع، ان کے ارادے کے زیر فرمان کردیئے ۔جسے چاہتے ہیں عطا کرتے فرماتے ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان مباحثِ قدسیہ کے جانفزا بیان فقیر کے رسالہ "سلطنۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ" (۱۲۹۷ھ) میں بکثرت ہیں۔ وللہ الحمد" (الامن والعلیٰ لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء صفحہ ۷۸، شبیر برادرز لاہور)

علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:۔

آقا کریم ﷺ کے علم کے بارے میں بھی امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے خاص صوفیہ و عرفاء کا مسلک اختیار فرمایا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مصطفیٰ کریم ﷺ کو تمام ماکان و مایکون کا عالم مانتے ہیں۔ اور اپنی تصانیف خالص الاعتقاد، الفیوضات الملکیہ لمحب الدولۃ المکیہ وغیرہ میں بہت سے دلائل پیش کیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"ان تمام اجماعات کے بعد ہمارے علماء میں اختلاف ہوا کہ بیشمار علوم غیب جو مولیٰ عزوجل نے اپنے محبوب اعظم ﷺ کو عطا فرمائے وہ روزِ ازل سے یوم آخر تک تمام کائنات کو شامل ہیں جیسا کہ عموم آیات واحادیث کا مفاد ہے یا ان میں تخصیص ہے؟ بہت اہل ظاہر جانب خصوص گئے ہیں اور عام علمائے باطن اور ان کے اتباع سے بکثرت علماء ظاہر نے آیات و احادیث کو ان کے عموم پر رکھا ہے ہمارا اختیار قول اخیر ہے جو عام عرفائے کرام و بکثرت اعلام کا مسلک ہے۔ اس بارے میں بعض آیات واحادیث واقوال ائمہ فقیر کے رسالہ "انباء المصطفیٰ" میں ملیں گے۔ اور "**اللؤ المکنون فی علم البشیر ما کان و ما یکون**" (۱۳۱۸ھ) وغیرہ رسائل فقیر میں بحمد اللہ تعالیٰ کثیر و وافر ہیں اور اقوال اولیاء کرام و علماء عظام کی کثرت تو اس درجہ ہے کہ ان کے شمار کو ایک دفتر عظیم درکار ہے"۔

(ملخصاً خالص الاعتقاد امام احمد رضا خان اور تصوف، مولانا محمد احمد مصباحی صفحہ ۳۳،۳۴، کرمانوالا بک شاپ لاہور)

اعلیٰ حضرت یہ راسخ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آقا کریم ﷺ اپنے امتیوں کے دلی ارادوں، نیتوں اور عزائم و خطرات سب سے آگاہ ہیں اس میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات و وفات کا کچھ فرق نہیں۔ اعلیٰ حضرت نے "تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین" (۱۳۰۵ھ) میں احادیث کریمہ اور اقوال علماء سے ثابت فرمایا ہے کہ مصطفیٰ ﷺ اول و آخر، ظاہر و باطن اور ہر چیز کے جاننے والے ہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیرالبشر کو خبر نہ ہو

تحریک ہجرت:۔

جن دنوں ''تحریک خلافت'' اور ''تحریک ترک موالات'' زوروں پر تھی۔ ہندوؤں نے مسلمانوں کے ایک مخصوص طبقے کو خرید کر ان کے ذریعے مسلمانان ہند کو برصغیر سے ہجرت کرنے کا مشورہ دیا ایسے لوگوں میں کرنل عزیز ہندی امرتسری، سید عطاءاللہ شاہ بخاری، مولانا محمد علی جوہر، مولانا عبیداللہ سندھی وغیرہ شامل تھے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ برصغیر کو ''دارالحرب'' کے بجائے ''دارالسلام'' مانتے تھے۔ اس لیے وہ فرماتے تھے کہ ''دارالسلام'' سے ہجرت نہیں کی جاسکتی۔ اس کے لیے آپ نے ''اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالسلام'' تحریر کر کے دلائل کا ئرہ سے ثابت کیا کہ ہندوستان ''دارالسلام'' ہے اس لیے مسلمانوں کے ہجرت کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

کوثر نیازی اپنے مقالہ میں اس موضوع پر امام احمد رضا خان بریلوی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''تحریک ہجرت اس بحث کا منطقی نتیجہ تھی کہ ہندوستان ''دارالسلام'' ہے یا ''دارالحرب'' امام احمد رضا اسے دارالحرب قرار نہیں دیتے تھے

وہ جانتے تھے کہ اس سے مسلمانوں کے لیے سود کھانا تو جائز ہو جائے گا مگر ہجرت اور تلوار اٹھانا ان پر لازم ہو جائے گا۔ یہی وہ خاص وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی ہندوستان کو

دارالسلام مانتے تھے کہ سینکڑوں برس سے مسلمان اس پر حکمران رہے تھے۔اب بھی اس سرزمین میں امن تھا اور مسلمانوں کو دینی فرائض کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ نہ تھی حیرت یہ ہے جو انگریز کے زمانے میں ہندوستان کو "دارالحرب" قرار دینے پر مصر تھے۔آج ہندو راج میں اسے "دارالحرب" قرار دینے کے لیے ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکالتے۔ مطلب واضح ہے انگریز کے سامنے ہندو پس پردہ ان فتووں کی تار ہلا رہے تھے جن میں ہندوستان کو "دارالحرب" قرار دیا جارہا تھا کا کہ مسلمان انگریز کے خلاف تلواریں اٹھائیں اور مر کھپ جائیں اور جو باقی بچیں وہ ہجرت کر کے اس سرزمین کو ہی چھوڑ جائیں۔آج ہندوستان کو "دارالحرب" قرار دینے والے مفتیان کرام کے وارث مہر بلب ہیں اور اس طرح اپنے عمل سے امام احمد رضا کے فتویٰ کی تائید کررہے ہیں۔(امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت، صفحہ ۱۱۲ از کوثر نیازی،)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ کی شاعری:۔

بزم کائنات میں تاریخ کے اسٹیج پر بڑے بڑے اصحاب علم ودانش، فقہاومحدثین، شاعروادیب، ماہر تقریروتحریر اپنے اپنے فن کا لوہا منواتے رہے مگر بہت کم ایسی ہستیاں آئیں کہ جن میں یہ تمام صفات بدرجہ اتم موجود ہوں۔کسی میں ایک خوبی کا عکس بہت نمایاں ہے تو دوسری ناپید ہے تمام صفات کا ایک ہستی میں جمع ہونا یہ اللہ رب العزت اور رسولِ مکرم ﷺ کا خصوصی فضل وکرم اور عظیم نعمت وتحفہ ہے ان گنے چنے ناموں میں ایک نام شہنشاہِ اقلیم علم ومعرفت،فقیہ ومحدث،شاعروادیب،حافظ وقاری قاضی ومفتی ،پابند شریعت وواقف رموز حقیقت وطریقت قاطع نجدیت وخارجیت رافضیت وتفضیلیت ،امامِ

اہلسنت فخرِ اہلِ جنت، مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جو منبع علوم وفنون تھے 105 علوم پر مکمل دسترس رکھتے تھے۔
اگر اعلیٰ حضرت علی الرحمہ کی شاعری کے بارے میں بنظرِ عمیق جائزہ لیا جائے تو یہ ماننا پڑے گا کہ ملک سخن کے بادشاہ اور امام الشعراء کے القاب اعلیٰ حضرت علی الرحمہ کو ہی زیبا ہے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنی شاعری میں تمام اصول وقوانین کا استعمال اس خوبصورت انداز میں کیا کہ بڑے بڑے شاعر انگشت بدنداں ہیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنی نعتیہ شاعری میں بھی ہر صنف میں نعت کہی اور تمام قوانین کو باحسن وخوبی اپنے نعتیہ کلام میں سمویا ۔چند مثالیں حاضر خدمت ہیں:۔

صنفِ غزل میں نعت:۔

یاد میں جس کی نہیں ہوشِ تن و جاں ہم کو
پھر دکھا دے وہ رخ اے مہر فروزاں ہم کو
دیر سے آپ میں آنا نہیں ملتا ہمیں
کیا ہے خود رفتہ کیا جلوہ جاناں ہم کو
جس تبسم نے گلستان پہ گرائی بجلی
پھر دکھا دے وہ ادائے گل خنداں ہم کو
خاک ہو جائیں درِ پاک پہ حسرت مٹ جائے
یاالٰہی نہ پھرا بے سر و ساماں ہم کو
نیر حشر نے اک آگ لگا رکھی ہے

تیز ہے دھوپ ملے سایۂ داماں ہم کو
اے رضا وصف رخ پاک سنانے کے لیے
نذر دیتے ہیں چمن مرغ غزل خواں ہم کو

(حدائق بخشش صفحہ ۷۷، اکبر بک سیلرز لاہور)

صنف قصیدہ میں نعت:۔

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑہ نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارہ نور کا
باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا
بارھویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا اک اک ستارہ نور کا
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالا نور کا
نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا
تیرے ہی ماتھے رہا اے جاں سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا
نور کی سرکار سے پایا دوشالا نور کا
ہو مبارک تم کو ذالنورین جوڑا نور کا

اے رضا یہ احمد نوری کا فیض نور ہے
ہوگئی تیری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

(حدائق بخشش حصہ دوم صفحہ ۴، اکبر بک سیلرز لاہور)

صنف مثنوی میں نعت:۔

گریہ کن بلبلا از رنج و غم
چاک کن اے گل گریباں از الم
ہاں صنوبر خیز و فریادی بکن
طوطیا جز نالہ ترک ہر سخن
چہرہ سرخ از اشک خونی ہر گلیست
خون شو اے غنچہ زمان خندہ نیست
پارہ شو اے سینہ مہ ہمچوں من
داغ شو اے لالہء خونیں کفن
بہر کارے ہر کرا گفتہ تعال
سرقدم کردہ نمودش امتثال

(حدائق بخشش حصہ دوم صفحہ ۱۱۳، اکبر بک سیلرز لاہور)

صنف رباعی میں نعت:۔

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں

اور ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

(حدائق بخشش حصہ اول صفحہ ۱۳۳، اکبر بک سیلرز لاہور)

صنف مستزاد میں نعت:۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا
تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا
تمہیں دافع بلایا تمہیں شافع خطایا
کوئی تم سا کون آیا
کبھی وہ چہک کہ بلبل کبھی وہ مہک کہ خود گل
کبھی وہ لہک کہ بالکل چمن جناں کھلایا
گل قدس لہلہایا

(حدائق بخشش حصہ دوم صفحہ ۸۲، اکبر بک سیلرز لاہور)

صنف قطع میں نعت:۔

عالم ہمہ صورت اگر جاں ہے تو تو ہے
اللہ ہے شاہد مرا جاناں ہے تو تو ہے
سب ذرے ہیں گر مہر درخشاں ہے تو تو ہے
پروانہ کوئی شمع کا بلبل کوئی گل کا
طالب میں تیرا غیر سے ہرگز نہیں کچھ کام

گر دین ہے تو تو ہے ایماں ہے تو تو ہے
(حدائق بخشش)

اردو شاعری کی تقسیم تین اقسام میں کی گئی ہے۔

1۔ لوازمات:۔

یعنی کسی شاعر کو شعر کہنے کے لیے ان لوازمات کی معلومات ان کے استعمال پر عبور اور ملکہ ہونا چاہیے اور شاعر ان لوازمات کی رعایت و پابندی کرتے ہوئے اشعار کہتا ہے۔ حرف، لفظ، اعراب، کلمہ، مصرع، شعر بیت، بند، ردیف، قافیہ، مطلع، حسن مطلع، مقطع، مقفیٰ، مسجع، ٹیپ، بحر، تقطیع، وزن، ربط، سکتہ تخلص۔

2۔ اقسام:۔

شعر کی زمین، طرح، مضمون، انداز شعر گوئی وغیرہ امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے شاعر کی تخلیق کو ایک مخصوص قسم قرار دیتے ہوئے اس تخلیق کو ایک منفرد نام سے موسوم کیا جاتا ہے جیسے نظم، لوری، گیت، سرود، غزل، حمد، نعت، مثنوی، قصیدہ، مرثیہ، قطعہ، مثلث، رباعی، مخمس، منقبت، مسدس، مستزاد وغیرہ

3۔ صنعات:

شاعر اپنی علمی اور ادبی صلاحیتوں کی بناء پر اپنے کلام میں فصاحت اور بلاغت کا حسن پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ فن شاعری کی متعین صنعات کا استعمال بھی کر کے اپنے اشعار کو مزین کر کے ان کی انفرادی حیثیت قائم کرتا ہے وہ صنعات ذیل میں اجمالاً مذکور ہیں۔

استعارہ، تشبیہ، مبالغہ، اقتباس، تضاد، تلمیح، تلمیع، تجاہل عارفانہ، تجنیس کامل، تجنیس ناقص

،مقابلہ، مراعات النظیر ، مستزاد، لف ونشر، تضمین، تشبیب، تنسیق الصفات، خط توام، گریز، حسن تعلیل، اتصال تربیعی، قصیدہ، مرصعہ، ترصیع، ترجیع، بند، حسن طلب، مقلوب مستوی ،مقلوب کل، مسمط، غزل الشفتین، ایہام، اشتقاق، شبہ اشتقاق، صیاق الاعداد وغیرہ یہاں ہر صنعت میں اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی کے اشعار پیش کیے جاتے ہیں۔

صنعت استعارہ:۔

آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تازے ہوں جانیں سیراب
سچے سورج وہ دل آرا ہے اجالا تیرا
نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشیء رحمت کا قلم دان گیا

صنعت تشبیہ:۔

پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
دل کرو ٹھنڈا میرا وہ کف پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

صنعت مبالغہ:۔

حضرت رضا بریلوی علیہ الرحمہ کے کلام میں مبالغہ یا غلو کا امکان ہی نہیں آپ نے جو بھی اپنے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں جو کچھ بھی کہا ہے وہ ناقابل انکار حقیقت ہے غلو نہیں ہے۔ یہاں مبالغہ سے مراد قرآن وسنت کی حدود کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی بساط کے

مطابق ورفعتِ تخیل کی منتہا کیفیات کا برملا اظہار کرتا ہے اور یہ مبالغہ مردود نہیں بلکہ یہ مبالغہ محمود کی قبیل سے ہے چنانچہ فاضل بریلوی خود فرماتے ہیں کہ قرآن سے میں نے شاعری سیکھی جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کے غیر شرعی اور بے جا مبالغہ وغیرہ کے عیوب و نقائص سے مامون ومحفوظ ہے۔

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کردیا　　　　خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

صنعت اقتباس:۔

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا
لاملئن جہنم تھا وعدہء ازلی
نہ منکروں کا عبث بد عقیدہ ہونا تھا
من زار تربتی وجبت لہ شفاعتی
ان پر درود جن سے نوید ان بشر کی ہے

اس صنف میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے کہے ہوئے اشعار ۱۴۳ ہیں جو حدائق بخشش میں موجود ہیں۔

صنعت تضاد:۔

بڑھ چلی تیری ضیاء اندھیر عالم سے گھٹا
کھل گیا گیسو تیرا رحمت کا بادل گھر گیا
جب آ گئی ہیں جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں

جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں

صنعت تلمیح:۔

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا
ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

صنعت تلمیع:۔

لم یات نظیر کفی نظر مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا
انا فی عطش وسخاک اتم اے گیسوئے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا
در ایں جلوت بیا از راہ خلوت تا خدایابی
متیٰ ما تلق من تھویٰ دع الدنیا و اھملھا

صنعت حسن تعلیل:۔

خم ہو گئی پشت فلک اس طعن زمین سے
سن ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا
بلبل و نیلپر و کبک بنو پروانو
مہ و خورشید پہ ہنستے ہیں چراغان عرب

صنعت تجاہل عارفانہ:۔

جنت کو حرم سمجھا ،آتے تو یہاں آیا
اب تک کے ہر اک کا منہ کہتا ہوں کہاں آیا
کس کے جلوے کی جھلک ہے یہ اجالا کیا ہے
ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ تکتا کیا ہے

صنعت تجنیس کامل:۔

تیری قضا خلیفہء احکام ذی الجلال
تیری رضا حلیف قضا و قدر کی ہے
آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا
ماہ سنت مہر طلعت لے لے بدلا نور کا

صنعت تجنیس ناقص:۔

ترے خلق کو حق نے عظیم کہا ،تری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ،تیرے خالق حسن و ادا کی قسم
جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
ان کا ان کا تمہارا ہمارا نبی

صنعت مراعات النظیر:۔

شاخ قامت شہ میں زلف و چشم ورخسار و لب میں
سنبل نرگس گل پنکھڑیاں قدرت کی کیا پھولی شاخ

نبوی مینھ ، علوی فصل ، بتولی گلشن
حسنی پھول ، حسینی ہے مہکنا تیرا

صنعت حسن ترصیع:۔

دھارے چلتے ہیں ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

صنعتِ مقابلہ:۔

خوار و بیمار رخطاوار گنہگار ہوں میں
رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

دندان ولب وزلف ورخ شہ کے فدائی
ہیں درّ عدن ، لعل یمن ، مشک ختن پھول

صنعت لف ونشر:۔

گیت کلیوں کی چٹک ،غزلیں ہزاروں کی چہک
باغ کے سازوں میں بجتا ہے ترانا ترا

یہاں چھڑکا نمک ،واں مرہم کا فور ہاتھ آیا
دل زخمی ،نمک پروردہ ہے کس کی ملاحت کا

صنعت تضمین:۔

کچھ تو جلوہ نظر آیا مرے اشکوں پر
تارے ٹوٹے ہیں مگر رنگ شفق سے مل کر
لعل میں آب گہر شیشہء مے میں
اختر پانی میں آتش تر، شعلہ میں آب کوثر
دل سوز اس نے کیا خون کا دریا ہو کر

صنعت تشبیب:۔

اودی اودی بدلیاں گھرنے لگیں ننھی ننھی بوندیاں برسا چلیں
جھومتی آئیں نسیمیں نرم نرم پتلی پتلی ڈالیاں لچکا چلیں
دل کھلے کانوں میں رس پڑنے لگے
خوشنوا چڑیاں ترانے گا چلیں

صنعت تنسیق الصفات:۔

وہی نور حق وہی ظل رب، ہے انہی سے سب ہے انہی کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں
تو ہے خورشید رسالت پیارے، چھپ گئے تیری ضیاء میں تارے
انبیاء اور ہیں سب مہ پارے، تجھ سے ہی نور لیا کرتے ہیں

صنعت اتصال تربیعی:۔

یہ ایک ایسی مشکل صنعت ہے کہ اچھے اچھے شعراء بھی اس میں طبع آزمائی کا تصور تک نہیں کرتے۔اردو ادب کے تقریباً تمام شعراء کے دیوان اس صنعت سے خالی ہیں بلکہ فارسی

زبان کے شعراء کے کلام میں بھی یہ صنعت بہت کم پائی جاتی ہے۔لیکن حضرت رضا بریلوی پران کے کریم آقا ومولا ﷺ کا وہ فیض وکرم تھا کہ آپ نے مشکل سے مشکل صنعت میں بھی اپنی قادرالکلامی ثابت فرمادی ہے

جات بالا تر ز وہم جائہا
جائہا خود ہست بہر پائہا
پائہا چہ بود کہ سرہا زیر پات
پات ہم کہ چوں فرودآئی ز جات

پہلا مصرعہ لفظ"جائہا"پرختم ہوتا ہے،اسی لفظ سے دورا مصرعہ شروع ہوتا ہے۔دوسرا مصرعہ لفظ"پائہا"پرختم ہوتا ہے،اسی لفظ"پائہا"سے تیسرا مصرعہ شروع ہوتا ہے۔تیسرا مصرعہ "پات"پرختم ہوتا ہے،اسی لفظ"پات"سے چوتھا مصرعہ شروع ہوتا ہے۔چوتھا مصرعہ "جات"پرختم ہوتا ہے،اسی لفظ"جات"سے پہلا مصرعہ شروع ہوتا ہے۔

صنعت مقلوب مستوی:۔

دل پہ کندہ ہو ترا نام کہ وہ دزدِ رجیم
الٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طغرا تیرا
اب تو ہے گریہء خوں گوہر دامانِ عرب
جس میں دولعل تھے،زہرا کے وہ تھی کانِ عرب

صنعت مقلوب کل:۔

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

نہ روح امیں، نہ عرش بریں، نہ لوح مبیں، کوئی بھی کہیں
خبر نہیں، جو رمزیں کھلیں، ازل کی نہاں تمہارے لیے

صنعت حسن طلب:۔

نقصان نہ دے گا تجھے عصیاں میرا
غفران میں کچھ خرچ نہ ہو گا تیرا
جس سے تجھے نقصان نہیں کر دے معاف
جس میں تیرا کچھ خرچ نہیں دے مولیٰ
کریم اپنے کرم کا صدقہ لیئم بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

صنعت ترجیع بند:۔

غنچہء دل ابھی کھلنے بھی نہ پایا تھا کہ آہ
آنکھ کو دل سلے ہی تھا شوقِ نظارہ بخدا
بلبلِ زار کو اک دم بھی نہ خوش گزرا تھا
کہ ہوا پھر گئی ، گلزاری موسم بدلا
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدم و بہار آخر شد

صنعت مسمط:۔

وصف رخ ان کا کیا کرتے ہیں

شرح والشمس و ضحیٰ کرتے ہیں
ان کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں
جن کو محمود کہا کرتے ہیں
اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم
جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم
پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں
اپنے دل کا ہے انہیں سے آرام
سونپے ہیں اپنے انہیں کو سب کام
لو لگی ہے کہ اب اس در کے غلام
چارہء دردِ رضا کرتے ہیں

صنعت عزل الشفتین:۔

حضرت رضا بریلوی علیہ الرحمہ نے ۱۲ اشعار پر مشتمل ایک نعت شریف نظم فرمائی جس میں یہ خوبی ہے کہ پوری نعت پڑھ جایئے کسی شعر کے کسی لفظ میں ہونٹ سے ہونٹ مس نہ ہوگا ۔چند اشعار درج ذیل ہیں:۔

سید کونین سلطانِ جہاں
ظل یزداں ، شاہ دیں ، عرش آستاں
کل سے اعلیٰ کل سے اولیٰ ، کل کی جان

کل کے آقا، کل کے ہادی ، کل کی شان
دلکشا ، دلکش ، دل آرا ، دلستاں
کانِ جان و جانِ جان و شانِ شاں

صنعت ایہام:۔

حور جناں ستم کیا طیبہ نظر میں پھر گیا
چھڑ کے پردۂ حجاز دیس کی چیز گائی کیوں
خاک ہوکر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی

خط توام:۔

ایک سینہ تک مشابہ ، اک وہاں سے پاؤں تک
حسن سبطین ان کے جاموں میں ہیں نیم نور کا
صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خط توام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

صنعت اشتقاق:۔

مٹ گئے ، مٹتے ہیں ، مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے ، نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
طور پر کوئی کوئی چرخ پہ یہ عرش سے پار
سارے بالاؤں پہ بالا رہی بالائی دوست

صنعت شبہ اشتقاق:۔

ابن زہرا سے تیرے دل میں ہیں یہ زہر بھرے
بل بے او منکر بے باک یہ زہرا تیرا
مشک بو کوچہ یہ کس پھول کا جھاڑا ان سے
حوریو عنبر سارا ہوئے سارے گیسو

صنعت سیاق الاعداد:۔

ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا
ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں پانچ جاتے چار پھرتے ہیں

قصیدہ مرصع

شعر نمبر	پہلا مصرعہ	پہلے مصرعہ کے آخر آنے والا حرف	دوسرا مصرعہ
مطلع	کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود		طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود
حسن مطلع	شافع روز جزا تم پہ کروڑوں درود		دافع جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود
"	جان و دل اصفیا تم پہ کروڑوں درود		آب و گل انبیاء تم پہ کروڑوں درود
ا	اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا	الف	جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

۲	ذات ہوئی انتخاب و صف ہوئے لاجواب	ب		نام ہوا مصطفیٰ تم پہ کروڑوں درود
۳	تم سے جہاں کی حیات تم سے جہاں کا ثبات	ت		اصل سے ہے ظل بندھا تم پہ کروڑوں درود
۴	تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث	ث		تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروڑوں درود
۵	وہ شب معراج راج وہ صف محشر کا تاج	ج		کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروڑوں درود
۶	جان و جہان مسیح، داد کہ دل ہے جریح	ح		نبضیں چھٹیں دم چلا تم پہ کروڑوں درود
۷	اُف وہ رہ سنگلاخ آہ یہ پا شاخ شاخ	خ		اے مرے مشکل کشا تم پہ کروڑوں درود
۸	تم سے کھلا باب جود تم سے ہے سب کا وجود	د		تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروڑوں درود
۹	خستہ ہوں اور تم معاذ بستہ ہو ں اور تم ملاذ	ذ		آگے جو شہ کی رضا تم پہ کروڑوں درود
۱۰	گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غفور	ر		بخش دو جرم و خطا تم پہ کروڑوں درود
۱۱	بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز	ز		ایک تمہارے سوا تم پہ کروڑوں درود
۱۲	آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری آس	س		بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں درود

۱۳	طارم اعلیٰ کا عرش جس کف پا کا ہے فرش	ش		آنکھوں پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود
۱۴	کہنے کو ہیں عام و خاص ایک تمہیں ہو خلاص	ص		بند سے کر دو رہا تم پہ کروڑوں درود
۱۵	تم ہو شفائے مرض خلق خدا خود غرض	ض		خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروڑوں درود
۱۶	آہ وہ راہ صراط بندوں کی کتنی بساط	ط		المدد اے رہنما تم پہ کروڑوں درود
۱۷	بے ادب و بد لحاظ کر نہ سکا کچھ حفاظ	ظ		عفو پہ بھولا رہا تم پہ کروڑوں درود
۱۸	لو تہہ دامن کہ شمع جھونکوں میں ہے روز جمع	ع		آندھیوں سے حشر اٹھا تم پہ کروڑوں درود
۱۹	سینہ کہ ہے داغ داغ	غ		طیبہ سے آ کر صبا تم پہ کروڑوں درود
۲۰	گیسو و قد لام الف کر دو بلا منصرف	ف		لا کے تہ تیغ لا تم پہ کروڑوں درود
۲۱	تم نے برنگ فلق جیب جہاں کرکے شق	ق		نور کا تڑکا کیا تم پہ کروڑوں درود
۲۲	نوبت در ہیں فلک خادم در ہیں ملک	ک		تم ہو جہاں بادشا تم پہ کروڑوں درود
۲۳	خلق تمہاری جمیل خلق تمہارا جلیل	ل		خلق تمہاری گدا تم پہ کروڑوں درود

۲۴	خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم	م	تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود
۲۵	برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن	ن	ایسی چلادو ہوا تم پہ کروڑوں درود
۲۶	اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو	و	کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں درود
۲۷	کرکے تمہارے گناہ، مانگیں تمہاری پناہ	ہ	تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں درود
۲۸	کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے	ے	ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

اعلیٰ حضرت کے نعتیہ دیوان میں مختلف علوم وفنون سے متعلق سے جو اشعار آئے ہیں مثالیں پیش خدمت ہیں

علم نجوم کی اصطلاح میں:۔(Astronomy)

بارہویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا اک اک ستارہ نور کا

سعدین کا قران ہے پہلوئے ماہ میں
جھرمٹ کئے ہیں تارے تجلی قمر کی ہے

علم ہیئت پر مبنی اشعار:۔(Astrophysics)

مہر میزاں میں چھپا ہو تو حمل میں چمکے
ڈالے اک بوند شب دے میں جو باران عرب
ہیں عکس چہرہ سے لب گلگوں میں سرخیاں
ڈوبا ہے بدر گل زشفق میں ہلال گل

علم نباتات پر مبنی اشعار:۔(Botany)

یہ سمن یہ سوسن یاسمن یہ بنفشہ سنبل و نسترن
گل و سرو لالہ بھرا چمن وہی ایک جلوہ ہزار ہے
شاخ قامت شہ میں زلف و چشم و رخسار و لب ہیں
سنبل ، نرگس ، گل پنکھڑیاں قدرت کی کیا پھولی شاخ

علم ہندسہ پر مبنی اشعار:۔(Geometry)

محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصل خطوط واصل
کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے
کیا لکیروں میں ید اللہ خط سرو آسا لکھا
راہ یوں اس راز لکھنے کی نکالی ہاتھ میں

علم موسیقی پر مبنی اشعار:۔(Music)

حور جناں ستم کیا طیبہ نظر میں پھر گیا
چھیڑ کے پردۂ حجاز دیس کی چیز گائی کیوں

ارے بد فال بری ہوتی ہے
دیس کا جنگلا سنانے والے

علم ارضیات ومعدنیات پرمبنی اشعار:۔(Gwology&Mineralogy)

نبوی خور ، علوی کوہ ، بتولی معدن
حسنی لعل ، حسینی ہے تجلا تیرا
کوہ سر مکھ ہو تو اک وار میں دو پر کالے
ہاتھ پڑتا ہی نہیں ، بھول کے اوچھا تیرا

علم موسمیات پرمبنی اشعار:۔(Meteorology)

درودیں صورت ہالہ محیط ماہ طیبہ ہیں
برستا امت عاصی پہ اب رحمت کا پانی ہے
اشک برساؤں چلے کوچہ جاناں سے نسیم
یا خدا جلد کہیں نکلے بخار دامن

علم اکسیر پرمبنی اشعار:۔(Alshemy)

سونے کو تپائیں جب کچھ میل ہو یا کچھ میل
کیا کام جہنم کے دھرے کو کھرے دل سے
خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی

علم منطق پرمبنی اشعار:۔(Logic)

تم سے خدا کا ظہور اس سے تمہارا ظہور

"لِم" ہے وہ، یہ "اِن" ہوا تم پہ کروڑوں درود

سبب ہر سبب منتہائے طلب

علت جملہ علت پہ لاکھوں سلام

علم نفسیات پر مبنی اشعار:۔(Psychology)

یہ مرحمتیں کہ کچی متیں نہ چھوڑیں لتیں نہ اپنی گتیں

قصور کریں اور ان سے بھریں قصور جناں تمہارے لیے

سرکار ہم گنواروں میں طرز ادب کہاں

ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

اعلیٰ حضرت کو جن علوم وفنون میں مہارت تامہ حاصل تھی معہ کیفیت درج ذیل ہیں

انگریزی	کیفیت	اسمائے علوم وفنون	نمبر
Meteorolgoy	موسم کی معلومات کا علم	علم موسمیات	۱
Entomology	کیڑے مکوڑوں کا علم	علم حشریات	۲
Economics	اقتصادیات ومعاشیات کا علم	علم المعیشت	۳
Dynamics	حرکت اور سرعت کی بحث کا فن	علم حرکت	۴
Zoology	حیوانات کے حالات کا علم	علم حیوانات	۵
Temprament Physics	چیزوں کی خاصیت کا علم	علم طبیعات	۶

۷	علم کیمیا	چیزوں کے اجزاء و بناوٹ کی علم	Chemistry
۸	علم نباتات	نباتات، پھول وغیرہ کی معلومات	Botany
۹	علم ہندسہ	لکیروں، خطوط اور زاویوں کا علم	Geometry
۱۰	علم نجوم وزیجات	ستاروں کا علم	Astronomy
۱۱	علم الحقیقت	حقائق اشیاء کی بحث کا علم۔ تصوف	Theology
۱۲	علم نفسیات	انسان کے تحت الشعور ولاشعور کی شرح کا علم	Psychology
۱۳	علم جنسیات	مرد، عورت کے جسمانی تعلق کی تحقیق	Temperament
۱۴	علم وبائیات	وباؤں کی تحقیق اور روک تھام کا علم	Epidemiology
۱۵	علم صوتیات	وہ علم وفن جو آواز سے تعلق رکھے	Phonetics
۱۶	علم جغرافیہ	زمین کی طبعی تقسیم کا علم	Geography
۱۷	علم شماریات	اعداد وشمار کی باضابطہ فراہمی کا علم	Statistics
۱۸	علم معاشرت	مل جل کر جماعتی زندگی بسر کرنے کی تحقیق	Sociology
۱۹	علم منطق	دلائل کا علم	Logic
۲۰	علم اکسیر	کیمیا۔ تانبے کو سونا بنانا وغیرہ کا علم	Alchemy
۲۱	علم فلسفہ	حکمت ودانائی اور موجودات کا علم	Philosophy
۲۲	علم لوگارثم	حساب کے پھیلاؤ کا مختصر کرنے کا علم	Logaritham
۲۳	علم الانساب	نسل، نسب اور خاندانی شجرے کا علم	Ancestrology
۲۴	علم سلوک	قرب الٰہی اور تلاش حق کا علم	Mysticism
۲۵	علم زائچہ وزائرچہ	بچے کے پیدائش پر جنم کنڈلی کا علم	Horoscopology
۲۶	علم ہیئت	اجرام فلکی، زمین کی گردش وکشش کا علم	Astrophysics
۲۷	علم اخلاقیات	اخلاق کی تعلیم وتربیت کا علم	Ethics

Law of inheritance	میراث کی تقسیم اور ورثاء کے حقوق کا علم	علم الفرائض	۲۸
Recitation	حروف کی صحیح ادائیگی اور مخارج کا علم	علم قرأت و تجوید	۲۹
Ephemeris	طلوع، غروب و دیگر اوقات کا علم	علم توقیت	۳۰
Numerology	عدد، حساب، شمار وغیرہ کا علم	علم الاعداد	۳۱
International affairs	عالمی پیمانے پر ملکی امور و سیاست کا علم	علم بین الاقوامی امور	۳۲
Foretelling astrology	ایک علم جس سے غیب کا حال معلوم ہو	علم جفر	۳۳
Augury	ہندسوں اور خطوط سے غیب کا حال بتانا	علم رمل	۳۴
Abstract of sceince	وجود خارجی میں مادہ کا محتاج متعلق کا علم	علم ریاضی	۳۵
Medical science	امراض اور اس کے علاج کا علم	علم طب و حکمت	۳۶
Pharmacy	دوائیوں کا علم	علم ادویات	۳۷
Arithmetic	حساب کے حاصل اور کسر کا علم	علم تکسیر	۳۸
Equation & Algebra	علامات و حروف سے عمل کا علم (شاخ ریاضی)	علم جبر و مقابلہ	۳۹
Squarology	مربع خانے، تعویز کے خانے بھرنے کا علم	علم مربعات	۴۰
Geology	زمین کے طبقوں کا علم	علم ارضیات	۴۱
Minerology	زمین سے برآمد ہونے والی اشیاء کا علم	علم معدنیات	۴۲

Viru & History	تاریخ اور ماضی کے واقعات کا علم	علم سیر و تواریخ	۴۳
Research & Analysis	قرآن وحدیث سے مسائل نکالنے کا علم	علم استنباط و استخراج	۴۴
Marginal Explanation	کتاب متن پر شرح و تفسیر لکھنے کا علم	علم حاشیہ نگاری	۴۵
Vocabulary	الفاظ کے معنی اور اصل کا علم	علم لغات	۴۶
Art of Versification	شعر گوئی اور شعر کے اوزان و قواعد کا علم	علم عروض	۴۷
Arabic Chirography	عربی تحریر کی ایک قسم	علم خط نسخ	۴۸
Curisity	کلام کی لفظی ومعنوی خوبیوں کا علم	علم بدیع	۴۹
Art of Refutation	پھیرنے اور رد کرنے کا علم	علم ردات	۵۰

وصال

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان 25 صفر مظفر 1340 ہجری بمطابق 1921 عیسوی کو جمعۃ المبارک کے روز جس وقت اذان جمعہ ہو رہی تھی اور موذن حی علی الفلاح پکار رہا تھا آپ کی روح فلاح وکامرانی کے ساتھ اس دنیا فانی سے کوچ کر کے واصل الی اللہ ہو گی۔

جس دن اعلیٰ حضرت کا وصال ہوا ٹھیک اسی روز بیت المقدس میں ایک شامی بزرگ نے خواب دیکھا کہ آقا ﷺ تشریف فرما ہیں تمام صحابہ دربار میں حاضر ہیں لیکن مجلس پر سکوت طاری ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے آنے کا انتظار ہے شامی بزرگ نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کی میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں کس کا انتظار ہے؟ آپ

ﷺ نے ارشاد فرمایا "احمد رضا کا انتظار ہے" انھوں نے عرض احمد رضا کون ہے ارشاد فرمایا ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں بیداری کے بعد وہ شامی بزرگ اعلیٰ حضرت کی زیارت کے لیے ہندوستان کی طرف چل پڑے مگر بریلی آ کر معلوم ہوا کہ جس وقت انہوں نے خواب دیکھا تھا اسی وقت اعلیٰ حضرت کا وصال ہو گیا تھا۔

امورِ عشرین در امتیازِ عقائد سُنّیین

(سُنیوں کے عقائد کی پہچان میں بیس ۲۰ امور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدلله رب الانس والجنة ،والصلوٰة والسلام علىٰ نبينا العظيم والمنّة، المنقذمن النار والمعطى الجنّة الذى ذكره حرز وحبه جُنّة وعلىٰ اله وصحبه واَهل السّنة .

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو انسانوں اور جنوں کا رب ہے، اور درود و سلام ہو ہمارے عظمت و احسان والے نبی پر جو جہنم سے بچانے اور جنت عطا فرمانے والا ہے، جس کا ذکر حفاظت اور اس کی محبت ڈھال ہے، اور آپ کی آل پر اور صحابہ پر اور اہلسنت پر۔ (ت)

(۱) سید احمد خاں علی گڑھ اور اس کے متبعین سب کفار ہیں۔

(۲) رافضی کہ قرآن عظیم کو ناقص کہے یا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ یا کسی غیر نبی کو انبیاء سابقین علیہم السلام میں سے کسی سے افضل بتائے کافر و مرتد ہے۔

(۳) رافضی تبرائی فقہاء کے نزدیک کافر ہے اور اس کے گمراہ، بدعتی، جہنمی ہونے پر

اجماع ہے۔

(۴) جو مولی علی رضی اللہ تعالی عنہ کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالی عنہما پر قربِ الٰہی میں تفضیل دے وہ گمراہ مخالفِ سنت ہے۔

(۵) جنگِ جمل وصفین میں حق بدست حق پرست امیر المومنین علی کرم اللہ تعالی وجہہ تھا۔ مگر حضرات صحابہ کرام مخالفین کی خطا خطائے اجتہادی تھی جس کی وجہ سے ان پر طعن سخت حرام، ان کی نسبت کوئی کلمہ اس سے زائد گستاخی کا نکالنا بے شک رفض ہے اور خروج از دائرہ اہلسنت جو کسی صحابی کی شان میں کلمہ طعن وتوہین کہے، انہیں بُرا جانے، فاسق مانے، ان میں سے کسی سے بغض رکھے مطلقاً رافضی ہے۔

(۶) صدہا سال سے درجہ اجتہاد مطلق تک کوئی واصل نہیں ہے بے وصول درجہ اجتہاد تقلید فرض، غیر مقلدین گمراہ بددین ہیں۔

(۷) اہلسنت صدہا سال سے چار گروہ میں منحصر ہیں جو ان سے خارج ہے بدعتی ناری ہے۔

(۸) وہابیہ کا معلّم اوّل ابن عبدالوہاب نجدی اور معلّمِ ثانی اسمٰعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان دونوں سخت گمراہ بددین تھے۔

(۹) تقویۃ الایمان وصراطِ مستقیم ورسالہ یکروزی وتنویر العینین تصانیف اسمعیل دہلوی صریح ضلالتوں، گمراہیوں اور کلماتِ کفریہ پر مشتمل ہیں۔

(۱۰) مائۃ مسائل مولوی اسحٰق دہلوی غلط ومردود مسائل ومخالفاتِ اہل سنت ومخالفات جمہور سے پُر ہیں۔

(۱۱) انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء قدست اسرارہم سے استمداد واستعانت اور انہیں وقتِ حاجت توسل واستمداد کے لیے ندا کرنا یارسول اللہ، یا علی، یا شیخ عبدالقادر الجیلانی

کہنا اور انہیں واسطہ فیضِ الٰہی جاننا ضرور حق وجائز ہے۔

(۱۲) عالم میں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء قُدِّسَتْ اَسْرَارُھُمْ کا تصرف حیاتِ دنیوی میں اور بعد وصال بھی بعطاءِ الٰہی جاری اور قیامت تک اُن کا دریائے فیض موجزن رہے گا۔

(۱۳) عام اموات احیاء کو دیکھتے، ان کا کلام سنتے سمجھتے ہیں، سماعِ موتی حق ہے، پھر اولیاء کی شان تو ارفع واعلیٰ ہے۔

(۱۴) اللہ عزوجل نے روزِ اوّل سے قیامت تک کے تمام ماکان وما یکون ایک ایک ذرّے کا حال اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بتادیا حضور کا علم ان تمام غیبوں کو محیط ہے۔

(۱۵) امکانِ کذبِ الٰہی جیسا کہ اسمٰعیل دہلوی نے رسالہ یکروزی اور اب گنگوہی نے براہین قاطعہ میں ماننا صریح ضلالت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کذب قطعاً اجماعاً محال بالذات ہے۔ مسئلہ خلفِ وعید کو ان کے اس ناپاک خیال سے اصلاً علاقہ نہیں۔

(۱۶) شیطان کے علم کو معاذ اللہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زائد وسیع تر ماننا جیسا کہ براہین قاطعہ گنگوہی میں ہے صریح ضلالت وتوہین حضرت رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ ہے۔

(۱۷) مجلس میں میلاد مبارک اور اس میں قیام تعظیمی جس طرح صدہا سال سے حرمین محترمین میں شائع وذائع ہے جائز ہے۔

(۱۸) گیارھویں شریف کی نیاز اور اموات کی فاتحہ اور عرسِ اولیاء کہ مزامیر وغیرہا منکرات سے خالی ہو سب جائز ومندوب ہے۔

(۱۹) شریعت وطریقت دو متبائن نہیں ہیں، بے اتباعِ شرع وصول الی اللہ ناممکن،

کوئی کیسے ہی مرتبہ عالیہ تک پہنچے، جب تک عقل باقی ہے احکامِ الٰہیہ اس پر سے ساقط نہیں ہوسکتے، جھوٹے متصوف کہ مخالف شرع میں اپنا کمال سمجھتے ہیں سب گمراہ مسخرگان شیطان ہیں، وحدتِ وجود حق ہے اور حلول واتحاد کہ آج کل کے بعض متصوفہ (بناوٹی صوفی) کہتے ہیں صریح کفر ہے۔

(۲۰) ندوہ سرمایہ ضلالت ومجموعہ بدعات ہے، گمراہوں سے میل جول اتحاد حرام ہے، ان کی تعظیم موجب غضب الٰہی اور ان کے رَدّ کا انسداد لعنتِ الٰہی کی طرف بلانا، انہیں دینی مجلس کا رکن بنانا دین کو ڈھانا ہے۔ ندوہ کے لیکچروں اور روائیداد میں وہ باتیں بھری ہیں جن سے اللہ ورسول بیزار وبَری ہیں جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ سب بدمذہبوں وگمراہوں سے پناہ دے اور سنتِ حقہ خالص پر ثابت قدم رکھے۔

(فتویٰ رضویہ جلد ۲۹ صفحہ ۶۱۶)

امام احمد رضا محدث بریلوی اور عالمی جامعات میں تحقیقی مقالات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کی ذات پر دسمبر 2012ء تک ڈگری کرنے والے 101 اشخاص کے نام کی فہرست

جامعات کی اعلیٰ سطحوں پر رضویات پر تحقیقی مقالات ایک نظر میں (حصہ اول)

نمبر	سطح	تکمیل شدہ	زیر تکمیل	میزان
۱	امام احمد رضا پر پوسٹ ڈاکٹریٹ اڈی لٹ	۰	۱	۱
۲	امام احمد رضا پر پی ایچ ڈی مقالات	۲۹	۱۸	۴۷
۳	امام احمد رضا پر ایم ایس اایم فل مقالات	۲۰	۷	۲۷
۴	متعلقاتِ رضا پر پوسٹ ڈاکٹریٹ	۱	۰	۱
۵	متعلقاتِ رضا پر پی ایچ ڈی مقالات	۱۴	۸	۲۲
۶	متعلقاتِ رضا پر ایم ایس اایم فل مقالات	۲	۱	۳
	میزان	۶۶	۳۵	۱۰۱

امام احمد رضا پر پوسٹ ڈاکٹریٹ اڈی لٹ

نمبر	سکالر	عنوان	نگران	یونیورسٹی	رجسٹریشن	منظوری	تفصیل
۱	ڈاکٹر محمد مکرم احمد	امام احمد رضا کی ادبی خدمات		جواہر لال یونیورسٹی، نیو دہلی، انڈیا	۱۹۹۸ء	زیر تکمیل	

امام احمد رضا پر پی ایچ ڈی مقالات

نمبر	سکالر	عنوان	نگران	یونیورسٹی	رجسٹریشن	منظوری	تفصیل
۱	حسن رضا خان اعظمی۔	فقیہ اسلام امام احمد رضا خاں	ڈاکٹر اطہر شیر	پٹنہ یونیورسٹی، انڈیا	۱۹۹۸ء	۱۹۷۹ء	۱

نمبر	سکالر	عنوان	نگران	یونیورسٹی	رجسٹریشن	منظوری	تفصیل
۲	اُشا سانیال	in th Path of the Prophet: Maulana Ahmed Riza Khan Barelwi and the Ahl-E-Sunnat wa Jama'at Movement in British India, C. 1870-1921	ڈاکٹر ظل روف	پٹنہ یونیورسٹی، انڈیا		۱۹۹۰	۱
۳	سید جمیل الدین جمیل راٹھوی	اعلیٰ حضرت محمد امام احمد رضا خان اور ان کی نعت گوئی	ڈاکٹر ایم شفیع	ہری سنگھ گور یونیورسٹی، ساگر، انڈیا	۱۹۸۵	۱۹۹۲	
۴	محمد امام الدین جوہر شفیع	حضرت رضا بریلوی بحیثیت شاعر	ڈاکٹر فاروق احمد	بہار یونیورسٹی، مظفر پور	۱۹۸۶	۱۹۹۲	
۵	طیب علی رضا انصاری	امام احمد رضا خاں، حیات و کارنامے	ڈاکٹر قمر جہاں	شعبہ اردو بنارس ہندو یونیورسٹی، انڈیا		۱۹۹۳	
۶	مجید اللہ قادری	کنز الایمان اور دیگر معروف اردو قرآنی تراجم کا تقابلی جائزہ	ڈاکٹر محمد مسعود احمد	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان	۱۹۸۶	۱۹۹۳	۱
۷	عبد الباری صدیقی	امام احمد رضا بریلوی کے حالات، افکار اور اصلاحی کارنامے (بزبان سندھی)	ڈاکٹر مدد علی قادری	سندھ یونیورسٹی، جامشورو، پاکستان		۱۹۹۳	۱

۸	عبدالنعیم عزیزی	اردو نعت گوئی کی تاریخ میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کا مقام و مرتبہ	زاہد حسین وسیم بریلوی	روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی، انڈیا	۱۹۹۱	۱۹۹۵	۱
۹	سراج احمد بستوی	مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی نعتیہ شاعری	پروفیسر سید ابوالحسنات حقی	کانپور یونیورسٹی، انڈیا	۱۹۹۱	۱۹۹۵	۱
۱۰	محمد انور خان	مولانا احمد رضا بریلوی کی فقہی خدمات	ڈاکٹر ایس ایم سعید	سندھ یونیورسٹی، جامشورو، پاکستان	۱۹۵۹	۱۹۹۸	
۱۱	امجد رضا امجد	امام احمد رضا کی فکری تنقیدیں	ڈاکٹر طلحہ برق رضوی	ویر کنور سنگھ یونیورسٹی، آرہ، انڈیا	۱۹۹۵	۱۹۹۸	۲
۱۲	غلام مصطفیٰ نجم القادری	امام احمد رضا کا تصور عشق	ڈاکٹر جہاں آرا بیگم	شعبہ اردو، میسور یونیورسٹی، انڈیا	۱۹۹۴	۲۰۰۲	۱
۱۳	رضاالرحمن عاکف سنبھلی	روہیل کھنڈ کے نثری ارتقا میں مولانا احمد رضا خان کا حصہ	ڈاکٹر محمد سیادت نقوی	روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی، انڈیا	۱۹۹۸	۲۰۰۳	
۱۴	غلام غوث قادری	امام احمد رضا کی انشاء پردازی	پروفیسر منظر حسین	رانچی یونیورسٹی، بہار، انڈیا	۲۰۰۱	۲۰۰۳	۱
۱۵	تنظیم الفردوس	اردو کی نعتیہ شاعری میں مولانا احمد رضا خان کی انفرادیت و اہمیت	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان	۱۹۹۲	۲۰۰۴	۲
۱۶	سید شاہد علی نورانی	الشیخ احمد رضا شاعراً عربیاً مع تدوین دیوانہ العربی	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر	پنجاب یونیورسٹی، لاہور پاکستان	۱۹۹۷	۲۰۰۴	۲

نمبر	سکالر	عنوان	نگران	یونیورسٹی	رجسٹریشن	منظوری	تفصیل
۱۷	غلام جابر شمس مصباحی	امام احمد رضا اور ان کے مکتوبات	ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی	بی آر امبیڈکر بہار یونیورسٹی، مظفرپور، انڈیا	۲۰۰۰	۲۰۰۳	
۱۸	ریاض احمد	امام احمد رضا کی ادبی ولسانی خدمات	پروفیسر ناز قادری	بی آر امبیڈکر بہار، یونیورسٹی، مظفرپور، انڈیا		۲۰۰۳	
۱۹	محمد اسحاق مدنی	برصغیر کی سیاسی تحریکات میں فتاوی رضویہ کا حصہ	ڈاکٹر محمد مسعود احمد	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان	۲۰۰۳	۲۰۰۶	
۲۰	منظور احمد سعیدی	مولانا احمد رضا خان کی خدمت علوم حدیث کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ	ڈاکٹر محمد مسعود احمد	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان	۱۹۹۷	۲۰۰۶	۲
۲۱	محمد اشفاق جلالی	الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی (للشیخ احمد رضا خاں)	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر	پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان	۱۹۹۷	۲۰۰۶	۲
۲۲	اے پی عبدالحکیم	امام احمد رضا کی محدثانہ حیثیت	ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی	بہار یونیورسٹی، مظفرپور، انڈیا	۲۰۰۳	۲۰۰۶	
۲۳	آدم رضا	امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری میں عشق رسول کا عنصر	ڈاکٹر غلام دستگیر	شیواجی یونیورسٹی، کولہاپور، مہاراشٹر، انڈیا		۲۰۰۸	
۲۴	نورالدین محمد نوری	امام احمد رضا بریلوی: حیات اور ادبی خدمات	ڈاکٹر محمد ریاض احمد فردوسی	ٹی این بی کالج بھاگلپور یونیورسٹی انڈیا	۲۰۰۳	۲۰۰۸	

۲۵	حامدہ بی بی	اردو نثر نگاری اور مولانا احمد رضا خاں	پروفیسر حامد علی خان	روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی، انڈیا	۲۰۰۲	۲۰۰۹	
۲۶	عبدالعلیم رضوی	امام احمد رضا بہ حیثیت مفسر قرآن	ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی	بہار یونیورسٹی مظفر پور، انڈیا	۲۰۰۶	۲۰۱۰	
۲۷	شبنم خاتون	مولانا احمد رضا خان کی عربی زبان اور ادب میں خدمات	ڈاکٹر ابو حاتم خان	بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی، انڈیا	۲۰۰۵	۲۰۱۱	
۲۸	ظفر اقبال جلالی	آثار القرآن والسنۃ فی شعر الشیخ احمد رضا خان دراسۃ تحلیلیۃ فی شعر الاردی والعربی و الفارسی	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر	یونیورسٹی آف فیصل آباد، پاکستان	۲۰۰۵	۲۰۱۱	
۲۹	صادق الاسلام	مولانا احمد رضا کی تحریک: اسباب و اثرات	پروفیسر اختر الواسع	جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی، انڈیا	۲۰۰۵	۲۰۱۱	
۳۰	شاہد اختر	امام احمد رضا کی اردو شاعری		کلکتہ یونیورسٹی انڈیا	۱۹۹۰	زیر تکمیل	
۳۱	سید محمد عارف علی رضوی	اردو کے اصلاحی ادب میں مولانا احمد رضا بریلوی کا حصہ	ڈاکٹر نظام الدین	ممبئی یونیورسٹی، ممبئی، انڈیا	۱۹۹۳		
۳۲	سید رئیس احمد	امام احمد رجا اور عائلی قوانین	ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان	۱۹۹۵		

نمبر	اسکالر	عنوان	نگران	یونیورسٹی	رجسٹریشن	منظوری	تفصیل
۳۳	سعید احمد	امام احمد رضا بریلوی کی اردو ادب میں خدمات		کلبار یونیورسٹی کرناٹک، انڈیا	۱۹۹۷		
۳۴	مختار احمد بہیڑوی	امام احمد رضا کی اردو نثر نگاری	زاہد حسین وسیم بریلوی	روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی، انڈیا	۱۹۹۹		-
۳۵	محمد عارف جامی	جد الممتار علی رد المحتار کی تخریج و تحشی	ڈاکٹر مجید اللہ قادری	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان	۲۰۰۰		
۳۶	شفیق اجمل	بیسویں صدی میں امام احمد رضا اور علمائے اہلسنت کی ادبی و دینی خدمات	ڈاکٹر رفعت جمال	بنارس ہندو یونیورسٹی، انڈیا	۲۰۰۳		
۳۷	اورنگزیب اعظمی	عربی زبان و ادب میں مولانا احمد رضا خان کا حصہ		جواہر لال نہرو یونیورسٹی، دہلی، انڈیا	۲۰۰۳		
۳۸	بدیع العالم رضوی	ترجمہ "کنز الایمان" اور "بیان القرآن" کا تقابلی جائزہ	ڈاکٹر عبدالودود	اسلامک یونیورسٹی، کشتیا، بنگلہ دیش	۲۰۰۳		
۳۹	محمد نظام الدین	اردو نعت گوئی اور امام احمد رضا کی نعت نگاری		گاندھی کاشی ودیا پیٹھ یونیورسٹی، بنارس، انڈیا	۲۰۰۵		
۴۰	محمود عالم	فرہنگ رضا	ڈاکٹر رفعت جمال	بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی، انڈیا	۲۰۰۵		

۴۱	محمد مبشر	امام احمد رضا کی شاعری، ایک تقابلی جائزہ (بزبانی عربی)	ڈاکٹر عبد المصور بھویان	آسام یونیورسٹی، آسام، انڈیا	۲۰۰۹		
۴۲	محمد مہربان باروی	تحقیق وتعریب، دراسۃ جزء من الفتاوی الرضویہ	الدکتور محمد وھبی سلیمان الدکتور نور احمد شاہتاز	ام درمان یونیورسٹی سوڈان	۲۰۱۱		
۴۳	فضل رب	امام احمد رضا کی اردو لسانی خدمات	پروفیسر صاحب علی	ممبئی یونیورسٹی، ممبئی، انڈیا	۲۰۱۲		
۴۴	کنیز حسن شیخ	Contribution of Imam Ahmed Raza in Arabic Language and Literature	پروفیسر شفیع شیخ	ممبئی یونیورسٹی، ممبئی انڈیا	۲۰۱۲		
۴۵	محمد اصغر	امام احمد رضا کے نثری شہ پارے	پروفیسر ڈاکٹر تنظیم الفردوس	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان	۲۰۱۲		
۴۶	محمد ناصر الدین	Imam Ahmed Raza and his poetry (بزبان بنگلہ)	ڈاکٹر رئیس الدین	ڈھاکہ یونیورسٹی، بنگلہ دیش	۲۰۱۲		
۴۷	صبا نور	مولانا احمد رضا خان کے معاشی نظریات		جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، پاکستان	۲۰۱۲		

نمبر	سکالر	عنوان	نگران	یونیورسٹی	رجسٹریشن	منظوری	تفصیل
۱	آر بی مظہری	امام احمد رضا کے حالات وادبی خدمات	ڈاکٹر محمد مسعود احمد	سندھ یونیورسٹی، جامشورو، پاکستان		۱۹۸۱	
۲	سید غوث محی الدین	الشیخ احمد رضا خان حیاته واعماله	ڈاکٹر غلام احمد	عثمانیہ یونیورسٹی، حیدر آباد، انڈیا		۱۹۹۰	
۳	محمد احمد رضا کی عربی زبان ادب میں خدمات	محمد احمد رضا کی عربی زبان وادب میں خدمات	ڈاکٹر عبد الباری ندوی	علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، انڈیا		۱۹۹۰	۲
۴	محمد اکرم	الامام احمد رضا خان البریلوی الحنفی و خدماته العلمیه و الادبیه	الدکتور ثریا دار	اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور، پاکستان		۱۹۹۵	
۵	مشتاق احمد شاہ	الامام احمد رضا خان و اثره فی الفقه الحنفی	الدکتور عبد الفتاح محمد النجار	جامعۃ الازہر، قاہرہ، مصر		۱۹۹۷	۱
۶	ممتاز احمد سدیدی	الشیخ احمد رضا خان بریلوی الهندی، شاعراً عربیاً	الدکتور رزق مرسی، ابو العباس علی	جامعۃ الازہر، قاہرہ، مصر		۱۹۹۹	
۷	سید عتیق الرحمن شاہ	النثر الفنی عند الشیخ احمد رضا خان دراسة الفنیة واسلوبیة	الدکتور عبد الکبیر محسن	انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان		۲۰۰۳	۱
۸	ظفر اقبال جلالی	اثر الثقافة العربیة فی المدائح النبویة الأردیة للشیخ احمد رضا خان	الدکتور عبد الکبیر محسن	انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان	۲۰۰۲	۲۰۰۳	

۹	سید جلال الدین	الشیخ احمد رضا خان القادری وجهوده فی مجال العقیدہ الاسلامیۃ فی شبہ القارۃ الھندیۃ	الدکتور مصطفی حلمی ،الدکتور محمد السعید جمال الدین	قاہرہ یونیورسٹی، مصر	۲۰۰۲	۲۰۰۶	
۱۰	محمد مصطفیٰ علی مصباح	مساھمۃ الشیخ احمد رضا خان فی الادب العربی	ڈاکٹر احمد زبیر	نیو کالج، مدارس یونیورسٹی، انڈیا		۲۰۰۶	
۱۱	محمد عرفان محی الدین	دراسۃ عن الحواشی للعلامۃ احمد رضا خان علی امھات الکتب فی الحدیث الشریف	پروفیسر محمد مصطفیٰ شریف	عثمانیہ یونیورسٹی، حیدر آباد، انڈیا		۲۰۰۹	
۱۲	محمد علی رضوی	The Quranic Hermeneutics of Imam Ahmed Raza Barelvi	ڈاکٹر مصطفیٰ شیخ	یونیورسٹی آف لیڈز، انگلینڈ		۲۰۱۰	
۱۳	اقرار علی قریشی	مولانا احمد رضا خان اور تیمم کے فقہی مسائل، دورِ جدید کے تناظر میں	ڈاکٹر محمد حسن امام	وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی پاکستان	۲۰۰۹	۲۰۱۰	
۱۴	عبد القوی	علم مختلف الحدیث اور اس کا فتاوی رضویہ میں اطلاق	ڈاکٹر محفوظ احمد	یونیورسٹی آف فیصل آباد، پاکستان	۲۰۰۸	۲۰۱۱	

نمبر	اسکالر	عنوان	نگران	یونیورسٹی	رجسٹریشن	منظوری	تکمیل
۱۵	سید محمد سرفراز	امام احمد رضا کے تعلیمی افکار کا تحقیقی جائزہ	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر	یونیورسٹی آف فیصل آباد، پاکستان	۲۰۰۸	[illegible]	
۱۶	صبا نور	امام احمد رضا کے معاشی نظریات اجارہ و مضاربت اور عصر حاضر میں ان کی افادیت	ڈاکٹر آغا سلیم اختر	یونیورسٹی آف فیصل آباد، پاکستان	۲۰۰۸	۲۰۱۱	
۱۷	قیصر ایوب	فتاویٰ رضویہ، فتاویٰ ثنائیہ اور امداد الفتاویٰ کے مناہج کا تقابلی جائزہ	ڈاکٹر محفوظ احمد	جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، پاکستان	۲۰۰۷	۲۰۱۲	
۱۸	عمر شہزاد	مولانا احمد رضا خان کی علم الطبیعیات میں خدمات کا جائزہ	ڈاکٹر شیر علی	جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، پاکستان	۲۰۱۰	۲۰۱۲	
۱۹	سارہ شرافت	حدائق بخشش میں قرآنی تلمیحات	ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس	جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، پاکستان	۲۰۱۰	۲۰۱۲	
۲۰	فیاض احمد شاہین	امام غزالی اور امام احمد رضا کے فلسفۂ علم کا تقابلی جائزہ	ڈاکٹر محمد اسحاق مدنی	شعبہ تعلیم، ہمدرد یونیورسٹی، پاکستان	۲۰۱۰	۲۰۱۲	
۲۱	تاج محمد خاں	الشیخ احمد رضا خان و خدماتہ فی نشر العلم الاحادیث		جامعہ قاہرہ، مصر	۲۰۰۶	زیر تکمیل	

۲۲	عبدالمصطفیٰ	فتاویٰ رضویہ میں فن حدیث کے اہم مباحث کا تحقیقی مطالعہ	میاں ریاض محمود	گفٹ یونیورسٹی، گجرنوالہ، پاکستان	۲۰۰۹		
۲۳	حامد علی علیمی	فتاویٰ رجویہ میں مذکورہ ۳۰ مجروح راوۃ صحیح بخاری، ایک تحقیقی اور تجزیاتی مطالعہ	ڈاکٹر ناصر الدین خان	یونیورسٹی آف کراچی	۲۰۱۰		
۲۴	خواجہ فاروق احمد	احمد رضا خان، رشید گنگوہی اور عبدالحئی لکھنوی کے نظریات کرنسی کا تقابلی جائزہ	ڈاکٹر شکیل اوج	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان	۲۰۱۰		
۲۵	طاہرہ سلطانہ	امام احمد رضا کی فارسی شاعری (بزبانی فارسی)	ڈاکٹر محمد صابر	اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان	۲۰۱۰		
۲۶	اعجاز	خصوصی افراد اور امام احمد رضا	ڈاکٹر شکیل اوج	یونیورسٹی آف کراچی پاکستان	۲۰۱۰		
۲۷	محمد حسن	عقیدہ توحید کے تحفظ میں مولانا احمد رضا خان کا کردار		منہاج یونیورسٹی، لاہور، پاکستان	۲۰۱۰		

متعلقات رضا پر پوسٹ ڈاکٹریٹ

نمبر	سکالر	عنوان	نگران	یونیورسٹی	رجسٹریشن	منظوری	تفصیل
۱	مجیب احمد	occidentalism in Modern South Asia: a case study of Fatawa a Lterature		سینٹر فار انٹرنیشنل اسٹڈیز اینڈ ریسرچ، پیرس فرانس	۲۰۱۱	۲۰۱۲	

متعلقاتِ رضا پر پی ایچ ڈی مقالات

نمبر	سکالر	عنوان	نگران	یونیورسٹی	رجسٹریشن	منظوری	تفصیل
۱	غلام یحیٰ مصباح	علمائے اہلِ سنت کی ادبی خدمات	ڈاکٹر حنیف نقوی	شعبہ اردو بنارس ہندو یونیورسٹی، انڈیا	۲۰۱۱	۱۹۹۳	۱
۲	محمد حسن	مولانا نقی علی خان کی حیات و کارنامے	زاہد حسین وسیم بریلوی	روہیل کھنڈ یونیورسٹی بریلی، انڈیا	۱۹۹۳	۲۰۰۰	۱
۳	محمد حسن امام	تحریکِ پاکستان میں خلفاء امام احمد رضا خان کا کردار	ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان	۱۹۹۸	۲۰۰۵	۳۰
۴	شکیل احمد مصباح	اردو نثر کے فروغ میں نعتیہ لٹریچر کا حصہ	پروفیسر محمد شکیل خان	پنجاب یونیورسٹی، چندی گڑھ، انڈیا	۲۰۰۱	۲۰۰۵	۲
۵	محمد ذیشان	علامہ بدر القادری، حیات اور شاعری	ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی	بہار یونیورسٹی، مظفر پور، انڈیا		۲۰۰۵	
۶	اعجاز انجم لطیفی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی حیات و نثری خدمات	ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی	بہار یونیورسٹی، مظفر پور انڈیا		۲۰۰۷	۱
۷	راحت جہاں	مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی کی دینی و سیاسی خدمات	ڈاکٹر جلال الدین احمد	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان		۲۰۰۸	۲
۸	محمد ذاکر حسین رضوی	علامہ ارشد القادری، حیات و خدمات		مگدھ یونیورسٹی، بہار، انڈیا		۲۰۰۸	

نمبر	سکالر	عنوان	نگران	یونیورسٹی	رجسٹریشن	منظوری	تفصیل
۹	آمنہ بیگم	علم فقہ کے فروغ میں مولانا ابو البرکات سید احمد قادری کی خدمات	ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان	۲۰۰۶	۲۰۰۹	۲
۱۰	ایلکس پھلیپون	La Politique Du Pir. Du soufisme Au Soufislamisme: Recomposition, Modernisation Et Mobilisation Des (confreries) Au Pakistan	ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی		۲۰۱۰		
۱۱	شکیل احمد	سید سلیمان اشرف، حیات و خدمات	ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی	بہار یونیورسٹی، مظفر پور، انڈیا		۲۰۱۰	
۱۲	مجیب احمد	Barelwis and their religio Political Parties in Pakistan 1947-1971	ڈاکٹر رضیہ سلطانہ	قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان	۲۰۰۰	۲۰۱۰	

۱۳	محمد حسین مشاہد رضوی	مصطفیٰ رضا نوری بریلوی کی نعتیہ شاعری کا تحقیقی مطالعہ	ڈاکٹر شرف النہار	بی ایس اے مراٹھواڑہ یونیورسٹی، اورنگ آباد، انڈیا	۲۰۰۸	۲۰۱۱	۳
۱۴	اکبر علی	ملک العلماء (مولانا ظفر الدین قادری رضوی) حیات اور علمی وادبی خدمات	ڈاکٹر عبدالحمید اکبر	گلبرگہ یونیورسٹی، کرناٹک، انڈیا		۲۰۱۱	
۱۵	رضوانہ سحر	علامہ وصی احمد محدث سورتی کی دینی وعلمی خدمات کا تحقیقی مطالعہ	ڈاکٹر جلال الدین نوری	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان	۲۰۰۰	زیر تکمیل	
۱۶	شذرہ سکندری	انیسوی صدی کے علمائے اہل سنت کی اردو خدمات	ڈاکٹر تنظیم الفردوس	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان	۲۰۰۶		
۱۷	نغمہ اختر	مولانا امجد علی اعظمی کی علمی، دینی، فقہی خدمات کا تحقیقی جائزہ	ڈاکٹر جلال الدین نوری	یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان	۲۰۰۶		
۱۸	عارف علی خان	نثر اردو اور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان بریلوی	ڈاکٹر صابر سنبھلی	روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی، انڈیا	۲۰۰۷		

۱۹	محمد پرویز اختر پرواز	اردو کی نعتیہ شاعری اور خانوادہ رضا کے نعت گو شعراء	پروفیسر سیدہ وارثی	پٹنہ یونیورسٹی، بہار	۲۰۰۸		
۲۰	چاند نظامی	علامہ ارشد القادری حیات و خدمات		رانچی یونیورسٹی، ہزاری باغ، جھارکھنڈ، انڈیا	۲۰۰۸		
۲۱	حامد رضا	دبستان داغ دہلوی کے ایک شاعر حسن رضا بریلوی کی ادبی خدمات	ڈاکٹر عبدالحمید اکبر	گلبرگہ یونیورسٹی، کرناٹک انڈیا	۲۰۱۱		
۲۲	عبدالحمید ذوالقرنین	حسن بریلوی، فن و شخصیت	پروفیسر ڈاکٹر تنظیم الفردوس	جامعہ کراچی، پاکستان	۲۰۱۲		

متعلقات رضا پر ایم ایس / ایم فل مقالات

نمبر	سکالر	عنوان	نگران	یونیورسٹی	رجسٹریشن	منظوری	تفصیل
۱	مجیب احمد	-Jamiyyat al Umma-i-Pakistan 1948-1979	ڈاکٹر ایم رفیق افضل	قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان	۱۹۸۹	۱۹۹۱	۱
۲	گلشن آراء	مولانا حسن بریلوی کی ادبی خدمات	پروفیسر نصیر احمد خان	اسکول آف لینگویجز، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، انڈیا	۲۰۰۱	۲۰۰۳	۲
۳	مختیار احمد	علماء و مشائخ مارہرہ کی تصنیفی خدمات		ہزارہ یونیورسٹی، ہزارہ پاکستان	۲۰۱۲		

پیغام اعلیٰ حضرت

عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی قادری رضی اللہ عنہ

پیارے بھائیو! آپ مصطفیٰ ﷺ کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو۔ بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں۔ تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو۔ دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے، جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب بھیڑیے ہیں

تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔ حضور اقدس ﷺ رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں، حضور ﷺ سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، ان سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے آئمہ ومجتہدین روشن ہوئے، ان سے ہم روشن ہوئے، اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور انکے دشمنوں سے سچی عداوت۔ جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہ رسالت ﷺ میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ (وصایا شریف، صفحہ ۱۲ از مولانا حسنین رضا خان علیہ الرحمہ)۔

مرتبہ حافظ محمد وسیم اکرم نقشبندی کیلانی